آسان نحو

حصہ دوم

تالیف

حضرت مولانا سعید احمد صاحب پالن پوری

استاذ دار العلوم دیوبند

مکتبۃ البشریٰ

شعبہ نشر واشاعت

چودھری محمد علی چیریٹیبل ٹرسٹ (رجسٹرڈ) کراچی پاکستان

Www.IslamicBooks.Website

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ.

یہ کتاب آسان نحو (۲ حصّے) حضرت الاستاذ مولٰینا مفتی سعید احمد صاحب پالن پوری مدظلہم العالی شیخ الحدیث وصدر المدرسین دار العلوم دیوبند کی تصنیف ہے۔ حضرت الاستاذ نے اپنی طویل اور کامیاب تدریسی تجربہ کی روشنی میں یہ محسوس فرمایا کہ نحو کی قدیم کتابوں کی بجائے طلبہ کے لئے اردو میں نحو کی کوئی ایسی کتاب ہونی چاہیے جو ان کی ضرورت پوری کر سکے اور کما حقہ طلبہ استفادہ کرسکیں۔ اسی ضرورت کے پیشِ نظر حضرت الاستاذ نے اس کتاب میں علم نحو کے مباحث کو نہایت آسان اور دلنشین انداز میں پیش فرمایا ہے اور دورِ جدید کے طلبہ کی سہولت کے پیشِ نظر حضرت نے نہایت سلیس زبان استعمال فرمائی ہے جس کی وجہ سے یہ کتاب نحو کی دیگر اردو کتابوں کی نسبت زیادہ مفید اور عام فہم ہوگئی ہے۔

آسان نحو ہندوستان میں شائع ہوچکی ہے۔ پاکستانی طلبہ کی سہولت کے لئے مکتبۃ البشریٰ نے حضرت مصنّف مدظلہم العالی کی خصوصی اجازت سے اشاعت کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اللہ تعالی ان کی اس محنت کو قبول فرما کر طلبہ کے لئے نافع بنا دے۔ آمین

عزیز غزنوی عفا اللہ عنہ

مدرّس جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

۱۷/۷/۱۴۳۳ھ

Www.IslamicBooks.Website

آسان نحو

حصّہ دوم

تالیف

حضرت مولانا سعید احمد صاحب پالن پوری مدظلہ

استاذ دار العلوم دیوبند

مکتبۃ البشریٰ

شعبہ نشر و اشاعت

چودھری محمد علی چیریٹیبل ٹرسٹ (رجسٹرڈ) کراچی پاکستان

Www.IslamicBooks.Website

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضرات اہل علم، عزیز طلبہ اور معزز قارئین کی خدمت میں گذارش:

الحمدللہ! اس کتاب کی تصحیح کی حتی الوسع کوشش کی گئی ہے۔ اس کے باوجود اگر کوئی غلطی نظر آئے یا کوئی مفید تجویز ہو تو براہ کرم تحریر کر کے ہمیں ضرور ارسال فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت بہتر اور غلطی سے پاک ہو سکے۔

جزاکم اللہ تعالیٰ خیراً

مکتبۃ البشری

برائے خط وکتابت: 9-A/1 محمد علی سوسائٹی، بالمقابل عوامی مرکز، شاہراہ فیصل، کراچی۔ 75350

کتاب کا نام : آسان نحو (حصہ دوم)

تألیف : حضرت مولانا سعید احمد صاحب پالن پوری

قیمت برائے قارئین : فہرست کتب ملاحظہ فرمائیں۔

سن اشاعت : ۱۴۳۵ھ/۲۰۱۴ء

ناشر : مکتبۃ البشریٰ چودھری محمد علی چیریٹیبل ٹرسٹ (رجسٹرڈ) کراچی پاکستان

Z-3، اوورسیز بنگلوز، گلستان جوہر، کراچی۔ پاکستان

فون نمبر : +92-21-37740738, +92-21-34541739

ویب سائٹ : www.maktaba-tul-bushra.com.pk

ای میل : info@maktaba-tul-bushra.com.pk

ملنے کا پتہ : مکتبۃ البشریٰ، کراچی۔ پاکستان

موبائل نمبر : 0346-2190910, 0334-2212230, 0321-2196170
0314-2676577, 0302-2534504

اس کے علاوہ تمام مشہور کتب خانوں میں بھی دستیاب ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

حرفِ چند

یہ ''آسان نحو'' کا دوسرا حصّہ ہے، پہلا حصّہ اگر بچوں نے مضبوط کرلیا ہوگا تو وہ فن کی ضروری اصطلاحات سے واقف ہو چکے ہوں گے اور وہ یہ حصّہ بہت آسانی سے پڑھیں گے۔ اس حصّہ میں حصۂ اول کے مضامین کا اعادہ کر کے مزید ضروری باتیں بیان کی گئی ہیں اور بہت کچھ عربی کتابوں کے لیے چھوڑ دیا گیا ہے۔ حصۂ دوم کے بعد ''شرح مائة عامل'' یا اس معیار کی کوئی اور کتاب شروع کرائی جا سکتی ہے۔ اس حصّہ میں بھی اسباق کی مقدار معتدل رکھی گئی ہے، بعض اسباق جو لمبے نظر آتے ہیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ ان میں حصۂ اول کے مضامین کا اعادہ ہے جو بچوں کا یاد کیا ہوا مواد ہے، تاہم اگر استاذ صاحب مناسب خیال کریں تو اسباق کی مقدار کم وبیش کر سکتے ہیں۔

کتاب پڑھاتے ہوئے تین باتیں ملحوظ رکھی جائیں۔

۱۔ کتاب میں جو مشقی سوالات ہیں ان کا خاص طور پر اہتمام کیا جائے۔

۲۔ فنِ نحو میں دَرْک پیدا کرنے کے لیے قواعد کا اجرا ضروری ہے لہٰذا طلبہ سے عربی جملوں کی ترکیب کرائی جائے۔

۳۔ دورانِ ترکیب خواندہ قواعد بار بار پوچھے جائیں تاکہ قواعد ذہن نشین ہو جائیں۔

آخر میں دست بہ دعا ہوں کہ پروردگارِ عالم اس معمولی محنت کو قبول فرمائیں اور نونہالوں کو اس سے فیض یاب فرمائیں۔ (آمین)

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

سعید احمد عفا اللہ عنہ پالن پوری

خادم دار العلوم دیوبند

۵/ جمادی الثانیہ ۱۴۱۷ھ

Www.IslamicBooks.Website

فہرست مضامین

مضامین	صفحہ نمبر
کلمہ اوراس کی قسمیں	۷
مرکب اوراس کی قسمیں	۹
جملہ کی قسمیں	۱۰
جملہ خبریہ کی قسمیں	۱۰
جملہ انشائیہ کی قسمیں	۱۱
مرکب غیر مفیداوراس کی قسمیں	۱۳
اعداد (گنتی)	۱۵
عددِ رتبی (مرتبہ ظاہر کرنے والی گنتی)	۱۶
واحد، تثنیہ اور جمع	۱۶
جامد، مصدر اور مشتق	۱۸
باقی اسمائے مشتقہ	۱۹
تذکیر وتانیث کا بیان	۲۰
معرب اور مبنی	۲۲
اسمِ منسوب کا بیان	۲۴
تصغیر کا بیان	۲۴
جمع قلت اور جمع کثرت کا بیان	۲۴
اسمِ معرب کے اعراب کا بیان	۲۵
اعراب بالحرکت کی تین صورتیں	۲۵
اعراب بالحروف کی تین صورتیں	۲۶
اعراب تقدیری کی تین صورتیں	۲۸
اسمِ مقصور اور اسمِ منقوص	۲۹
ضمیروں کا بیان	۳۰
باقی ضمیریں	۳۱
اسمِ اشارہ کا بیان	۳۳
اسمِ موصول کا بیان	۳۳
اسمِ فعل کا بیان	۳۴
اسمِ صوت کا بیان	۳۵
اسمِ ظرف کا بیان	۳۵
اسمِ کنایہ کا بیان	۳۶
غیر منصرف کا بیان	۳۸
عدل کا بیان	۳۸
وصف کا بیان	۳۹
تانیث کا بیان	۳۹
معرفہ کا بیان	۴۰
عجمہ کا بیان	۴۰
جمع کا بیان	۴۱

Www.IslamicBooks.Website

مضامین	صفحہ نمبر
ترکیب کا بیان	۴۱
الف نون زائدتان کا بیان	۴۲
وزنِ فعل کا بیان	۴۲
قواعد غیر منصرف	۴۳
فاعل کا بیان	۴۵
نائب فاعل کا بیان	۴۶
مبتدا اور خبر کا بیان	۴۷
حروف مشبہ بالفعل کے اسم وخبر کا بیان	۴۸
افعالِ ناقصہ کے اسم وخبر کا بیان	۴۹
ما ولا مشابہ بہ لیس کے اسم وخبر کا بیان	۵۰
لائے نفی جنس کے اسم وخبر کا بیان	۵۱
افعالِ مقاربہ کے اسم وخبر کا بیان	۵۱
مفعول مطلق کا بیان	۵۴
مفعول بہٖ کا بیان	۵۵
تحذیر کا بیان	۵۵
إضمار علی شرط التفسیر کا بیان	۵۶
منادیٰ کا بیان	۵۶
استغاثہ کا بیان	۵۷
ندبہ کا بیان	۵۷
ترخیم کا بیان	۵۸
مفعول لہٗ کا بیان	۵۸

مضامین	صفحہ نمبر
مفعول معہ کا بیان	۵۹
مفعول فیہ کا بیان	۵۹
ظرف اور اس کی قسمیں	۶۰
حال کا بیان	۶۲
تمیز کا بیان	۶۳
اعداد کی تمیز کا بیان	۶۵
عدد کی تذکیر وتانیث کے قواعد	۶۵
مستثنیٰ کا بیان	۶۶
مضاف، مضاف الیہ کا بیان	۶۸
اضافت لفظی اور معنوی	۶۸
توابع کا بیان	۷۱
صفت کا بیان	۷۱
تاکید کا بیان	۷۲
بدل کا بیان	۷۳
معطوف کا بیان	۷۴
عطف بیان کا بیان	۷۴
اسمائے عاملہ کا بیان	۷۵
مصدر کا بیان	۷۵
اسمِ فاعل کا بیان	۷۶
اسمِ مفعول کا بیان	۷۷
صفت مشبہ کا بیان	۷۸

Www.IslamicBooks.Website

مضامین	صفحہ نمبر
اسم تفضیل کا بیان	۷۸
فعل کا بیان	۸۱
افعالِ قلوب کا بیان	۸۱
افعال تحویل وتصییر کا بیان	۸۲
فعلِ تعجب کا بیان	۸۳
افعال مدح وذم کا بیان	۸۳
حروف عاملہ کا بیان	۸۵
حروفِ جر کا بیان	۸۵
ب کے نو معنی	۸۶
ل کے تین معنی	۸۶
من کے چار معنی	۸۷
باقی حروف جر کے معانی	۸۷
نواصب مضارع کا بیان	۸۹
جوازمِ مضارع کا بیان	۸۹

مضامین	صفحہ نمبر
حروفِ غیر عاملہ کا بیان	۹۱
حروفِ عاطفہ کا بیان	۹۱
حروفِ ایجاب کا بیان	۹۲
حروف تفسیر کا بیان	۹۲
حروف زیادت کا بیان	۹۳
حروف مصدریہ کا بیان	۹۴
حروفِ تاکید کا بیان	۹۴
حروفِ استفہام کا بیان	۹۴
حروفِ تحضیض کا بیان	۹۶
حرفِ توقع کا بیان	۹۶
حرفِ ردع کا بیان	۹۷
حروفِ تنبیہ کا بیان	۹۷
تائے تانیث ساکنہ کا بیان	۹۸
تنوین کا بیان	۹۸

Www.IslamicBooks.Website

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ.

رَبِّ يَسِّرْ، وَلَا تُعَسِّرْ، وَتَمِّمْ بِالْخَيْرِ، رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا.

الدَّرْسُ الأوّل

علمِ نحو وہ علم ہے جس سے اسم، فعل اور حرف کو جوڑ کر جملہ بنانے کا طریقہ معلوم ہو۔ نیز ہر کلمہ کی اعرابی[1] حالت معلوم ہو۔ **موضوع** اس علم کا کلمہ اور کلام ہیں۔ اور **فائدہ** اس علم کا عربی زبان بولنے اور لکھنے میں غلطی کرنے سے محفوظ رہنا ہے۔

کلمہ اور اس کی قسمیں

معنی دار لفظ کی دو قسمیں ہیں: مفرد اور مرکب۔ مفرد کو کلمہ بھی کہتے ہیں اور **کلمہ** وہ لفظ ہے جس کے ایک معنی ہوں۔ یعنی لفظ کے ٹکڑے کرنے سے وہ معنی سمجھ میں نہ آئیں جو پہلے سمجھ میں آتے تھے۔ جیسے: قَلَمٌ۔[2]

پھر کلمہ کی تین قسمیں ہیں: اسم، فعل، حرف۔

① **اسم** وہ کلمہ ہے جس کے معنی مستقل[3] ہوں اور وہ اپنے صیغہ (وزن) سے تین زمانوں میں سے کسی ایک زمانہ پر دلالت نہ کرے۔ جیسے: كِتَابٌ، كُرَّاسَةٌ (کاپی)۔

اسم کی بارہ (۱۲) علامتیں[4] ہیں: معرّف باللام، مضاف، مسند الیہ، تثنیہ، جمع، مصغّر،

---

[1] یعنی یہ معلوم ہو کہ کون سا کلمہ معرب ہے اور کون سا مبنی؟ اور کس کلمہ پر کیا اعراب آنا چاہیے؟ اور کیوں؟

[2] قلم مفرد لفظ ہے کیوں کہ اس کے ایک ہی معنی ہیں، یعنی ایسا نہیں ہے کہ ق تو پین کے کسی خاص جزو مثلاً: نب پر دلالت کرتا ہو اور ل دوسرے جزو پر، اور م تیسرے جزو پر، بلکہ پورا لفظ قلم ایک ہی معنی پر یعنی پین پر دلالت کرتا ہے۔ [3] مستقل معنی کا مطلب یہ ہے کہ اس لفظ کے معنی دوسرے کلمہ کو ملائے بغیر سمجھ میں آ جائیں۔ [4] ایک لفظ میں بیک وقت کئی علامتیں جمع ہو سکتی ہیں۔ جیسے: مررتُ بالرجلين میں الرجلين معرّف باللام بھی ہے، تثنیہ بھی ہے اور مجرور بھی ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

منسوب، موصوف اور منادیٰ ہونا اور اس کے آخر میں جر، تنوین اور گول ۃ کا آنا۔

جیسے: ١۔ اَلْحَمْدُ۔ ٢۔ مِحْفَظَةُ قَاسِمٍ (قاسم کا بستہ)۔ ٣۔ مُحَمَّدٌ[1] نَائِمٌ اور نَامَ مُحَمَّدٌ۔ ٤۔ رَجُلَانِ۔[2] ٥۔ رِجَالٌ۔[2] ٦۔ رُجَيْلٌ۔[3] ٧۔ دِهْلَوِيٌّ۔ ٨۔ ثَوْبٌ جَمِيْلٌ۔ ٩۔ يَا رَجُلُ!۔ ١٠۔ مَرَرْتُ بِغُلَامِ زَيْدٍ۔[4] ١١۔ كِتَابٌ۔ ١٢۔ صَالِحَةٌ۔

الدرس الثاني

② **فعل** وہ کلمہ ہے جس کے معنی مستقل ہوں اور وہ اپنے صیغہ سے تین زمانوں میں سے کسی ایک زمانہ پر دلالت کرے۔ جیسے: نَصَرَ (مدد کی اس ایک مرد نے گزرے ہوئے زمانہ میں)، يَنْصُرُ (مدد کرتا ہے یا کرے گا وہ ایک مرد فی الحال یا آیندہ زمانہ میں)۔

فعل کی گیارہ علامتیں ہیں: اس پر قَدْ، س، سوف اور جزم دینے والے حرف کا آنا، اس کے آخر میں ضمیر مرفوع متّصل، تائے تانیث ساکنہ اور نون تاکید ثقیلہ یا خفیفہ کا آنا، اس کا امر، نہی اور مسند ہونا اور اس کی گردان کا ہونا۔

جیسے: ١۔ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ (تحقیق نماز کھڑی ہوگئی)۔ ٢۔ ﴿سَيَقُوْلُ السُّفَهَآءُ﴾ (اب کہیں گے بے وقوف لوگ)۔ ٣۔ ﴿سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ﴾ (عنقریب جان لوگے تم)۔ ٤۔ لَمْ تَسْمَعْ (نہیں سنا تو نے)۔ ٥۔ ضَرَبَا، ضَرَبُوْا، ضَرَبْتَ، ضَرَبْتِ، ضَرَبْتُ وغیرہ۔

---

١ مُحَمَّدٌ نَائِمٌ میں مُحَمَّدٌ کی طرف نَائِمٌ کی نسبت کی گئی ہے اور نَامَ مُحَمَّدٌ میں مُحَمَّدٌ کی طرف فعل نَامَ کی نسبت کی گئی ہے، پس مُحَمَّدٌ مسند الیہ ہے۔

٢ فعل تثنیہ، جمع نہیں ہوتا اور فعل کے جو صیغے تثنیہ جمع کہلاتے ہیں وہ فاعل کے اعتبار سے کہلاتے ہیں۔ مثلاً: فَعَلَا، فَعَلُوْا کا یہ مطلب نہیں ہے کہ دو کام کیے یا سب کام کیے، بلکہ یہ مطلب ہے کہ دو مردوں نے یا سب مردوں نے کام کیا۔ ٣ قلّت یا حقارت ظاہر کرنے کے لیے اسم میں خاص قسم کے تغیّر کرنے کا نام تصغیر ہے اور جس اسم میں یہ تغیّر ہوا ہو اس کو مصغّر کہتے ہیں۔

٤ غلام پر حرفِ جر کی وجہ سے اور زید پر اضافت کی وجہ سے جر آیا ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

۶۔ قَرَأَتْ حَبِيْبَةُ (حبیبہ نے پڑھا)۔ ۷۔ لَيَقُوْلَنَّ، لَيَقُوْلَنْ (ضرور کہے گا وہ ایک مرد)۔ ۸۔ اِسْمَعْ (سن)۔ ۹۔ لَا تَكْسَلْ (سستی مت کر)۔ ۱۰۔ قَرَأَ حَامِدٌ میں قَرَأَ مسند ہی بن سکتا ہے۔ ۱۱۔ ضَرَبَ ضَرَبَا ضَرَبُوْا إلخ۔

(۳) **حرف** وہ کلمہ ہے جس کے معنی مستقل نہ ہوں یعنی دوسرے کلمہ کو ملائے بغیر اس کے معنی سمجھ میں نہ آئیں۔ جیسے: مِنْ (سے)، فِي (میں)، إِلىٰ (تک) وغیرہ۔

حرف کی علامت یہ ہے کہ وہ اسم اور فعل کی کوئی علامت قبول نہ کرے، اور حرف صرف ربط کا فائدہ دیتا ہے۔ اور اس کی تین صورتیں ہیں:

۱۔ دو اسموں کو ملانا۔ جیسے: زَيْدٌ فِي الدَّارِ۔

۲۔ دو فعلوں کو ملانا۔ جیسے: أُرِيْدُ أَنْ أَتْلُوَ الْقُرْآنَ[1] (میں قرآن پڑھنا چاہتا ہوں)۔

۳۔ ایک اسم اور ایک فعل کو ملانا۔ جیسے: كَتَبْتُ بِالْقَلَمِ (لکھا میں نے قلم سے)۔

الدرس الثالثُ

مرکب اور اس کی قسمیں

مرکب وہ بات ہے جو دو یا زیادہ کلموں سے مل کر بنے۔ جیسے: زَيْدٌ قَائِمٌ۔ مرکب کی دو قسمیں ہیں: مرکب مفید اور مرکب غیر مفید۔

مرکب مفید وہ بات ہے کہ اس کا بولنے والا جب بول کر خاموش ہو جائے تو سننے والے کو کوئی خبر[2] یا طلب معلوم ہو۔ جیسے: زَيْدٌ نَائِمٌ، تَعَالَ (آیئے)۔ مرکب مفید کو **جملہ** اور **کلام** بھی کہتے ہیں۔

مرکب غیر مفید وہ بات ہے کہ اس کا بولنے والا جب بول کر خاموش ہو جائے تو سننے والے کو

---

[1] أُرِيْدُ فعل، أَنَا ضمیر مستتر فاعل، أَنْ مصدریہ، أَتْلُوَ فعل مضارع، أَنَا ضمیر مستتر فاعل، القرآن مفعول بہ۔ پھر جملہ فعلیہ بتاویل مصدر ہو کر أُرِيْدُ کا مفعول بہ إلخ۔ [2] خبر: اطلاع۔ طلب: خواہش۔

Www.IslamicBooks.Website

کوئی خبر یا طلب معلوم نہ ہو۔ جیسے: قَلَمُ حَبِيبٍ، ثَوْبُ جَمِيلٍ۔

جملہ کی قسمیں

پھر جملہ کی دو قسمیں[1] ہیں: جملہ خبریہ اور جملہ انشائیہ۔

جملہ خبریہ وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچّا یا جھوٹا کہہ سکیں۔[2] جیسے: زَيْدٌ كَاتِبٌ (زید لکھنے والا ہے)۔

جملہ انشائیہ وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچّا یا جھوٹا نہ کہہ سکیں۔ جیسے: تَفَضَّلْ (تشریف لائیے)۔

پھر جملہ خبریہ کی دو قسمیں ہیں: جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ۔

جملہ اسمیہ وہ جملہ ہے جس کا پہلا جزو اسم ہو اور دوسرا جزو خواہ اسم ہو یا فعل۔ جیسے: مُحَمَّدٌ عَالِمٌ، مُحَمَّدٌ قَرَأَ۔[3] جملہ اسمیہ کے پہلے جزو کو مسند الیہ اور مبتدا، اور دوسرے جزو کو مسند اور خبر کہتے ہیں۔

جملہ فعلیہ وہ جملہ ہے جس کا پہلا جزو فعل ہو اور دوسرا جزو اسم ہو۔ جیسے: خَلَقَ اللّٰهُ الْعَالَمَ (اللہ تعالیٰ نے جہاں کو پیدا کیا)۔ جملہ فعلیہ کے پہلے جزو کو مسند اور فعل، اور دوسرے جزو کو مسند الیہ اور فاعل یا نائب فاعل کہتے ہیں۔

قاعدہ (۱): جملہ کے شروع میں اگر حرف ہو تو اس کا اعتبار نہیں۔ جیسے: مَا زَيْدٌ قَائِمٌ جملہ اسمیہ ہے اور قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ جملہ فعلیہ ہے، اور مَا نافیہ اور قَدْ کا اعتبار نہیں۔

قاعدہ (۲): جملہ کا پہلا کلمہ پہلا جزو اس وقت شمار ہوگا جب وہ اصلی جگہ میں ہو، پس عِنْدِي مَالٌ میں عِنْدِي پہلا جزو نہیں ہے، کیوں کہ وہ خبر مقدم ہے۔ اسی طرح ﴿فَرِيقًا كَذَّبْتُمْ﴾

---

[1] اور جملہ ظرفیہ جیسے عِنْدِي مَالٌ، فِي الدَّارِ رَجُلٌ جملہ اسمیہ ہی ہے، کیوں کہ ان جملوں میں ظرف خبر مقدم ہے، پس جملہ کا پہلا جزو مبتدا مؤخر ہے جو اسم ہے۔ اور جملہ شرطیہ جملہ فعلیہ ہی ہے، کیوں کہ حرفِ شرط کا اعتبار نہیں ہوتا ہے اور اس کے بعد ہمیشہ جملہ فعلیہ آتا ہے۔ جیسے: إِنْ تَضْرِبْنِي أَضْرِبْكَ / فَأَنَا ضَارِبُكَ۔

[2] اور یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ جس جملہ میں کوئی خبر یا اطلاع ہو وہ جملہ خبریہ ہے اور جس میں کوئی خواہش پائی جائے وہ جملہ انشائیہ ہے۔ [3] مُحَمَّدٌ مبتدا، قَرَأَ فعل، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، پھر جملہ فعلیہ خبر یہ۔

Www.IslamicBooks.Website

میں فَرِیْقًا پہلا جز نہیں ہے، کیوں کہ وہ مفعول بہ مقدم ہے۔

قاعدہ (۳): یَا زَیْدُ! جملہ فعلیہ ہے کیوں کہ یَا حرفِ ندا فعل أَدْعُو کے قائم مقام ہے۔

قاعدہ (۴): کوئی جملہ دو کلموں سے کم نہیں ہوتا، خواہ دونوں کلمے لفظوں میں ہوں، جیسے: قَامَ التِّلْمِیْذُ۔ یا ایک کلمہ لفظوں میں ہو اور دوسرا مقدر ہو۔ جیسے: قُمْ (کھڑا ہو جا)۔ اس میں أَنْتَ ضمیر مستتر ہے۔

قاعدہ (۵): جملہ میں دو سے زیادہ کلمے ہو سکتے ہیں اور ان کی کوئی حد نہیں ہے۔

الدرس الرابع

جملہ انشائیہ کی قسمیں

جملہ[1] انشائیہ کی دس قسمیں ہیں: امر، نہی، استفہام، تمنی، ترجّی، عقود، ندا، عرض، قسم اور تعجب۔

۱۔ امر یعنی وہ فعل جس کے ذریعہ کوئی کام طلب کیا گیا ہو۔ جیسے: ﴿اَقِمِ الصَّلٰوۃَ﴾ (نماز قائم کرو)۔

۲۔ نہی یعنی وہ فعل جس کے ذریعہ کسی کام سے روکا گیا ہو۔ جیسے: ﴿لَا تَرْفَعُوْآ اَصْوَاتَکُمْ﴾ (اپنی آوازیں بلند نہ کرو)۔

۳۔ استفہام یعنی کسی سے کوئی بات دریافت کرنا۔ جیسے: ﴿اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ﴾[2] (کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں؟)۔

۴۔ تمنی یعنی کسی چیز کی آرزو کرنا۔ جیسے: لَیْتَ الشَّبَابَ[3] رَاجِعٌ! (کاش جوانی لوٹتی!)۔

۵۔ ترجّی[4] یعنی کسی چیز کی امید کرنا۔ جیسے: لَعَلَّ الْحَبِیْبَ قَادِمٌ (شاید دوست آجائے)۔

---

[1] "اِنشاء" کے معنی ہیں کسی چیز کا پیدا کرنا اور جملہ انشائیہ سے بھی چوں کہ کوئی نہ کوئی بات پیدا کرنا مقصود ہوتا ہے، اس لیے اس میں سچ اور جھوٹ کا احتمال نہیں ہوتا۔

[2] ا ہمزہ استفہام، لیس فعل ناقص، تُ اسم، بِرَبِّکُمْ خبر۔

[3] لیت حرف مشبہ بالفعل، الشباب اس کا اسم، راجع خبر، پھر صورتاً جملہ اسمیہ خبریہ اور معناً جملہ انشائیہ ہوگا۔

[4] تمنی اور ترجّی میں فرق یہ ہے کہ تمنا ممکن اور غیر ممکن دونوں کی ہوتی ہے اور امید صرف ممکن کی ہوتی ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

۶۔ عقود[۱] یعنی وہ جملے جو معاملہ کرتے وقت استعمال کیے جاتے ہیں۔ جیسے: بِعْتُ (بیچا میں نے)، اِشْتَرَيْتُ (خریدا میں نے)، نَكَحْتُ (نکاح کیا میں نے)، آجَرْتُ (کرایہ پر دیا میں نے)۔

۷۔ ندا یعنی کسی کو پکارنا۔ جیسے: يَا اَللّٰهُ! (اے اللہ!)۔

۸۔ عرض یعنی کسی سے درخواست کرنا، نرمی سے کوئی بات کہنا۔ جیسے: أَلَا تَجْتَهِدُ[۲] فَتَفُوْزَ؟ (کیا آپ محنت نہیں کرتے کہ کامیاب ہوں؟)

۹۔ قسم یعنی اللہ کا نام لے کر بات پختہ کرنا۔ جیسے: ﴿تَاللّٰهِ لَاَ كِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ﴾[۳] (بخدا میں تمہارے بتوں کی ضرور گت بناؤں گا)۔

۱۰۔ تعجب یعنی کسی چیز پر حیرت ظاہر کرنا۔ جیسے: ﴿قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ﴾[۴] (انسان کا ناس ہو، کیا ہی ناشکرا ہے!)

---

[۱] عقود، عقد کی جمع ہے۔ جس کے معنیٰ ہیں معاملہ، اور معاملہ کرتے وقت جو جملے استعمال کیے جاتے ہیں وہ حقیقت میں جملہ فعلیہ خبریہ ہوتے ہیں۔ مگر معاملہ کرتے وقت کوئی خبر دینا مقصود نہیں ہوتا، اس وجہ سے وہ صدق وکذب کا احتمال نہیں رکھتے اور وہ اِنشاء بصورت خبر ہوتے ہیں اور دوسرے وقت میں وہ جملہ فعلیہ خبریہ ہوتے ہیں جب کہ کوئی اطلاع دینا مقصود ہو۔ جیسے: بِعْتُ الْفَرَسَ بِكَذَا، اِشْتَرَيْتُ الْكِتَابَ أَمْسِ، نَكَحْتُ الْبَارِحَةَ (میں نے گزشتہ رات نکاح کیا)، آجَرْتُ بَيْتِيْ أَخِيْ (میں نے اپنا گھر اپنے بھائی کو کرایہ پر دیا)۔ [۲] أ حرفِ استفہام، لَا تَجْتَهِدُ فعل مضارع منفی، ضمیر مستتر فاعل، فعل فاعل مل کر عرض، ف جوابیہ، اس کے بعد أن ناصبہ مقدر، تفوز فعل، أنت ضمیر مستتر فاعل، پھر جملہ فعلیہ جوابِ عرض، عرض اور جوابِ عرض مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

[۳] ت قسمیہ جارہ، اللہ مجرور۔ جار مجرور أُقْسِمُ مقدر سے متعلق۔ أُقْسِمُ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر قسم، لَأَ كِيْدَنَّ فعل مضارع لام تاکید با نون تاکید، ضمیر مستتر أنَا فاعل، أَصْنَامَكُمْ مرکب اضافی مفعول بہ، پھر جملہ فعلیہ جوابِ قسم، قسم اور جوابِ قسم مل کر جملہ انشائیہ ہوا۔

[۴] قُتِلَ فعل مجہول، الإنسان نائب فاعل دونوں مل کر الگ جملہ فعلیہ ہوا۔ ما أكفر فعل تعجب، اس کا فاعل ضمیر مستتر ھو، ہ مفعول بہ تینوں مل کر جملہ انشائیہ ہوا۔ (فعل تعجب کی ترکیب اور طرح بھی کی گئی ہے۔)

Www.IslamicBooks.Website

الدرس الخامس

مرکب غیر مفید اور اس کی قسمیں

مرکب غیر مفید کی دو قسمیں ہیں: مرکب تقییدی اور مرکب غیر تقییدی۔

مرکب تقییدی وہ مرکب غیر مفید ہے جس کا دوسرا جزو پہلے جزو کے لیے قید ہو۔ جیسے: قَلَمُ قَاسِمٍ،[1] ثَوْبٌ جَدِيْدٌ۔

پھر مرکب تقییدی کی دو قسمیں ہیں: مرکبِ اضافی اور مرکبِ توصیفی۔

مرکبِ اضافی وہ ہے جو مضاف اور مضاف الیہ سے مل کر بنے۔ جیسے: قَلَمُ قَاسِمٍ۔

قاعدہ: مضاف الف لام سے اور تثنیہ جمع کے ن سے اور تنوین سے خالی ہوتا ہے۔

قاعدہ: مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے اور مضاف کا اعراب عامل کے تابع رہتا ہے۔

جیسے: جَآءَ غُلَامُ زَيْدٍ / غُلَامَا زَيْدٍ / مُسْلِمُوْ مِصْرَ، رَأَيْتُ غُلَامَ زَيْدٍ / غُلَامَيْ زَيْدٍ / مُسْلِمِيْ مِصْرَ، مَرَرْتُ بِغُلَامِ زَيْدٍ / بِغُلَامَيْ زَيْدٍ / بِمُسْلِمِيْ مِصْرَ۔

مرکب توصیفی وہ ہے جو موصوف اور صفت سے مل کر بنے۔ جیسے: ثَوْبٌ جَمِيْلٌ۔

قاعدہ: صفت پر وہی اعراب آتا ہے جو موصوف پر ہوتا ہے، اور موصوف کا اعراب عامل کے تابع رہتا ہے۔

مرکبِ غیر تقییدی وہ مرکب غیر مفید ہے جس کا دوسرا جزو پہلے جزو کے لیے قید نہ ہو۔ جیسے: أَحَدَ عَشَرَ، سِيْبَوَيْه، بَعْلَبَكَّ۔

مرکب غیر تقییدی کی تین قسمیں ہیں:

۱۔ مرکب بنائی۔ ۲۔ مرکبِ صوتی۔ اور ۳۔ مرکب منع صرف۔

مرکب بنائی وہ ہے جس میں اسناد اور حرف ربط کے بغیر دو اسموں کو ملا کر ایک کر لیا ہو مگر دوسرا جزو حرفِ عطف کو اپنے اندر لیے ہوئے ہو۔ یہ أَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک کے عدد[2] ہیں۔

---

[1] قلم اور ثوب عام ہیں۔ اضافت اور صفت کی وجہ سے دونوں میں تخصیص ہوگئی ہے یہی تقیید ہے۔

[2] ان سب اعداد کے درمیان و عاطفہ تھا اس کو حذف کر کے دونوں اسموں کو ایک کر لیا گیا ہے، مگر دوسرا اسم و کو متضمن (شامل) ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

قاعدہ: مرکب بنائی کے دونوں جزو فتحہ پر مبنی ہوتے ہیں، مگر اِثْنَا عَشَرَ کا پہلا جزو معرب[۱] ہے۔

مرکبِ صوتی وہ ہے جس کا دوسرا جزو صوت (آواز) ہو۔ جیسے: نِفْطَوَیْہ[۲] نِفْطَ اور وَیْہ سے مرکب ہے اور وَیْہ کے کچھ معنی نہیں، محض ایک آواز ہے۔

قاعدہ: مرکبِ صوتی کا پہلا جزو فتحہ پر اور دوسرا جزو کسرہ پر مبنی ہوتا ہے۔

مرکب منع صرف وہ ہے جس میں دو اسموں کو اِسناد اور حرفِ ربط کے بغیر ملا کر ایک کر لیا ہو اور دوسرا جزو حرفِ عطف کو اپنے اندر لیے ہوئے نہ ہو۔ جیسے: حَضْرَمَوْت، حَضْرَ اور مَوْت سے مرکب ہے اور ایک شہر کا نام ہے۔

قاعدہ: مرکب منع صرف کا پہلا جزو ہمیشہ فتحہ پر مبنی ہوتا ہے اور دوسرے جزو پر غیر منصرف والا اعراب[۳] آتا ہے۔

مشقی سوالات

۱۔ علم نحو کی تعریف بیان کرو۔

۲۔ علم نحو کا موضوع اور فائدہ بتاؤ۔

۳۔ معنی دار لفظ کی کتنی قسمیں ہیں؟

۴۔ مفرد کا دوسرا نام کیا ہے؟

۵۔ کلمہ کی تعریف اور اس کی قسمیں بیان کرو۔

۶۔ اسم کی تعریف مع مثال بیان کرو۔

۷۔ اسم کی علامتیں مع امثلہ بیان کرو۔

۸۔ فعل کی تعریف مع مثال بیان کرو۔

۹۔ فعل کی علامتیں مع امثلہ بیان کرو۔

۱۰۔ حرف کی تعریف مع مثال بیان کرو۔

۱۱۔ حرف کا کیا فائدہ ہے؟ اور اس کی کتنی صورتیں ہیں؟

۱۲۔ مرکب کی تعریف اور اس کی قسمیں بیان کرو۔

۱۳۔ مرکب مفید اور غیر مفید کی تعریف مع امثلہ بیان کرو۔

۱۴۔ جملہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

۱۵۔ جملہ خبریہ کی تعریف اور مثال بیان کرو۔

۱۶۔ جملہ انشائیہ کی تعریف اور مثال بیان کرو۔

۱۷۔ جملہ خبریہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

---

[۱] وہ حالتِ رفعی میں اِثْنَا اور حالتِ نصبی وجری میں اِثْنَيْ ہوگا۔ جیسے: جَاءَ اِثْنَا عَشَرَ رَجُلًا، رَأَيْتُ اِثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا، مَرَرْتُ بِاثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا۔

[۲] نِفْطَوَیْہ امام النحو ہیں اور سیبویہ بھی امام النحو ہیں۔

[۳] یعنی اس پر کسرہ نہیں آتا، اس کی جگہ نصب آتا ہے اور تنوین بھی نہیں آتی۔

Www.IslamicBooks.Website

۱۸۔ جملہ اسمیہ کی تعریف اور مثال بیان کرو۔ ۱۹۔ جملہ فعلیہ کی تعریف اور مثال بیان کرو۔

۲۰۔ جملہ کے شروع میں حرف آئے تو وہ کون سا جملہ ہے؟

۲۱۔ جملہ کا پہلا کلمہ پہلا جزو کب ہوتا ہے؟ ۲۲۔ جملہ میں کم از کم کتنے کلمے ہوتے ہیں۔

۲۳۔ جملہ میں زیادہ سے زیادہ کتنے کلمے ہوتے ہیں؟

۲۴۔ جملہ انشائیہ کی تمام قسمیں مع تعریف اور مثال کے بیان کرو۔

۲۵۔ مرکب غیر مفید کی کتنی قسمیں ہیں؟

۲۶۔ مرکب تقییدی اور غیر تقییدی کی تعریف مع اَمثلہ بیان کرو۔

۲۷۔ مرکب اضافی کی تعریف اور مثال بیان کرو۔ ۲۸۔ مضاف کن چیزوں سے خالی ہوتا ہے؟

۲۹۔ مضاف الیہ کا اعراب کیا ہے؟ ۳۰۔ مرکب بنائی کی تعریف اور مثال بیان کرو۔

۳۱۔ مرکب بنائی کا اعراب کیا ہے؟ ۳۲۔ مرکب توصیفی کی تعریف اور مثال بیان کرو۔

۳۳۔ صفت پر کیا اعراب آتا ہے؟ ۳۴۔ مرکب صوتی کی تعریف اور مثال بیان کرو۔

۳۵۔ مرکب صوتی کا اعراب کیا ہے؟

۳۶۔ مرکب منع صرف کی تعریف، مثال اور اعراب بیان کرو۔

الدرس السادس

اعداد (گنتی)

واحدٌ[۱] (۱) اِثْنَانِ (۲) ثَلَاثَةٌ (۳) أَرْبَعَةٌ (۴) خَمْسَةٌ (۵)

---

[۱] وَاحِد، أَحَد اور حَادِي تینوں ہم معنی ہیں اور مذکر ہیں اور واحدة، احدیٰ اور حادية مؤنث ہیں۔ ان کے احکام یہ ہیں: ۱۔ واحد مفرد اور معطوف علیہ دونوں طرح مستعمل ہے۔ جیسے: هٰذَا وَاحِدٌ / وَاحِدٌ وعشرون اور عشر کے ساتھ وہ مرکب نہیں ہوتا۔ ۲۔ احد کی ترکیب عشر کے ساتھ ہوتی ہے۔ کہا جاتا ہے أحد عشر کوکباً، مفرد مستعمل نہیں ہے، اسی طرح فصیح استعمال میں معطوف علیہ بھی نہیں بنتا۔ جاء أحدٌ اور جاء احد وعشرون صحیح نہیں۔ ۳۔ واحدة اکیلا اور معطوف علیہ دونوں طرح مستعمل ہے۔ کہا جاتا ہے هذه واحدة اور هذه واحدة وعشرون اور عشرة کے ساتھ اس کی ترکیب =

Www.IslamicBooks.Website

سِتَّةٌ (٦) سَبْعَةٌ (٧) ثَمَانِيَةٌ (٨) تِسْعَةٌ (٩) عَشَرَةٌ (١٠)

أَحَدَ عَشَرَ (١١) اثْنَا عَشَرَ (١٢) ثَلَاثَةَ عَشَرَ (١٣) أَرْبَعَةَ عَشَرَ (١٤)

خَمْسَةَ عَشَرَ (١٥) سِتَّةَ عَشَرَ (١٦) سَبْعَةَ عَشَرَ (١٧) ثَمَانِيَةَ عَشَرَ (١٨)

تِسْعَةَ عَشَرَ (١٩) عِشْرُوْنَ (٢٠) وَاحِدٌ وَّعِشْرُوْنَ (٢١) اِثْنَانِ وَعِشْرُوْنَ (٢٢)

ثَلَاثَةٌ وَّعِشْرُوْنَ (٢٣) أَرْبَعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ (٢٤) خَمْسَةٌ وَّعِشْرُوْنَ (٢٥)

سِتَّةٌ وَّعِشْرُوْنَ (٢٦) سَبْعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ (٢٧) ثَمَانِيَةٌ وَّعِشْرُوْنَ (٢٨)

تِسْعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ (٢٩) ثَلَاثُوْنَ (٣٠) أَرْبَعُوْنَ (٤٠)

خَمْسُوْنَ (٥٠) سِتُّوْنَ (٦٠) سَبْعُوْنَ (٧٠) ثَمَانُوْنَ (٨٠)

تِسْعُوْنَ (٩٠) مِئَةٌ (مِأَةٌ) (١٠٠) مِائَتَانِ (٢٠٠)

ثَلَاثُ مِئَةٍ (ثَلٰثُ مِأَةٍ) (٣٠٠) ألف (١٠٠٠) أَلْفَانِ (٢٠٠٠)

ثَلَاثَةُ آلَافٍ (٣٠٠٠) مِئَةُ أَلْفٍ (١,٠٠,٠٠٠) أَلْفُ أَلْفٍ (١٠,٠٠,٠٠٠)۔

عددِ رُتبی[١] (مرتبہ ظاہر کرنے والی گنتی)

مذکر کے لیے (السطر) الأولُ (پہلی سطر)، الثاني، الثالث، الرابع، الخامس، السادس، السابع، الثامن، التاسع، العاشر، الحَادِي عَشَرَ، الثاني عَشَرَ، الثالثُ عَشَرَ إلخ، العشرون، الواحد والعشرون، الثاني والعشرون إلخ، المِأَةُ، الألف۔

مؤنث کے لیے (الصفحة) الأولیٰ (پہلا صفحہ)، الثانية، الثالثة إلخ، الْحَادِيَةَ عَشَرَةَ، الثّانِيَةَ عَشَرَةَ، الثالثة عشَرَةَ إلخ، العشرون، إحْدیٰ وعشرون، الثانية وعشرون إلخ، المِأَةُ، الألف۔

= نادر ہے۔ ٤۔ حادي اور حادية عشرة کے ساتھ مرکب ہوتے ہیں اور معطوف علیہ بھی بنتے ہیں، جیسے: الليلة الحادية عشرة / الحادية والعشرون اليوم الحادي عشر / الحادي والعشرون اور یہ دونوں مفرد (الگ) مستعمل نہیں ہیں۔ ٥۔ إحدیٰ بھی عشرة کے ساتھ مرکب ہوتا ہے اور معطوف علیہ بھی بنتا ہے۔ جیسے: إحدی عشرة غُرفةً، إحدی وعشرون غرفةً۔ (النحو الوافی)

[١] ان کو عدد وصفی اور عدد فاعلی بھی کہتے ہیں کیوں کہ ان کے آحاد فاعل کے وزن پر ہوتے ہیں۔

Www.IslamicBooks.Website

الدّرسُ السَّابع

واحد، تثنیہ، جمع

تعداد کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں: واحد، تثنیہ اور جمع۔

۱۔ واحد وہ اسم ہے جو ایک پر دلالت کرے۔ جیسے: رَجُلٌ (ایک مرد)، اِمْرَأَةٌ (ایک عورت)

۲۔ تثنیہ وہ اسم ہے جو دو پر دلالت کرے۔ جیسے: رَجُلَان / رَجُلَيْنِ۔ تثنیہ صیغۂ واحد کے آخر میں حالتِ رفعی میں الف ماقبل مفتوح اور حالتِ نصبی وجری میں ي ماقبل مفتوح اور دونوں کے بعد ن مکسور بڑھانے سے بنتا ہے۔ جیسے: جَاءَ الرَّجُلَانِ، رَأَيْتُ الرَّجُلَيْنِ، مَرَرْتُ بِالرَّجُلَيْنِ۔

۳۔ جمع وہ اسم ہے جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے۔ جیسے: رِجَالٌ، مُسْلِمُوْنَ، مُسْلِمَاتٌ۔

جمع صیغۂ واحد میں کچھ تبدیلی کرنے سے بنتی ہے اور تبدیلی کے اعتبار سے جمع کی دو قسمیں ہیں: جمع مکسّر اور جمع سالم۔

جمع مکسر وہ جمع ہے جس میں واحد کا وزن بحالہ باقی نہ رہے۔ جیسے: کِتَابٌ کی جمع کُتُبٌ اور رَجُلٌ کی جمع رِجَالٌ۔ جمع مکسر کو جمع تکسیر بھی کہتے ہیں۔

جمع سالم وہ جمع ہے جس میں واحد کا وزن بحالہ باقی رہے، زیادتی جو کچھ ہو وہ آخر میں ہو۔ جیسے: مُسْلِمٌ کی جمع مُسْلِمُوْنَ، اور مُسْلِمَةٌ کی جمع مُسْلِمَاتٌ۔

پھر جمع سالم کی دو قسمیں ہیں: جمع مذکر سالم اور جمع مؤنث سالم۔

۱۔ جمع مذکر سالم وہ جمع ہے جو مذکر پر دلالت کرے اور اس میں واحد کا وزن بحالہ باقی رہے۔ یہ جمع صیغۂ واحد کے آخر میں حالتِ رفعی میں و ماقبل مضموم اور حالتِ نصبی وجری میں ي ماقبل مکسور اور دونوں کے بعد ن مفتوح بڑھانے سے بنتی ہے۔ جیسے: جَاءَ مُسْلِمُوْنَ، رَأَيْتُ مُسْلِمِيْنَ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمِيْنَ۔

۲۔ جمع مؤنث سالم وہ جمع ہے جو مؤنث پر دلالت کرے اور اس میں واحد کا وزن بحالہ باقی رہے۔ یہ جمع صیغۂ واحد کے آخر میں الف اور لمبی ت بڑھانے سے بنتی ہے۔ جیسے: مُسْلِمَةٌ

Www.IslamicBooks.Website

کی جمع مُسْلِمَاتٌ۔

قاعدہ: واحد کے آخر میں گول ۃ ہو تو جمع بناتے وقت اس کو حذف کر دیتے ہیں۔

الدّرس الثامنُ

جَامدُ، مصدر اور مشتق

مشتق ہونے نہ ہونے کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں: جامد، مصدر، مشتق۔

① جامد وہ اسم ہے جو نہ خود کسی سے بنا ہو اور نہ کوئی اور کلمہ اس سے بنے۔ جیسے: رَجُلٌ، فَرَسٌ وغیرہ۔

② مصدر وہ اسم ہے جو خود تو کسی سے نہ بنا ہو مگر دوسرے کلمے اس سے بنتے ہوں۔ جیسے: نَصْرٌ سے نَصَرَ، يَنْصُرُ، نَاصِرٌ، مَنْصُوْرٌ وغیرہ بنتے ہیں۔

③ مشتق وہ اسم ہے جو مصدر[۱] سے بنا ہو۔ اسمِ مشتق[۲] چھ ہیں:

۱۔ اسمِ فاعل۔ ۲۔ اسمِ مفعول۔ ۳۔ اسمِ آلہ۔ ۴۔ اسمِ ظرف۔ ۵۔ اسمِ تفضیل اور ۶۔ صفتِ مشبہ۔

۱۔ اسمِ فاعل وہ اسم ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ کوئی فعل نیا قائم ہوا ہو۔ جیسے: ضَارِبٌ وہ ہے جس کے ساتھ مارنا نیا قائم ہوا ہو، ہمیشہ سے وہ مارنے والا نہ ہو۔ اسمِ فاعل ماضی تین حرفی سے فَاعِلٌ کے وزن پر آتا ہے۔

۲۔ اسمِ مفعول وہ اسم ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس پر کوئی فعل واقع ہوا ہو۔ جیسے: مَضْرُوْبٌ (مارا ہوا)۔ اسمِ مفعول ماضی تین حرفی سے مَفْعُوْلٌ کے وزن پر آتا ہے۔

۳۔ اسمِ آلہ وہ اسم ہے جو کام کرنے کے آلے اور اوزار پر دلالت کرے۔ اسم آلہ کے تین وزن ہیں: مِفْعَلٌ۔ جیسے: مِبْرَدٌ (ریتی)۔ مِفْعَلَةٌ۔ جیسے: مِكْنَسَةٌ (جھاڑو)۔ مِفْعَالٌ۔ جیسے: مِفْتَاحٌ (چابی)۔

---

[۱] دوسری رائے یہ ہے کہ اسمائے مشتقّہ اور خود مصدر فعل سے مشتق ہوتے ہیں۔ [۲] بعض حضرات کے نزدیک اسمائے مشتقّہ دس ہیں۔ اسمِ مبالغہ، اسمِ نوع، اسمِ مرّہ اور مصدر کو بھی وہ اسمائے مشتقّہ میں شمار کرتے ہیں۔

Www.IslamicBooks.Website

الدرس التاسع

باقی اسمائے مشتقّہ

۴۔اسمِ ظرف وہ اسم ہے جو کام کے زمانہ پر یا جگہ پر دلالت کرے۔ جیسے: مَکْتَبٌ (لکھنے کی جگہ)۔ظرف کی دو قسمیں ہیں: ظرف زماں اور ظرف مکاں۔

قاعدہ: اسمِ ظرف ثلاثی مجرد سے مَفْعَلٌ کے وزن پر آتا ہے جب کہ مضارع کا عین کلمہ مفتوح یا مضموم ہو، اور اگر مکسور ہو تو مَفْعِلٌ کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے: مَفْتَحٌ (کھولنے کی جگہ یا وقت)، مَنْصَرٌ (مدد کرنے کی جگہ یا وقت)، مَضْرِبٌ (مارنے کی جگہ یا وقت)۔مگر مَسْجِد، مَشْرِق، مَغْرِب وغیرہ چند الفاظ اس قاعدے کے خلاف آتے ہیں۔

۵۔اسمِ تفضیل وہ اسم ہے جو دوسرے کے اعتبار سے معنی فاعلی کی زیادتی پر دلالت کرے۔ جیسے: أَکْرَمُ (دوسروں سے زیادہ معزز مرد)، کُرْمٰی (زیادہ معزز عورت)۔

قاعدہ: اسمِ تفضیل مذکر ثلاثی مجرد سے أَفْعَلُ کے وزن پر اور مؤنث فُعْلٰی کے وزن پر آتا ہے۔

قاعدہ: اسمِ تفضیل مذکر وزنِ فعل اور وصف کی وجہ سے غیر منصرف ہوتا ہے، اس لیے اس پر کسرہ اور تنوین نہیں آتے اور اسمِ تفضیل مؤنث اسم مقصور ہے اس لیے تینوں اعراب تقدیری ہوتے ہیں۔

۶۔صفتِ مشبہ[۱] وہ اسم ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ کوئی معنی مصدری مستقل طور پر قائم ہوں۔ جیسے: حَسَنٌ (خوب صورت)، جَمِیْلٌ (خوب صورت)۔

---

[۱] صفتِ مشبہ یعنی وہ اسم صفت جو اسمِ فاعل کے مشابہ ہے۔ اور دونوں میں فرق یہ ہے کہ اسم فاعل میں معنی مصدری کا قیام بطورِ حدوث (نیا) ہوتا ہے، اور صفت مشبہ میں بطور دوام وثبوت (مستقل) ہوتا ہے۔ اور اسم مبالغہ اور اسم تفضیل میں فرق یہ ہے کہ اسم تفضیل میں معنی کی زیادتی دوسرے کی بہ نسبت ہوتی ہے اور اسم مبالغہ میں فی نفسہٖ ہوتی ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

معنی مصدری اور معنی حدثی کہتے ہیں کسی کام کے ہونے یا کرنے کو۔ جیسے: خوب صورت ہونا، مدد کرنا۔ اس میں جو ہونا اور کرنا ہے وہ مصدری معنی ہیں۔

نوٹ: صفتِ مشبہ کے اوزان علمِ صرف کی کتابوں میں بیان کیے جاتے ہیں، تفصیل کے لیے ''آسان صرف'' دیکھیں۔

الدرس العاشرُ

تذکیر وتانیث کا بیان

جنس[1] کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں: مذکر اور مؤنث۔

مذکر وہ اسم ہے جس میں تانیث کی کوئی علامت نہ پائی جائے۔ جیسے: رَجُلٌ، فَرَسٌ، کِتَابٌ۔

مؤنث وہ اسم ہے جس میں تانیث کی کوئی علامت پائی جائے۔ جیسے: فَاطِمَةُ، صُغْریٰ، حَمْرَآءُ۔

تانیث کی تین علامتیں ہیں:

الف گول ۃ۔ جیسے: طَلْحَةُ۔[2] ب الفِ مقصورہ۔ جیسے: صغریٰ۔

ج الفِ ممدودہ۔ جیسے: حَمْرَآءُ۔

پھر علامت پائے جانے کے اعتبار سے مؤنث کی دو قسمیں ہیں: مؤنث لفظی اور مؤنث معنوی۔

مؤنث لفظی وہ ہے جس میں تانیث کی علامت لفظوں میں ہو۔ جیسے: طَلْحَةُ، فَاطِمَةُ، صُغْریٰ، حَمْرَآءُ۔

مؤنثِ معنوی وہ ہے جس میں تانیث کی علامت مقدر ہو۔ جیسے: أَرْضٌ، شَمْسٌ۔

فائدہ: مؤنثِ لفظی کو مؤنثِ قیاسی اور مؤنثِ معنوی کو مؤنثِ سماعی بھی کہتے ہیں۔

فائدہ: مؤنثِ معنوی میں ۃ مان لی جاتی ہے۔ جیسے أَرْضٌ اور شَمْسٌ کی اصل أَرْضَةٌ، اور

[1] جنس کے معنی علم القواعد میں تذکیر وتانیث کے ہیں۔

[2] مذکر کے ناموں میں تانیث کی علامت آنے سے صرف لفظی تانیث پیدا ہوتی ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

شَمْسَةٌ مان لی گئی ہے۔

اور ذات کے اعتبار سے بھی مؤنث کی دو قسمیں ہیں: مؤنثِ حقیقی اور مؤنثِ لفظی۔

مؤنثِ حقیقی وہ ہے جس کے مقابل نر جاندار ہو۔ جیسے: اِمْرَأَةٌ اور نَاقَةٌ کے مقابل رَجُلٌ اور جَمَلٌ ہیں۔

مؤنثِ لفظی وہ ہے جس کے مقابل نر جاندار نہ ہو۔ جیسے: ظُلْمَةٌ (تاریکی)، عَيْنٌ (آنکھ، چشمہ)۔

فائدہ: درج ذیل اسما مؤنث ہیں۔

۱۔ وہ تمام اسما جو مؤنث کے نام ہیں۔ جیسے: مَرْيَمُ، زَيْنَبُ وغیرہ۔

۲۔ وہ اسما جو عورتوں کے لیے خاص ہیں۔ جیسے: أُمٌّ، أُخْتٌ، بِنْتٌ، حَامِلٌ (حاملہ عورت)، مُرْضِعٌ (دودھ پلانے والی عورت)۔

۳۔ ملک، شہر یا قبیلہ کے نام۔ جیسے: مِصْر، عراق، رِيَاض، دِهْلِي، قُرَيْش وغیرہ۔

۴۔ انسان کے وہ اعضا جو دو دو ہیں ان پر دلالت کرنے والے لفظ۔ جیسے: عَيْنٌ (آنکھ)، يَدٌ (ہاتھ)، رِجْلٌ (پیر)۔ مگر صُدْغٌ (کنپٹی)، مِرْفَقٌ (کہنی)، حَاجِبٌ (بھنویں) اور خَدٌّ (رخسار) مذکر ہیں۔

مشقی سوالات

۱۔ ایک سے سو تک گنو۔

۲۔ عددِ رُتبی مذکر ایک سے پچاس تک گنو۔

۳۔ عددِ رتبی مؤنث اکیاون سے سو تک گنو۔

۴۔ متعدد عدد اردو میں پوچھیں اور طلبہ سے عربی میں جواب لیں۔

۵۔ واحد، تثنیہ اور جمع کی تعریف مع مثال بیان کرو۔

۶۔ تثنیہ بنانے کا طریقہ بیان کرو۔

۷۔ جمع مکسر کی تعریف مع مثال بیان کرو۔

۸۔ جمع مکسر کا دوسرا نام کیا ہے؟

۹۔ جمع سالم کی تعریف بیان کرو۔

۱۰۔ جمع مذکر سالم کی تعریف مع مثال بیان کرو۔

۱۱۔ جمع مذکر سالم بنانے کا طریقہ بیان کرو۔

Www.IslamicBooks.Website

۱۲۔ جمع مؤنث سالم کی تعریف اور مثال دو۔
۱۳۔ جمع مؤنث سالم بنانے کا قاعدہ کیا ہے؟
۱۴۔ جامد، مصدر اور مشتق اسم کی قسمیں کس اعتبار سے ہیں؟
۱۵۔ جامد کی تعریف مع مثال بیان کرو۔
۱۶۔ مصدر کی تعریف اور مثال بیان کرو۔
۱۷۔ مشتق کی تعریف بیان کرو۔
۱۸۔ اسمائے مشتقہ کتنے ہیں؟
۱۹۔ اسم فاعل کی تعریف، مثال اور وزن بتاؤ۔
۲۰۔ اسم مفعول کی تعریف، مثال اور وزن بتاؤ۔
۲۱۔ اسم آلہ کی تعریف، مثال اور اوزان بتاؤ۔
۲۲۔ اسم ظرف کی تعریف اور قسمیں بتاؤ۔
۲۳۔ اسم ظرف کے کیا وزن ہیں؟
۲۴۔ اسم تفضیل کی تعریف اور مثال بیان کرو۔
۲۵۔ اسم تفضیل مذکر و مؤنث کے وزن کیا ہیں؟
۲۶۔ صفتِ مشبہ کی تعریف مع مثال بیان کرو۔
۲۷۔ معنیٔ مصدری کس کو کہتے ہیں؟
۲۸۔ مذکر کی تعریف اور مثال دو۔
۲۹۔ مؤنث کی تعریف اور مثال دو۔
۳۰۔ تانیث کی کتنی علامتیں ہیں؟ اور کیا ہیں؟
۳۱۔ علامت پائے جانے کے اعتبار سے مؤنث کی کتنی قسمیں ہیں؟
۳۲۔ مؤنثِ لفظی اور معنوی کی تعریف مع امثلہ بیان کرو۔
۳۳۔ مؤنثِ لفظی اور معنوی کے دوسرے نام کیا ہیں؟
۳۴۔ ذات کے اعتبار سے مؤنث کی کتنی قسمیں ہیں۔
۳۵۔ مؤنثِ حقیقی اور لفظی کی تعریف اور مثالیں بیان کرو۔
۳۶۔ مؤنث اسما کیا کیا ہیں؟

الدرس الحادي عشر

معرب اور مبنی

آخری حرف کی تبدیلی کے اعتبار سے کلمہ کی دو قسمیں ہیں: معرب اور مبنی۔

۱۔ معرب وہ کلمہ ہے جس کا آخر عامل کے بدلنے سے بدلتا رہے۔ جیسے: جَاءَ زيدٌ، رَأَيْتُ

Www.IslamicBooks.Website

زَیْدًا اور مَرَرْتُ بِزَیْدٍ میں زید معرب ہے۔

۲۔ مبنی وہ کلمہ ہے جس کا آخر عامل کے بدلنے سے نہ بدلے۔ جیسے: جَـآءَ ھٰـؤُلَآءِ، رأیتُ ھٰؤُلَآءِ اور مررتُ بھٰؤُلَآءِ میں ھٰؤُلَآءِ مبنی ہے کیوں کہ وہ تینوں حالتوں میں یکساں رہتا ہے۔

فائدہ: اسمِ معرب کو اسمِ متمکن اور اسمِ مبنی کو اسمِ غیر متمکن بھی کہتے ہیں۔ اور اسمِ معرب کے تین اعراب ہیں: رفع، نصب اور جر۔ پس اسمِ معرب کی تین قسمیں ہیں: مرفوعات، منصوبات اور مجرورات۔

۱۔ مرفوعات یعنی وہ اسما جن کا اعراب رفع ہے آٹھ ہیں: فاعل، نائب فاعل (مَفْعُوْلٌ مَالَمْ یُسَمَّ فَاعِلُهٗ) مبتدا، خبر، حروفِ مشبہ بالفعل کی خبر، افعالِ ناقصہ کَانَ وغیرہ کا اسم، مَا ولَا مشابہ بہ لیس کا اسم اور لائے نفی جنس کی خبر۔

۲۔ منصوبات یعنی وہ اسما جن کا اعراب نصب ہے، بارہ ہیں: مفعول مطلق، مفعول بہ، مفعول لہ، مفعول معہ، مفعول فیہ، حال، تمیز، مستثنیٰ، حروف مشبہ بالفعل کا اسم، افعال ناقصہ کی خبر، ما ولا مشابہ بہ لیس کی خبر اور لائے نفی جنس کا اسم۔

۳۔ مجرورات یعنی وہ اسما جن کا اعراب جر ہے دو ہیں: مضاف الیہ اور مجرور بہ حرفِ جر۔

مبنیات یعنی وہ کلمات جن کا آخر ہمیشہ ایک حال پر رہتا ہے یہ ہیں:

۱۔ تمام حروف مبنی ہیں۔

۲۔ افعال میں سے فعلِ ماضی[۱] اور امر حاضر معروف مبنی ہیں۔

۳۔ اسمائے مبنیہ آٹھ ہیں: ضمیریں، اسمِ اشارہ، اسمِ موصول، اسمِ فعل، اسمِ صوت، اسمِ ظرف، اسمِ کنایہ اور مرکب بنائی۔

فائدہ: حروف، فعل ماضی اور امر حاضر معروف مبنی الاصل ہیں اور اسمائے مبنیہ مبنی الاصل کے مشابہ ہیں:

توابع یعنی وہ اسما جن پر وہی اعراب آتا ہے جو ان کے متبوع پر ہوتا ہے۔

---

[۱] یہ افعال اس وقت مبنی ہیں جب ان کے آخر میں ضمائر مرفوع متّصل لگی ہوئی نہ ہوں۔

Www.IslamicBooks.Website

یہ پانچ ہیں: صفت، تاکید، بدل، معطوف بہ حرف اور عطفِ بیان۔
فائدہ: تحذیر، ترخیم، منادیٰ، استغاثہ، ندبہ اور اضمار علیٰ شرط التفسیر مفعول بہ میں شمار ہیں۔

الدرس الثاني عشر

اسمِ منسوب کا بیان

اسم منسوب وہ اسم ہے جس کی طرف نسبت کی گئی ہو۔ جیسے: مِصْرِيٌّ (مصر کا رہنے والا)، دِھْلَوِيٌّ، نَحْوِيٌّ (علمِ نحو کا جاننے والا)۔
قاعدہ: نسبت کے لیے اسم کے آخر میں یائے مشدد ماقبل مکسور بڑھائی جاتی ہے۔ (تفصیلی بیان ''آسان صرف'' میں دیکھیں)۔

تصغیر کا بیان

تصغیر کمی، چھوٹائی یا حقارت ظاہر کرنے کے لیے اسم میں خاص قسم کی تبدیلی کرنا۔ جیسے: رَجُلٌ سے رُجَیْلٌ (ذلیل آدمی)۔
اسم مصغّر وہ اسم جس میں تصغیر کی گئی ہو۔ جیسے: رُجَیْلٌ۔
قاعدہ: تصغیر کے لیے تین وزن ہیں:
۱۔ ثلاثی مجرد سے فُعَیْلٌ۔ جیسے: رَجُلٌ سے رُجَیْلٌ۔
۲۔ ثلاثی مزید، رباعی اور خماسی سے جب کہ چوتھا حرف مدہ نہ ہو فُعَیْلِلٌ۔ جیسے: مُسْرِفٌ (فضول خرچی کرنے والا) سے مُسَیْرِفٌ، جَعْفَرٌ سے جُعَیْفِرٌ اور سَفَرْجَلٌ سے سُفَیْرِجٌ۔
۳۔ اور اگر چوتھا حرف مدہ ہو تو فُعَیْلِیْلٌ۔ جیسے: قِرْطَاسٌ سے قُرَیْطِیْسٌ (تھوڑا یا معمولی کاغذ)۔

جمع قلّت اور جمع کثرت کا بیان

جمع قلّت وہ جمع ہے جو تین سے دس تک بولی جائے۔ اس کے چار وزن ہیں:

Www.IslamicBooks.Website

۱۔ أَفْعَالٌ۔ جیسے: أَقْوَالٌ۔ ۲۔ أَفْعُلٌ۔ جیسے: أَنْهُرٌ (نہریں)۔ ۳۔ أَفْعِلَةٌ۔ جیسے: أَرْغِفَةٌ (روٹیاں)۔ ۴۔ فِعْلَةٌ۔ جیسے: فِتْيَةٌ (جوان)۔

جمع کثرت وہ جمع ہے جو تین سے غیر متعیّن تعداد تک بولی جائے۔

جمع قلّت کے اوزان کے علاوہ سب وزن جمع کثرت کے ہیں۔

قاعدہ: جمع مذکر سالم اور جمع مؤنث سالم پر جب ال نہ ہو تو وہ جمع قلّت کے حکم میں ہیں اور جب وہ معرّف باللام ہوں تو جمع کثرت کے حکم میں ہیں۔

الدرسُ الثالث عشر

اسم معرب کے اعراب کا بیان

اسم معرب پر اعراب کبھی حرکت کے ذریعہ آتا ہے، کبھی حروف[۱] کے ذریعہ۔ پھر اعراب کبھی لفظی ہوتا ہے، کبھی تقدیری۔ پس اسم معرب کے اعراب کی کل نو صورتیں ہیں:

تین صورتوں میں اعراب حرکت کے ذریعہ آتا ہے اور لفظی ہوتا ہے۔

اور تین صورتوں میں اعراب حروف کے ذریعہ آتا ہے اور لفظی ہوتا ہے۔

اور تین صورتوں میں اعراب تقدیری ہوتا ہے۔

اعراب بالحرکت کی تین صورتیں

پہلی صورت: رفع پیش سے، نصب زبر سے اور جر زیر سے۔ یہ اعراب تین اسموں کا ہے۔

۱۔ مفرد منصرف صحیح کا۔ ۲۔ مفرد منصرف جاری مجریٰ صحیح کا۔ ۳۔ جمع مکسّر کا جب کہ وہ مضاف نہ ہو۔

جیسے: هٰذَا رَجُلٌ / وَعْدٌ / زَيْدٌ / دَلْوٌ / ظَبْيٌ / رِجَالٌ، رَأَيْتُ رَجُلاً / وَعْدًا / زَيْدًا

---

[۱] حرکت سے مراد زبر، زیر اور پیش ہیں، جزم اسمائے معربہ پر نہیں آتا۔ اور حروف سے مراد و، الف اور ي ہیں جن کا مجموعہ وای ہے اور لفظی اعراب کا مطلب یہ ہے کہ اعراب لفظوں میں ظاہر ہو، اور تقدیری اعراب کا مطلب یہ ہے کہ اعراب لفظوں میں ظاہر نہ ہو صرف مان لیا جائے۔

Www.IslamicBooks.Website

إلخ، مَرَرْتُ بِرَجُلٍ / بِوَعْدٍ / بِزَيْدٍ إلخ۔

مفرد منصرف صحیح وہ اسم ہے جو مفرد ہو تثنیہ جمع نہ ہو، منصرف ہو غیر منصرف نہ ہو، اور صحیح ہو یعنی اس کے آخر میں[1] حرفِ علت نہ ہو۔ جیسے: رَجُلٌ، وَعْدٌ، زَيْدٌ۔

مفرد منصرف جاری مجریٰ صحیح وہ اسم ہے جو مفرد ہو، منصرف ہو اور اس کے آخر میں و یا ي ماقبل ساکن ہو۔ جیسے: دَلْوٌ، ظَبْيٌ۔

دوسری صورت: رفع پیش سے اور نصب و جر زبر سے۔ یہ اعراب غیر منصرف کا ہے۔ غیر منصرف پر کسرہ اور تنوین نہیں آتے۔ جیسے: هٰذَا عُمَرُ، رَأَيْتُ عُمَرَ، مَرَرْتُ بِعُمَرَ۔

تیسری صورت: رفع پیش سے اور نصب و جر زیر سے۔ یہ اعراب جمع مؤنث سالم کا ہے۔ جیسے: هٰذِهِ مُسْلِمَاتٌ، رَأَيْتُ مُسْلِمَاتٍ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمَاتٍ۔

الدرس الرابع عشر

اعراب بالحروف کی تین صورتیں

پہلی صورت: رفع و سے، نصب الف سے اور جر ي سے۔ یہ اعراب چھ اسموں کا ہے جو یہ ہیں: أَبٌ، أَخٌ، حَمٌ (جیٹھ، دیور)، هَنٌ (مرد یا عورت کی آگے کی شرم گاہ)، فَمٌ[2] (منہ)، ذُو (والا)۔ ان چھ اسموں میں جب تین[3] شرطیں پائی جائیں تو مذکورہ اعراب آئے گا۔

پہلی شرط: وہ مفرد ہوں تثنیہ، جمع نہ ہوں۔

---

[1] نحوی صرف آخری حرف کا اعتبار کرتے ہیں پس اگر فا کلمہ میں حرفِ علت ہو، جیسے: وَعْدٌ، یا عین کلمہ میں حرفِ علت ہو، جیسے: زَيْدٌ تو یہ بھی صحیح ہیں۔

[2] فَمٌ پر یہ اعراب اس وقت آتا ہے جب اس کی میم حذف کردی جائے۔

[3] اگر اسمائے ستّہ تثنیہ، جمع ہوں تو ان پر تثنیہ جمع والا اعراب آئے گا۔ اور مصغّر ہوں تو ظاہری حرکت سے اعراب آئے گا۔ اسی طرح اگر مضاف نہ ہوں تو بھی ظاہری حرکت سے اعراب آئے گا۔ اور جب یائے متکلّم کی طرف مضاف ہوں تو غُلَامِي کی طرح تینوں اعراب تقدیری ہوں گے۔

Www.IslamicBooks.Website

دوسری شرط: وہ مکبّرہ ہوں، مصغّرہ نہ ہوں۔
تیسری شرط: وہ یائے متکلّم کے علاوہ کسی اور کی طرف مضاف ہوں۔
جیسے: هٰذَا أَبُوْكَ / أَخُوْكَ / حَمُوْكِ[۱] / هَنُوْكَ / فُوْكَ / ذُوْ مَالٍ، رَأَيْتُ أَبَاكَ / أَخَاكَ / حَمَاكِ / هَنَاكَ / فَاكَ / ذَا مَالٍ، مَرَرْتُ بِأَبِيْكَ / بِأَخِيْكَ / بِحَمِيْكِ / بِهَنِيْكَ / بِفِيْكَ / بِذِيْ مَالٍ۔
دوسری صورت: رفع الف سے اور نصب وجری ماقبل مفتوح سے۔ یہ اعراب تین اسموں کا ہے:
۱۔ تثنیہ کا۔ جیسے: جَاءَ الرَّجُلَانِ، رَأَيْتُ الرَّجُلَيْنِ، مَرَرْتُ بِالرَّجُلَيْنِ۔
۲۔ مشابہ تثنیہ لفظی کا۔ یہ صرف دو لفظ ہیں: اِثْنَانِ اور اِثْنَتَانِ (ثِنْتَانِ)۔ جیسے: جَاءَ اثْنَانِ، رَأَيْتُ اثْنَيْنِ، مَرَرْتُ بِاثْنَيْنِ، جَاءَتِ اثْنَتَانِ، رَأَيْتُ اثْنَتَيْنِ، مَرَرْتُ بِاثْنَتَيْنِ۔
۳۔ مشابہ تثنیہ معنوی کا۔ یہ بھی صرف دو لفظ ہیں: كِلَا اور كِلْتَا جب کہ وہ ضمیر کی طرف مضاف[۲] ہوں۔ جیسے: جَاءَ كِلَاهُمَا، جَاءَتْ كِلْتَاهُمَا، رَأَيْتُ كِلَيْهِمَا / كِلْتَيْهِمَا، مَرَرْتُ بِكِلَيْهِمَا / بِكِلْتَيْهِمَا۔
تیسری صورت: رفع واو ماقبل مضموم سے اور نصب وجری یاء ماقبل مکسور سے۔ یہ اعراب بھی تین اسموں کا ہے:
۱۔ جمع مذکر سالم کا جب کہ وہ مضاف نہ ہو۔ جیسے: جَاءَ مُسْلِمُوْنَ، رَأَيْتُ مُسْلِمِيْنَ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمِيْنَ۔
۲۔ مشابہ جمع لفظی کا۔ یہ عشرون سے تسعون تک کی آٹھ دہائیاں ہیں۔ جیسے: جَاءَ عِشْرُوْنَ / ثَلَاثُوْنَ إلخ، رَأَيْتُ عِشْرِيْنَ / ثَلَاثِيْنَ إلخ، مَرَرْتُ بِعِشْرِيْنَ / بِثَلَاثِيْنَ إلخ۔

---

۱ حَمٌ (جیٹھ، دیور) صرف عورت کا ہوتا ہے اس لیے کاف پر صرف کسرہ لگایا ہے۔ مرد کے سالے سالیاں خَتَن اور خَتَنَةٌ کہلاتے ہیں۔
۲ جب كِلَا اور كِلْتَا اسمِ ظاہر کی طرف مضاف ہوں تو اعراب بالحرکت آئے گا مگر حرکت تقدیری ہوگی۔ جیسے: جَاءَ كِلَا الرَّجُلَيْنِ، رَأَيْتُ كِلَا الرَّجُلَيْنِ، مَرَرْتُ بِكِلَا الرَّجُلَيْنِ۔

Www.IslamicBooks.Website

۳۔ مشابہ جمع معنوی کا۔ یہ صرف أُولُو ہے جو ذُو کی جمع ہے۔ جیسے: جاءَ أُولُو مَالٍ، رَأَيْتُ أُولِي مَالٍ، مَرَرْتُ بِأُولِي مَالٍ۔

الدَّرْسُ الخامس عشرَ

اعراب تقدیری کی تین صورتیں

پہلی صورت: تینوں حالتوں میں اعراب تقدیری ہوتا ہے۔ یہ اعراب دو اسموں کا ہے:

۱۔ اسمِ مقصور کا۔ جیسے: هٰذَا مُوسىٰ. رَأَيْتُ مُوسىٰ، مَرَرْتُ بِمُوسىٰ۔

۲۔ جمع مذکر سالم کے علاوہ کسی بھی اسم کا جب کہ وہ یائے متکلّم کی طرف مضاف ہو۔ جیسے: هٰذَا غُلَامِيْ، رَأَيْتُ غُلَامِيْ، مَرَرْتُ بِغُلَامِيْ۔

دوسری صورت: رفع اور جر تقدیری ہوتا ہے اور نصب لفظی۔ یہ اعراب اسمِ منقوص کا ہے۔ جیسے: جَاءَ الْقَاضِيْ، رَأَيْتُ الْقَاضِيَ، مَرَرْتُ بِالْقَاضِيْ۔

تیسری صورت: رفع و تقدیری سے ہوتا ہے اور نصب وجري ما قبل مکسور لفظی کے ذریعہ۔ یہ اعراب جمع مذکر سالم کا ہے جب کہ وہ یائے متکلّم کی طرف مضاف ہو۔ جیسے: جَاءَ مُسْلِمِيَّ، رَأَيْتُ مُسْلِمِيَّ، مَرَرْتُ بِمُسْلِمِيَّ۔ حالتِ رفعی میں مُسْلِمِيَّ میں جمع کا و، ي ہو گیا ہے اس لیے یہ اعراب تقدیری ہے، اور حالتِ نصبی وجری میں جمع کی ي موجود ہے، اس لیے یہ اعراب[1] لفظی ہے۔

---

[1] حالتِ رفعی میں مُسْلِمِيَّ کی اصل مُسْلِمُونَ يَ ہے۔ جمع کا ن اضافت کی وجہ سے گرا، پھر مَرْمِيٌّ کے قاعدہ سے و کو ي سے بدل کر ي میں ادغام کیا اور ي کی مناسبت سے م کے پیش کو زیر سے بدلا، پس اس میں جمع کا و، ي سے بدل گیا ہے اس لیے یہ اعراب تقدیری ہے۔ اور حالتِ نصبی وجری میں اصل مُسْلِمِينَ ي ہے ن اضافت کی وجہ سے گرا اور ي کا ي میں ادغام کیا، پس یہاں جمع کی ي اصلی حالت میں باقی ہے اس لیے یہ اعراب لفظی ہے اور مَرْمِيٌّ کا قاعدہ یہ ہے کہ جب و اور ي غیر مبدل ایسے کلمہ میں جمع ہوں جس میں اِلحاق نہ ہوا ہو اور دونوں میں سے پہلا ساکن ہو تو و کو ي سے بدل کر ادغام کرتے ہیں۔

Www.IslamicBooks.Website

فائدہ: اسمِ مقصور وہ اسم ہے جس کے آخر میں الف مقصورہ ہو، یعنی وہ الف ہو جو کھینچ کر نہیں پڑھا جاتا۔ جیسے: مُوْسیٰ، سَلْمیٰ.

اسمِ منقوص وہ اسم ہے جس کے آخر میں ي ماقبل مکسور ہو۔ جیسے: قَاضِيْ، رَاضِيْ۔

مشقی سوالات

۱۔ معرب کی تعریف، حکم اور مثال بیان کرو۔

۲۔ مبنی کی تعریف، حکم اور مثال بیان کرو۔

۳۔ اسم معرب اور اسمِ مبنی کے دوسرے نام کیا ہیں؟

۴۔ اسمِ معرب کے اعراب کتنے ہیں؟

۵۔ اسمِ معرب کی کتنی قسمیں ہیں؟

۶۔ مرفوعات کس کو کہتے ہیں؟

۷۔ مرفوعات کتنے ہیں؟

۸۔ منصوبات کس کو کہتے ہیں؟

۹۔ منصوبات کتنے ہیں؟

۱۰۔ مجرورات کس کو کہتے ہیں؟

۱۱۔ مجرورات کیا ہیں؟

۱۲۔ مبنیات کس کو کہتے ہیں؟

۱۳۔ مبنیات کیا کیا ہیں؟

۱۴۔ مبنی الاصل کیا کیا ہیں؟

۱۵۔ توابع کیا ہیں؟

۱۶۔ مفعول بہ میں کیا کیا چیزیں شمار ہیں؟

۱۷۔ اسمِ منسوب کی تعریف مع مثال بیان کرو۔

۱۸۔ نسبت کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

۱۹۔ تصغیر کی تعریف اور مثال بیان کرو۔

۲۰۔ اسم مصغّر کس کو کہتے ہیں؟

۲۱۔ تصغیر کے وزن کیا ہیں؟

۲۲۔ جمع قلّت کی تعریف بیان کرو۔

۲۳۔ جمع قلّت کے اوزان بیان کرو۔

۲۴۔ جمع کثرت کی تعریف بیان کرو۔

۲۵۔ جمع مذکر سالم اور جمع مؤنث سالم کب جمع قلّت شمار ہوتے ہیں اور کب جمع کثرت؟

۲۶۔ اسم معرب کے اعراب کی کل کتنی صورتیں ہیں؟

۲۷۔ اعراب بالحرکت کی تینوں صورتیں تفصیل سے بیان کرو۔

۲۸۔ اعراب بالحروف کی تینوں صورتیں تفصیل سے بیان کرو۔

۲۹۔ اعراب تقدیری کی تینوں صورتیں تفصیل سے بیان کرو۔

Www.IslamicBooks.Website

الدرس السادس عشر

ضمیروں کا بیان

ضمیر وہ اسم ہے جو متکلّم یا حاضر یا غائب پر دلالت کرے۔ ضمیریں ستر (۷۰) ہیں اور ان کی پانچ قسمیں ہیں:

۱۔ مرفوع متّصل۔ ۲۔ مرفوع منفصل۔ ۳۔ منصوب متّصل۔ ۴۔ منصوب منفصل اور ۵۔ مجرور متّصل (مجرور منفصل کوئی ضمیر نہیں ہے)۔

۱۔ **ضمیر مرفوع متّصل** وہ ضمیر ہے جو فاعل بنے اور فعل سے ملی[1] ہوئی آئے۔ یہ چودہ (۱۴) ہیں:

فعل ماضی: ضَرَبْتُ[2] (میں ت مضموم)، ضَرَبْنَا (میں نَا)، ضَرَبْتَ (میں ت مفتوح)، ضَرَبْتُما (میں تُما)، ضَرَبْتُمْ (میں تُمْ)، ضَرَبْتِ (میں ت مکسور)، ضَرَبْتُمَا (میں تُمَا)، ضَرَبْتُنَّ (میں تُنَّ)، ضَرَبَ (میں هُوَ پوشیدہ)، ضَرَبَا (میں الف تثنیہ)، ضَرَبُوْا (میں و جمع)، ضَرَبَتْ (میں هي پوشیدہ اور ت ساکن علامتِ تانیث)، ضَرَبَتَا (میں الف تثنیہ)، ضَرَبْنَ (میں ن)۔

فعل مضارع أَفْعَلُ (میں أنا پوشیدہ)، نَفْعَلُ (میں نَحْنُ پوشیدہ)، تَفْعَلُ (میں أنت پوشیدہ)، تفعلان (میں الف تثنیہ اور ن اعرابی)، تَفْعَلُوْنَ (میں و جمع اور ن اعرابی)، تَفْعَلِيْنَ (میں ي اور ن اعرابی)، تَفْعَلَان (میں الف تثنیہ اور ن اعرابی)، تَفْعَلْنَ (میں ن)، يَفْعَلُ (میں هو پوشیدہ)، يَفْعَلَان (میں الف تثنیہ اور ن اعرابی)، يفعلون (میں و جمع اور ن اعرابی)، تَفْعَلُ (میں هي پوشیدہ)، يفعلان (میں الف تثنیہ اور ن اعرابی)، يَفْعَلْنَ (میں ن)۔

امر حاضر معروف اِفْعَلْ (میں أنت پوشیدہ)، اِفْعَلَا (میں الف تثنیہ)، افعلُوْا (میں و جمع

[1] یہ ضمیریں فعل سے علیحدہ نہیں لکھی جاسکتیں۔ [2] نحو کی کتابوں میں ضمیریں اسی ترتیب سے بیان کی گئی ہیں۔ پہلے متکلّم کی پھر حاضر کی اور آخر میں غائب کی۔ صرف کی کتابوں میں ترتیب برعکس ہے۔ حصّہ اوّل میں بچوں کی سہولت کے لیے صرف والی ترتیب لکھی گئی تھی۔

Www.IslamicBooks.Website

اور الف علامت)، اِفْعَلِيْ (میں ي)، اِفْعَلَا (میں الفِ تثنیہ)، اِفْعَلْنَ (میں ن)۔

۲۔ضمیر مرفوع منفصل وہ ضمیر ہے جو مبتدا یا فاعل بنے اور علیحدہ آئے۔جیسے: ھو قائم، قام ھو

یہ بھی چودہ ہیں:

أَنَا، نَحْنُ، أَنتَ، أَنْتُمَا، أَنْتُم، أَنْتِ، أَنْتُمَا، أَنْتُنَّ، هُوَ، هُمَا، هُم، هِيَ، هُمَا، هُنَّ۔

۳۔ضمیر منصوب متّصل وہ ضمیر ہے جو مفعول بنے اور فعل سے ملی ہوئی آئے۔یہ بھی چودہ ہیں:

ضَرَبَنِي،[1] (ي اور ن وقایہ)، ضَرَبَنَا (نَا)، ضَرَبَكَ (كَ)، ضَرَبَكُمَا (كُمَا)، ضَرَبَكُمْ (كُمْ)، ضَرَبَكِ (كِ)، ضَرَبَكُمَا (كُمَا)، ضَرَبَكُنَّ (كُنَّ)، ضَرَبَهُ (هُ)، ضَرَبَهُمَا (هُما)، ضَرَبَهُمْ (هُمْ)، ضَرَبَهَا (ها)، ضَرَبَهُمَا (هُمَا) ضَرَبَهُنَّ (هُنَّ)۔

الدرس السابع عشر

باقی ضمیریں

۴۔ضمیر منصوب منفصل وہ ضمیر ہے جو مفعول بہٖ یا کوئی اور منصوب بنے اور فعل سے جدا آئے۔یہ بھی چودہ ہیں: إِيَّايَ، إِيَّانَا، إِيَّاكَ، إِيَّاكُمَا، إِيَّاكُمْ، إِيَّاكِ، إِيَّاكُمَا، إِيَّاكُنَّ، إِيَّاهُ، إِيَّاهُمَا، إِيَّاهُمْ، إِيَّاهَا، إِيَّاهُمَا، إِيَّاهُنَّ۔

۵۔ضمیر مجرور متّصل وہ ضمیر ہے جو مجرور یا مضاف الیہ بنے اور حرف جر یا مضاف سے ملی ہوئی آئے۔یہ بھی چودہ ہیں:

مجرور بحرفِ جر: لِيْ، لَنَا، لَكَ، لَكُمَا، لَكُمْ، لَكِ، لَكُمَا، لَكُنَّ، لَهُ، لَهُمَا، لَهُمْ، لَهَا، لَهُمَا، لَهُنَّ۔

---

[1] منصوب متّصل، منصوب منفصل اور مجرور متّصل تینوں ایک ہی ضمیریں ہیں۔یعنی: ي، نَا، كَ، كُمَا، كُمْ، كِ، كُمَا، كُنَّ، هُ، هُمَا، هُمْ، ها، هُمَا، هُنَّ - یہ ضمیریں جب فعل سے ملی ہوئی آتی ہیں تو مفعول بہٖ بنتی ہیں اور منصوب متّصل کہلاتی ہیں۔اور جب ان کو الگ کرنا ہوتا ہے تو شروع میں إِيَّا بڑھاتے ہیں اور اب یہ مفعول بہٖ یا کوئی اور منصوب واقع ہوتی ہیں اور منصوب منفصل کہلاتی ہیں۔اور جب حرفِ جر یا اسم کے ساتھ مل کر آتی ہیں تو مجرور یا مضاف الیہ ہوتی ہیں اور مجرور متّصل کہلاتی ہیں۔

Www.IslamicBooks.Website

مجرور بہ اضافت: كِتَابِيْ، كِتَابُنَا كِتَابُكَ، كِتَابُكُمَا، كِتَابُكُمْ، كِتَابُكِ، كِتَابُكُمَا، كِتَابُكُنَّ، كِتَابُهُ، كِتَابُهُمَا، كِتَابُهُمْ، كِتَابُهَا، كِتَابُهُمَا، كِتَابُهُنَّ۔

قاعدہ: ماضی کے دوصیغوں میں اور مضارع کے پانچ صیغوں میں اور امر حاضر معروف کے ایک صیغہ میں ضمیر مرفوع متّصل مستتر ہوتی ہے اور باقی صیغوں میں بارز ہوتی ہے۔

ن وقایہ وہ ن ہے جو فعل کے آخر کو کسرہ سے بچانے کے لیے لایا جاتا ہے۔ یہ ن دوصورتوں میں لانا ضروری ہے:

۱۔ جب صیغۂ ماضی کے آخر میں ي لگے۔ جیسے: ضَرَبَنِيْ، ضَرَبَانِيْ، ضَرَبُوْنِيْ إلخ۔

۲۔ مضارع کے جن صیغوں میں ن اعرابی نہیں ہے، جب ان کے آخر میں ي لگے۔ جیسے: يَضْرِبُنِي، تَضْرِبُنِي وغیرہ۔

مرجع ضمیر کے لوٹنے کی جگہ کو کہتے ہیں۔ جیسے: زَيْدٌ أَبُوْهُ قَائِمٌ میں ہٗ کا مرجع زَيْد ہے۔

قاعدہ: مرجع صرف ضمیر غائب کا ہوتا ہے، ضمیر حاضر اور ضمیر متکلّم کا مرجع نہیں ہوتا۔

قاعدہ: مرجع عام طور سے ضمیر سے پہلے ہوتا ہے، اگر ضمیر پہلے ہو اور مرجع بعد میں ہو تو اس کو اضمار قبل الذکر کہتے ہیں۔

ضمیر شان اور ضمیر قصہ وہ ضمیر غائب ہے جو جملہ کے شروع میں مرجع کے بغیر لائی جاتی ہے اور بعد کا جملہ اس کی تفسیر کرتا ہے۔ مذکر کی ضمیر، ضمیر شان اور مؤنث کی ضمیر، ضمیر قصہ کہلاتی ہے۔ جیسے: إِنَّهُ زَيْدٌ[۱] قَائِمٌ (بے شک شان یہ ہے کہ زید کھڑا ہے)، إِنَّهَا زَيْنَبُ قَائِمَةٌ (بے شک قصہ یہ ہے کہ زینب کھڑی ہے)۔

ضمیر فصل وہ ضمیر ہے جو خبر اور صفت میں امتیاز کرنے کے لیے لائی جاتی ہے اور ایسے مبتدا اور خبر کے درمیان لائی جاتی ہے جو دونوں معرفہ ہوں۔ جیسے: الرَّجُلُ[۲] هُوَ الطَّوِيْلُ (آدمی لمبا ہے)۔

---

[۱] ترکیب إِنَّ حرف مشبہ بالفعل، ہٗ ضمیر شان اس کا اسم، اور زَيْدٌ قَائِمٌ مبتدا خبر مل کر إِنّ کی خبر الخ۔

[۲] یہاں اگر ضمیر فصل نہیں لائی جائے گی تو موصوف صفت ہونے کا دھوکہ ہوگا۔ ضمیر فصل کو عام طور پر ترکیب میں شامل نہیں کیا جاتا اس کو ضمیر فصل کہہ کر درمیان میں چھوڑ دیا جاتا ہے اور طرفین کو مبتدا خبر بنایا جاتا ہے اور یہ بھی کر سکتے ہیں کہ الرجل کو مبتدا اوّل بنائیں اور ھو مبتدا ثانی اور الطویل خبر، پھر جملہ پہلے مبتدا کی خبر۔

Www.IslamicBooks.Website

الدرس الثامنُ عشرَ

اسمِ اشارہ کا بیان

اسمِ اشارہ وہ اسم ہے جس سے کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جائے۔ اور جس چیز کی طرف اشارہ کیا جائے اس کو مشار الیہ کہتے ہیں۔ اسمِ اشارہ یہ ہیں:

مذکر قریب کے لیے: هٰذا هٰذانِ / هٰذَيْنِ هٰؤلآء

مؤنث قریب کے لیے: هٰذه هاتان / هاتَيْن هٰؤلآء

مذکر بعید کے لیے: ذٰلك ذَانِكَ / ذَيْنِكَ أُولٰئِكَ

مؤنث بعید کے لیے: تِلْكَ تَانِكَ / تَيْنِكَ أُولٰئِكَ

قاعدہ: اسم اشارہ اور مشار الیہ کا اعراب ایک ہوتا ہے اور اسمِ اشارہ کا اعراب عامل کے تابع رہتا ہے اور اسمِ اشارہ پر اعراب ظاہر نہیں ہوتا، کیوں کہ وہ مبنی ہے۔ جیسے: جَاءَ هٰذَا الرَّجُلُ، رَأَيتُ هٰذا الرَّجُلَ، مَرَرْتُ بِهٰذا الرَّجُلِ۔

قاعدہ: تذکیر، تانیث، واحد، تثنیہ، اور جمع ہونے میں اسم اشارہ اور مشار الیہ یکساں ہوتے ہیں۔ جیسے: هٰذَا/ ذٰلِكَ الرّجلُ، هٰذَانِ / ذَانِكَ الرَّجُلَانِ، هٰذِهِ / تِلْكَ الْمَرْأَةِ، هَاتَانِ/ تَانك المَرْأَتَانِ، هٰؤلآءِ / أُوْلٰئِكَ الرِّجَالُ / النِّسَاء۔

الدَّرسُ التاسع عشرَ

اسمِ موصول کا بیان

اسمِ موصول وہ اسم ہے جو صلہ کے ساتھ ملے بغیر جملہ کا جزو نہ بن سکے۔ اسمائے موصولہ یہ ہیں:

مذکر کے لیے: الّذي الَّذَانِ / الّذَيْن الَّذِيْن / الأُلىٰ

مؤنث کے لیے: الّتي اللَّتَانِ / اللَّتَيْنِ اللَّاتِي/اللَّوَاتي/اللَّائي/اللَّاءِ/اللَّاي

Www.IslamicBooks.Website

مَا (چیزوں کے لیے)، مَنْ (لوگوں کے لیے)، أَيٌّ اور اس کا مؤنث أَيَّةٌ، وہ أَل جو اسم فاعل یا اسمِ مفعول پر الّذي کے معنی میں آئے۔[1]

صلہ: وہ ضمیمہ ہے جو اسم موصول کے معنی کو پورا کرنے کے لیے لایا جاتا ہے۔ جیسے: الَّذِيْ نَصَرَ (وہ جس نے مدد کی)۔ اس میں جملہ نَصَرَ صلہ ہے جس سے الَّذِيْ کے معنی پورے ہوئے ہیں۔

قاعدہ: صلہ جملہ خبریہ ہوتا ہے اور اس میں ایک ضمیر ہوتی ہے جو اسم موصول کی طرف لوٹتی ہے، اس کو عائد کہتے ہیں۔ جیسے: جَاءَ الَّذِيْ أَبُوْهُ عَالِمٌ،[2] جَاءَ الَّذِيْ ضَرَبْتُهُ۔

قاعدہ: عائد کبھی محذوف ہوتا ہے۔ جیسے: جَاءَ الّذِيْ ضَرَبْتَ میں ہُ ضمیر محذوف عائد ہے۔

قاعدہ: اسم موصول اور عائد تذکیر، تانیث، اِفراد، تثنیہ اور جمع ہونے میں یکساں ہوتے ہیں۔ جیسے: جَاءَ الَّذِيْ أَبُوْهُ عَالِمٌ، جَاءَ اللَّذَان أَبَوَاهُمَا عَالِمَانِ، جَاءَ الَّذِيْنَ اٰبآؤُهُمْ عُلَمَاءُ، جَاءَ تِ الّتِيْ أَبُوْهَا عَالِمٌ، جَاءَ تِ اللَّتَانِ أَبَوَاهُمَا عَالِمَانِ، جَاءَ تِ اللَّاتِيْ اٰباؤُهُنَّ عُلَمَاءُ۔

اسم فعل کا بیان

اسم فعل وہ اسم ہے جو فعل کے معنی دیتا ہے۔ اسم فعل دو طرح کے ہیں:

۱۔ جو امر حاضر کے معنی دیتے ہیں۔ ۲۔ جو فعل ماضی کے معنی دیتے ہیں۔

---

[1] ما کی مثال ﴿مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ﴾ (جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ ختم ہو جائے گا اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ دائم رہے گا)، مَنْ کی مثال ﴿مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا﴾ (جو شخص نیکی لاوے گا سو اس کو اس سے بہتر ملے گا)۔ ال موصولہ کی مثالیں جَاءَ الضَّارِبُ زيدًا (زید کو مارنے والا آیا)، قَامَ الْمَضْروبُ غُلَامُهٗ (وہ آدمی کھڑا ہوا جس کا غلام پیٹا گیا)۔ اس ال کا صلہ خود اسمِ فاعل اور اسم مفعول ہوتے ہیں۔ اور أَيٌّ اور أَيَّةٌ معرب ہیں اور لازم الاضافت ہیں مذکر مضاف الیہ کے لیے أي اور مؤنث کے لیے أي اور أيّة دونوں درست ہیں۔ جیسے: أَيُّ كِتَابٍ فِيْ يَدِكَ؟ أَيَّةُ قَلَنْسُوَةٍ رَخِيْصَةٌ؟ ﴿بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ﴾

[2] جَاءَ فعل، الذي اسم موصول، أَبو ہ مرکب اضافی مبتدا، عالم خبر، پھر جملہ اسمیہ خبریہ صلہ پھر موصول صلہ مل کر جاء کا فاعل۔

Www.IslamicBooks.Website

اسمائے افعال بمعنی امر:

۱۔رُوَيْدَ (مہلت دے)۔جیسے: رُوَيْدَ زيدًا (زید کو جانے دے)۔ ۲۔دُوْنَكَ (لے)۔ جیسے: دُوْنَكَ اللَّبَنَ (دودھ لے)۔۳۔عَلَيْكَ (لازم پکڑ)۔جیسے: عَلَيْكَ الرِّفْقَ (نرمی لازم پکڑ)۔۴۔هَا (لے)۔جیسے هَا زَيْدًا (زید کو پکڑ)۔یہ چاروں اسم کو نصب دیتے ہیں۔ ۵۔هَلُمَّ (آ)۔۶۔ مَهْ (رک)۔ ۷۔صَهْ (چپ)۔ان تینوں میں فاعل کی ضمیر أَنْتَ مستتر ہے۔

اسمائے افعال بمعنی فعل ماضی:

۱۔هَيْهَات (دور ہوا)۔جیسے: هَيْهَاتَ زَيْدٌ (زید دور ہوا)۔۲۔شَتَّانَ (جدا ہوا)۔جیسے: شَتَّانَ زَيْدٌ وعَمْرٌو (زید اور عمرو الگ الگ ہوئے) ۳۔سَرْعَانَ (جلدی کی)۔جیسے: سَرْعَانَ زَيْدٌ (زید نے جلدی کی)۔یہ تینوں اسم کو رفع دیتے ہیں۔

الدرسُ العشرون

اسم صوت کا بیان

اسم صوت وہ اسم ہے جس سے کسی جانور کی یا کسی بے جان چیز کی آواز کی نقل کی جائے یا اس کے ذریعہ کسی جانور کو بلایا جائے۔جیسے: غَاق غَاق (کوّے کی آواز کی نقل)، أُحْ أُحْ (کھانسنے کی آواز)، نَخَّ نَخَّ (اونٹ کو بٹھانے کے لیے بولتے ہیں)۔

اسم ظرف کا بیان

اسم ظرف وہ اسم ہے جو کام کے زمانہ پر یا جگہ پر دلالت کرے۔ظرف کی دو قسمیں ہیں: ظرفِ زمان اور ظرفِ مکان۔

چند ظرفِ زمان: إِذْ (جب)، إِذَا (جب)، مَتىٰ (جب)، أَيَّانَ (کب)، أَمْسِ (گزشتہ کل)، مُذْ مُنْذُ (سے)، قَبْلُ (پہلے)، بَعْدُ (بعد میں)، قَطُّ (کبھی نہیں)۔جیسے: مَا ضَرَبْتُهٗ قَطُّ (میں نے اس کو کبھی نہیں مارا)۔

Www.IslamicBooks.Website

چند ظرفِ مکان: حَیْثُ (جہاں)، أَیْنَ (کہاں)، عِنْدَ (پاس)، لَدٰی (پاس)، لَدُنْ (پاس)، قُدَّامَ (آگے)، خَلْفَ (پیچھے)، تَحْتَ (نیچے)، فَوْقَ (اوپر)۔

اسم کنایہ کا بیان

اسم کنایہ وہ اسم ہے جس سے کسی مبہم چیز کو تعبیر کیا جائے۔ یہ چار لفظ ہیں:

کَمْ (کتنا)، کَذَا (اتنا)، کَیْتَ (ایسا)، ذَیْتَ (ایسا)۔

اوّل دو مبہم عدد کے لیے ہیں اور آخری دو مبہم بات کے لیے ہیں۔ جیسے: کَمْ دِرْهَمًا عِنْدَكَ؟ (آپ کے پاس کتنے روپے ہیں؟)۔ قَبَضْتُ کَذَا وَ کَذَا دِرْهَمًا (میں نے اتنے اور اتنے روپے وصول کیے)۔ قَالَ فُلَانٌ کَیْتَ وَ کَیْتَ / ذَیْتَ وَ ذَیْتَ (فلاں نے ایسا ایسا کہا)۔

کَمْ کی دو قسمیں ہیں خبریہ اور استفہامیہ۔

۱۔ **کَم خبریہ** عدد کی خبر دیتا ہے، اور اس کے معنی ہیں (بہت)۔ جیسے: ﴿کَمْ مِّنْ قَرْیَةٍ اَهْلَکْنٰهَا﴾ (بہت سی بستیاں ہیں جن کو ہم نے ہلاک کر دیا)۔

۲۔ **کَمْ استفہامیہ** کے ذریعہ عدد دریافت کیا جاتا ہے اور اس کے معنی ہیں (کتنے)۔ جیسے: کَمْ دِرْهَمًا عِنْدَكَ؟ (آپ کے پاس کتنے روپے ہیں؟)۔

قاعدہ: کَمْ استفہامیہ کی تمیز ہمیشہ مفرد منصوب ہوتی ہے اور کَمْ خبریہ کی تمیز کبھی مفرد ہوتی ہے اور کبھی جمع اور مجرور ہوتی ہے۔ جیسے: کَمْ رَجُلٍ / رِجَالٍ عِنْدِيْ (میرے پاس بہت سے مرد ہیں)۔

مشقی سوالات

۱۔ ضمیر کی تعریف کرو۔ کل ضمیریں کتنی ہیں؟
۲۔ ضمیروں کی کتنی قسمیں ہیں؟
۳۔ ضمیر مرفوع متّصل کس کو کہتے ہیں؟
۴۔ ضمائر مرفوع متّصل بیان کرو۔
۵۔ ضمیر مرفوع منفصل کس کو کہتے ہیں؟
۶۔ ضمائر مرفوع منفصل بیان کرو۔
۷۔ ضمیر منصوب متّصل کس کو کہتے ہیں؟
۸۔ ضمائر منصوب متّصل بیان کرو۔

Www.IslamicBooks.Website

۹۔ ضمیر منصوب منفصل کس کو کہتے ہیں؟ ۱۰۔ ضمائر منصوب منفصل بیان کرو۔
۱۱۔ ضمیر مجرور متّصل کس کو کہتے ہیں؟ ۱۲۔ ضمائر مجرور متّصل بیان کرو۔
۱۳۔ ماضی کے کن صیغوں میں ضمیر مستتر ہوتی ہے؟
۱۴۔ مضارع کے کن صیغوں میں ضمیر مستتر ہوتی ہے؟
۱۵۔ امر کے کس صیغہ میں ضمیر مستتر ہوتی ہے؟ ۱۶۔ ن وقایہ کس کو کہتے ہیں؟
۱۷۔ ن وقایہ کہاں لانا ضروری ہے؟ ۱۸۔ مرجع کس کو کہتے ہیں؟
۱۹۔ مرجع کس ضمیر کا ہوتا ہے؟ ۲۰۔ ضمیر شان کس کو کہتے ہیں؟ مثال بھی دو۔
۲۱۔ ضمیر قصہ کس کو کہتے ہیں؟ مثال بھی دو۔
۲۲۔ ضمیر فصل کس کو کہتے ہیں؟ مثال بھی بیان کرو۔
۲۳۔ ضمیر پہلے اور مرجع بعد میں ہو تو اس کا کیا نام ہے؟
۲۴۔ اسمِ اشارہ کی تعریف بیان کرو۔ ۲۵۔ اسمائے اشارہ بیان کرو۔
۲۶۔ اسمِ اشارہ اور مشار الیہ کا اعراب کیا ہے؟
۲۷۔ اسمِ اشارہ اور مشار الیہ میں کن باتوں میں یکسانیت ضروری ہے؟
۲۸۔ اسم موصول کی تعریف بیان کرو۔ ۲۹۔ صلہ کس کو کہتے ہیں؟
۳۰۔ عائد کس کو کہتے ہیں؟ ۳۱۔ اسمائے موصولہ بیان کرو۔
۳۲۔ اسم موصول اور عائد میں کن باتوں میں یکسانیت ضروری ہے؟
۳۳۔ اسمِ فعل کی تعریف بیان کرو۔ ۳۴۔ اسمائے افعال بمعنی امر کیا ہیں؟
۳۵۔ اسمائے افعال بمعنی ماضی کیا ہیں؟ ۳۶۔ اسمِ صوت کی تعریف مع امثلہ بیان کرو۔
۳۷۔ ظروفِ زمان بیان کرو۔ ۳۸۔ ظروفِ مکان بیان کرو۔
۳۹۔ اسم کنایہ کی تعریف بیان کرو۔ ۴۰۔ اسمائے کنایہ مع استعمال بیان کرو۔
۴۱۔ کَمْ کی کتنی قسمیں ہیں؟ ۴۲۔ کَم خبریہ کس مقصد کے لیے ہے؟
۴۳۔ کَمْ استفہامیہ کس مقصد کے لیے ہے؟ ۴۴۔ کَمْ خبریہ اور استفہامیہ کی تمیز کیسی ہوتی ہے؟

Www.IslamicBooks.Website

الدرسُ الواحد والعشرون

غیر منصرف کا بیان

اسم معرب کی دو قسمیں ہیں: منصرف اور غیر منصرف

۱۔ **منصرف** وہ اسم ہے جس میں غیر منصرف ہونے کے اسباب نہ پائے جاتے ہوں۔ جیسے: قَلَمٌ، کِتَابٌ۔ منصرف پر تینوں حرکتیں اور تنوین آ سکتی ہیں۔

۲۔ **غیر منصرف** وہ اسم ہے جس میں منع صرف کے نو اسباب میں سے کم از کم دو سبب پائے جاتے ہوں یا ایک ایسا سبب پایا جاتا ہو جو دو سببوں کے قائم مقام ہو۔ جیسے: عُمرُ، زینبُ، مساجدُ وغیرہ۔ غیر منصرف پر کسرہ اور تنوین نہیں آ سکتے، کسرہ کی جگہ فتحہ آتا ہے۔

غیر منصرف کے نو اسباب یہ ہیں: عدل، وصف، تانیث، معرفہ، عُجمہ، جمع، ترکیب، الف نون زائدتان، وزنِ فعل۔

عدل کا بیان

① **عدل** کسی اسم کا اپنے اصلی صیغہ سے نکل کر دوسرے صیغہ میں چلا جانا ہے۔ جیسے: عامِر سے عُمَر اور ثلاثۃٌ ثلاثۃٌ سے ثُلاثُ بن گیا ہے۔

عدل کی دو قسمیں ہیں: عدل تحقیقی اور عدل تقدیری۔

۱۔ **عدلِ تحقیقی** وہ ہے جس میں اسم معدول کی واقعی کوئی اصل ہو۔ جیسے: ثُلاثُ کے معنی ہیں (تین تین) پس معلوم ہوا کہ اس کی اصل ثلاثۃٌ ثلاثۃٌ ہے۔

۲۔ **عدل تقدیری** یہ ہے کہ اسمِ معدول کی واقعی کوئی اصل نہ ہو۔ جیسے: عُمَر اور زُفَرُ کو عرب غیر منصرف پڑھتے ہیں اور ان میں علمیت (معرفہ) کے علاوہ کوئی سبب نہیں ہے، اس لیے ان کو عَامِرُ اور زَافِرُ سے معدول مانا گیا ہے۔

قاعدہ: عدل کے چھ وزن ہیں: ثُلَاثُ، مَثْلَثُ، عُمَرُ، سَحَرُ، أَمْسِ، حَذَامِ۔ تفصیل یہ ہے:

۱۔ فُعَالُ۔ جیسے: ثُلَاثُ (تین تین)، رُبَاعُ (چار چار)۔ ۲۔ مَفْعَلُ۔ جیسے: مَثْلَثُ (تین

تین)، مَرْبَعُ (چار چار)۔ ۳۔ فُعَلُ۔ جیسے: عُمَرُ، زُفَرُ (نام ہیں)۔ ۴۔ فَعَلُ۔ جیسے: سَحَرُ (معین دن کا صبح سے کچھ پہلے کا وقت)۔ ۵۔ فَعْلِ۔ جیسے: أَمْسِ (گزشتہ کل)۔ ۶۔ فَعَالِ۔ جیسے: قَطَامِ،[۱] حَذَامِ (عورتوں کے نام)۔

الدرس الثاني والعشرون

وصف کا بیان

(۲) وصف[۲] کے معنی ہیں حالت۔ اور اسمِ وصف وہ اسم ہے جس سے ذات کے علاوہ کوئی حالت بھی سمجھ میں آئے۔ جیسے: أَحْمَرُ (سرخ)، أَسْوَدُ (سیاہ)، أَرْقَمُ (چتکبرا)، سَكْرَانُ (مدہوش)۔

قاعدہ: غیر منصرف کا سبب وہ اسم وصف ہے جو اصل بناوٹ میں صفتی معنی کے لیے ہو، خواہ بعد میں وہ صفتی معنی اس میں باقی رہے ہوں یا نہ رہے ہوں۔ پس أسود اور أرقم اگرچہ بعد میں سانپوں کے نام ہو گئے ہیں مگر چوں کہ اصل بناوٹ میں صفتی معنی کے لیے ہیں، اس لیے غیر منصرف ہیں۔

قاعدہ: جو اسم اصل بناوٹ میں صفتی معنی کے لیے نہ ہو بلکہ صفتی معنی اس میں عارضی طور پر پیدا ہو گئے ہوں اس کا اعتبار نہیں۔ جیسے: مَرَرْتُ[۳] بِنِسْوَةٍ أَرْبَعٍ میں أَرْبَعٍ، نِسْوَة کی صفت ہے۔ اور اس میں دوسرا سبب وزن فعل بھی ہے، مگر چوں کہ وہ اصل بناوٹ میں عدد کے لیے ہے اس لیے منصرف ہے۔

تانیث کا بیان

(۳) تانیث یعنی اسم کا مؤنث ہونا بھی غیر منصرف کا سبب ہے۔ پھر تانیث بالالف کے لیے

---

[۱] قَطَامِ، حَذَامِ اہلِ حجاز کے نزدیک کسرہ پر مبنی ہیں غیر منصرف نہیں ہیں اور بنو تمیم ان میں عدل مانتے ہیں اور غیر منصرف پڑھتے ہیں، اسی طرح أَمْسِ کو بھی بنو تمیم حالتِ رفعی میں غیر منصرف مانتے ہیں۔

[۲] وصف اور صفت ایک ہی ہیں اور دونوں کے معنی ہیں حالت۔ [۳] گزرا میں چار عورتوں کے پاس سے۔

Www.IslamicBooks.Website

(خواہ وہ الف ممدودہ ہو یا الف مقصورہ) کوئی شرط نہیں اور تانیث بالتاء کے لیے علمیت شرط ہے، اور تانیث معنوی میں علمیت کے علاوہ یہ بھی شرط ہے کہ

ا۔ کلمہ میں تین حرف سے زائد ہوں۔ جیسے: زینب، مریم۔

۲۔ اور اگر کلمہ تین حرفی ہو تو درمیانی حرف متحرک ہو۔ جیسے: سقَرُ (دوزخ)۔

۳۔ اور اگر درمیانی حرف ساکن ہو تو ضروری ہے کہ عجمی زبان کا لفظ ہو۔ جیسے: مَاہ، جُوْر (دو شہروں کے نام)۔ اور اگر عربی زبان کا لفظ ہو۔ جیسے: هِـنْـدٌ (عورت کا نام) تو اس کو منصرف اور غیر منصرف دونوں طرح[1] پڑھ سکتے ہیں۔

الدرس الثالث والعشرون

معرفہ کا بیان

④ **معرفہ** وہ اسم ہے جو متعیّن چیز پر دلالت کرے۔ ایسے اسما سات ہیں مگر غیر منصرف کے اسباب میں صرف علمیت معتبر ہے۔ باقی چھ قسمیں غیر منصرف کا سبب نہیں ہیں، اس لیے معرفہ اور علمیت (نام ہونا) دونوں کا ایک ہی مطلب ہے۔

قاعدہ: معرفہ اور وصف ایک ساتھ جمع نہیں ہو سکتے اور باقی اسباب کے ساتھ معرفہ جمع ہو سکتا ہے۔

عجمہ کا بیان

⑤ **عجمہ** کے معنی ہیں غیر عربی زبان کا لفظ ہونا۔ عجمہ کے لیے بھی علمیت[2] شرط ہے اور یہ بھی شرط ہے کہ

---

[1] منصرف بایں وجہ پڑھ سکتے ہیں کہ امورِ ثلاثہ جو حتمی طور پر غیر منصرف ہونے کے لیے ضروری ہیں وہ نہیں پائے جا رہے ہیں، اور غیر منصرف اس لیے پڑھ سکتے ہیں کہ وہ سبب موجود ہیں۔

[2] یعنی ضروری ہے کہ وہ عجمی زبان میں عَلَم ہو، یا عجمی زبان سے بعینہٖ نقل کر کے نام رکھا گیا ہو۔ جیسے: قالون رومی زبان میں بمعنی عمدہ ہے اس کو بعینہٖ نقل کر کے ایک قاری صاحب کا نام رکھا گیا۔

Www.IslamicBooks.Website

۱۔ کلمہ میں تین سے زیادہ حرف ہوں۔ جیسے: إبراهيم۔

۲۔ اور اگر کلمہ تین حرفی ہو تو درمیانی حرف متحرک ہو۔ جیسے: شَتَرُ (ایک قلعہ کا نام)۔

فائدہ: لِجَامٌ (لگام کی عربی) منصرف ہے کیوں کہ یہ نام نہیں ہے، اگر چہ چار حرفی ہے اور نوح، لوط بھی منصرف ہیں، کیوں کہ درمیانی حرف ساکن ہے۔

جمع کا بیان

⑥ جمع یعنی اسم کا منتہی الجُموع کے وزن پر ہونا۔ وہ دو وزن ہیں:

۱۔ مَفَاعِلُ: یعنی شروع میں دو حرف مفتوح ہوں (م ہونا ضروری نہیں) اور تیسری جگہ الف ہو اور اس کے بعد دو حرف ہوں، خواہ متحرک ہوں یا مدغم۔ جیسے: مَسَاجِد[۱]، دَوَابّ (چوپائے)۔

۲۔ مَفَاعِيلُ یعنی شروع میں دو حرف مفتوح ہوں (م ہونا ضروری نہیں) اور تیسری جگہ الف ہو اور اس کے بعد تین حرف ہوں اور درمیانی حرف ساکن ہو۔ جیسے: مَصَابِيح[۲] (چراغ)۔

قاعدہ: اگر جمع کے آخر میں ۃ آسکتی ہو تو وہ غیر منصرف نہ ہوگی۔ جیسے: صَيَاقِلَةٌ[۳] (تلواروں کو تیز کرنے والے)۔

فائدہ: جمع منتہی الجموع دو سببوں کے قائم مقام ہے۔

الدرس الرابع والعشرون

ترکیب کا بیان

⑦ ترکیب سے مرکب منع صرف مراد ہے، یعنی دو کلموں کو اسناد اور اضافت کے بغیر ملا دینا اور

---

[۱] دوسری مثالیں: جَوَاهِر (موتی)، دَرَاهِم (چاندی کے روپے)، ضَوارِبُ (پست جگہ)۔

[۲] دوسری مثالیں: دَنَانِير (سونے کے روپے)۔ قَنَادِيْلُ (قندیلیں)، عَصَافِيْر (چڑیاں)، قَرَاطِيس (کاغذ)۔ [۳] دوسری مثالیں: بَرَامِكَةٌ (ایک خاندان)، صَيَارِفَةٌ (صَرّاف، روپے پیسے کی تجارت کرنے والے)، أَشَاعِرَة، عباقرة۔

Www.IslamicBooks.Website

دوسرا کلمہ نہ تو صوت ہو نہ حرف کو متضمن ہو۔ جیسے: بَعْلَبَكَّ، حَضرَ مَوْتَ، مَعْدِ یْکَرِبَ۔

قاعدہ: ترکیب کے سبب بننے کے لیے علمیت شرط ہے۔

الف نون زائدتان کا بیان

⑧ **الف نون زائدتان** یعنی اسم کے آخر میں زائد الف اور نون کا ہونا اگر یہ الف نون اسم ذات [1] کے آخر میں ہوں تو علمیت شرط ہے۔ جیسے: عثمان، سلمان۔ اور اگر اسم صفت [2] کے آخر میں ہوں تو یہ شرط ہے کہ اس کا مؤنث فعلَانَةٌ کے وزن پر نہ آئے۔ جیسے: سَکْرانُ۔ [3]

فائدہ: عُرْیَانٌ اور نَدْمَانٌ منصرف ہیں کیوں کہ ان کے مؤنث عُرْیَانَةٌ اور نَدْمَانَةٌ آتے ہیں۔

وزنِ فعل کا بیان

⑨ **وزنِ فعل** کا مطلب ہے اسم کا فعل کے وزن پر ہونا۔ اور فعل کے اوزان میں سے تین قسم کے وزنوں کا اعتبار ہے:

۱۔ **فعل کا مخصوص وزن** یعنی فعل کا وہ وزن جو اسم میں شاذ و نادر ہی پایا جاتا ہو، ایسے وزن دو ہیں: فعَّلَ۔ جیسے: کَلَّمَ، اور فُعِلَ۔ جیسے: ضُرِبَ۔

۲۔ **فعل میں زیادہ تر استعمال ہونے والا وزن:** یہ ثلاثی مجرد کا فعلِ امر کا وزن ہے یعنی اُفْعُلْ۔

۳۔ **فعل مضارع کا وزن** یعنی وہ لفظ جس کے شروع میں حروفِ أَتَیْنَ میں سے کوئی حرف ہو۔ جیسے: یَزِیْدُ، تَغْلِبُ، أَحْمَدُ۔

---

[1] اسمِ ذات وہ اسم ہے جو محض کسی ذات پر دلالت کرے، حالت پر دلالت نہ کرے۔ جیسے: کِتَاب، جِدَار، بیت، أحمد، محمد وغیرہ۔

[2] اسمِ صفت وہ اسم ہے جو ذات کے ساتھ حالت پر بھی دلالت کرے۔ جیسے: سکران (مدہوش، شراب پیا ہوا)، عَطْشَان (پیاسا)، غَضْبَان (غضبناک)، رَحْمٰن (مہربان)، عریان (ننگا)، نَدْمَان (پشیمان)۔

[3] سکران کا مؤنث سکریٰ (مدہوش عورت)، عَطْشَان کا عطشیٰ، غَضْبَان کا غَضْبیٰ آتا ہے، اور رحمٰن کا مؤنث کچھ نہیں آتا اور فعلانۃ کا مطلب یہ ہے کہ وہ ۃ کو قبول نہ کرے تا کہ تانیث بالالف کی مشابہت باقی رہے اور ف پر خواہ فتحہ ہو یا ضمّہ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

Www.IslamicBooks.Website

اس تیسرے وزن کے لیے شرط یہ ہے کہ اس کے آخر میں ۃ نہ آسکتی ہو۔ پس یَعْمَلٌ اور نَصِیْرٌ منصرف ہیں کیوں کہ ان کا مؤنث یَعْمَلَةٌ اور نَصِیْرَةٌ آتا[1] ہے۔

الدرسُ الخامسُ والعشرون

قواعد غیر منصرف

قاعدہ (۱): غیر منصرف پر کسرہ اور تنوین نہیں آتے، کسرہ کی جگہ فتحہ آتا ہے۔

قاعدہ (۲): جب غیر منصرف پر ال آئے یا اس کی دوسرے اسم کی طرف اضافت کی جائے تو حالتِ جری میں کسرہ آسکتا ہے البتہ تنوین نہیں آسکتی، کیوں کہ معرّف باللام پر اور مضاف پر تنوین نہیں آتی۔ جیسے: فِي الْمَسَاجِدِ، ﴿فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ۝﴾ (بہترین سانچے میں)۔

قاعدہ (۳): غیر منصرف کے پانچ اسباب میں علمیت شرط ہے، یعنی وہ اسباب جب نام ہوں گے تبھی سبب ہوں گے۔ وہ پانچ اسباب یہ ہیں:

۱۔ تانیث بالتاء۔ ۲۔ مؤنث معنوی۔ ۳۔ عجمہ۔ ۴۔ ترکیب۔ ۵۔ الف نون زائدتان۔

قاعدہ (۴): غیر منصرف کے دو سببوں میں علمیت شرط تو نہیں ہے مگر ان کے ساتھ جمع ہو سکتی ہے۔ وہ یہ ہیں: ۱۔ عدل۔ ۲۔ وزنِ فعل۔

قاعدہ (۵): غیر منصرف کے جن پانچ اسباب میں علمیت شرط ہے اگر ان کو نکرہ بنا دیا جائے تو وہ منصرف[2] ہوں گے۔ جیسے: رُبَّ فَاطِمَةٍ / زَیْنَبٍ / إِبْرَاهِیْمٍ / مَعْدِ یْکَرِبٍ / عِمْرَانٍ (بہت سی فاطمائیں الخ)

قاعدہ (۶): غیر منصرف کے جن دو سببوں میں علمیت شرط نہیں مگر جمع ہوتی ہے ان کو اگر نکرہ بنا دیا جائے تو وہ بھی منصرف[3] ہو جائیں گے۔ جیسے: رُبَّ عُمَرٍ / أَحْمَدٍ (بہت سے عمر/ بہت سے احمد)۔

---

[1] جیسے: ناقة يعملة (کام میں استعمال ہونے والی اونٹنی)، امرأة نصيرة (مددگار عورت)۔

[2] کیوں کہ اب ان میں غیر منصرف کا کوئی سبب باقی نہ رہے گا اس لیے کہ دوسرا سبب علمیت کی شرط کے ساتھ ہی سبب تھا۔ [3] کیوں کہ اب ان میں غیر منصرف کا صرف ایک سبب باقی رہے گا جو کافی نہیں۔

Www.IslamicBooks.Website

قاعدہ (۷): تانیث بالالف اور جمع منتہی الجموع دوسببوں کے قائم مقام ہیں۔

مشقی سوالات

۱۔اسمِ معرب کی کتنی قسمیں ہیں؟
۲۔منصرف کی تعریف مع مثال بیان کرو۔
۳۔غیر منصرف کی تعریف بیان کرو۔
۴۔غیر منصرف کے نو اسباب کیا ہیں؟
۵۔عدل کی تعریف مع مثال بیان کرو۔
۶۔عدل کی کتنی قسمیں ہیں؟
۷۔عدلِ تحقیقی کی تعریف مع مثال بیان کرو۔
۸۔عدلِ تقدیری کی تعریف مع مثال بیان کرو۔
۹۔عدل کے چھ وزن کیا ہیں۔
۱۰۔وصف کا کیا مطلب ہے؟
۱۱۔اسم صفت کی تعریف مع مثال بیان کرو۔
۱۲۔غیر منصرف کا سبب کون سا وصف ہے؟
۱۳۔کون سا وصف غیر منصرف کا سبب نہیں ہے؟
۱۴۔تانیث کا کیا مطلب ہے؟
۱۵۔تانیث بالالف کے لیے کیا شرط ہے؟
۱۶۔تانیث معنوی کے لیے کیا شرطیں ہیں؟
۱۷۔هِندٌ منصرف ہے یا غیر منصرف؟
۱۸۔معرفہ کا کیا مطلب ہے؟
۱۹۔کون سا معرفہ غیر منصرف کا سبب ہے؟
۲۰۔عجمہ کے کیا معنی ہیں؟
۲۱۔عجمہ کے لیے کیا شرائط ہیں؟
۲۲۔لِجَام، نُوح اور لُوط منصرف ہیں یا غیر منصرف؟
۲۳۔جمع منتہی الجموع کے کتنے وزن ہیں؟
۲۴۔مفاعل سے کیا مراد ہے؟
۲۵۔مفاعیل سے کیا مراد ہے؟
۲۶۔صَیَاقِلَةٌ منصرف ہے یا غیر منصرف؟
۲۷۔ترکیب سے کیا مراد ہے؟
۲۸۔ترکیب کے لیے کیا شرط ہے؟
۲۹۔الف نون زائدتان کا کیا مطلب ہے؟
۳۰۔اسمِ ذات میں الف نون ہوں تو کیا شرط ہے؟
۳۱۔اسمِ وصف میں الف نون ہوں تو کیا شرط ہے؟
۳۲۔وزنِ فعل کا کیا مطلب ہے؟
۳۳۔فعل کے کون سے وزن معتبر ہیں؟
۳۴۔غیر منصرف کے ساتوں قاعدے بیان کرو۔

Www.IslamicBooks.Website

الدرس السادس والعشرون

فاعل کا بیان

فاعل وہ اسم ہے جس کی طرف کسی فعل یا شبہ فعل[۱] کی نسبت کی گئی ہو اور وہ فعل یا شبہ فعل اس اسم کے ذریعہ وجود میں آیا ہو۔ جیسے: قَامَ زَیْدٌ اور قِیَامُ زَیْدٍ میں زید کی طرف فعل قَامَ اور مصدر قیام کی نسبت کی گئی ہے اور کھڑا ہونا زید کے ذریعہ وجود میں آیا ہے اس لیے زید فاعل ہے۔

فاعل ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے اور فاعل کبھی اسمِ ظاہر ہوتا ہے، جیسے: قَامَ زَیْدٌ، اور کبھی ضمیر ہوتا ہے۔ جیسے: زَیْدٌ قَامَ۔ پھر ضمیر کبھی بارز ہوتی ہے، جیسے: کَتَبْتُ بِالْقَلَمِ، اور کبھی مستتر ہوتی ہے۔ جیسے: زَیْدٌ نَصَرَ عَمْرًا۔

قاعدہ: جب فاعل اسمِ ظاہر ہو تو فعل ہمیشہ مفرد آئے گا۔ جیسے: قام الرجل/ الرجلانِ/ الرجالُ۔

قاعدہ: جب فاعل ضمیر ہو تو مفرد، تثنیہ اور جمع ہونے میں فعل اور فاعل یکساں ہوں گے۔ جیسے: الرَّجُل قَامَ. الرَّجلان قَامَا، الرجَالُ قَامُوْا۔

قاعدہ: دو صورتوں میں فعل کو مؤنث لانا ضروری ہے:

۱۔ جب فاعل اسمِ ظاہر مؤنث حقیقی[۲] ہو اور فعل فاعل میں فصل نہ ہو۔ جیسے: قَامَتْ فَاطِمَةُ۔

۲۔ جب فاعل مؤنث کی طرف لوٹنے والی ضمیر ہو۔ جیسے: زینبُ قامتْ، الشمسُ طلعتْ۔

قاعدہ: تین صورتوں میں فعل کو مذکر اور مؤنث دونوں طرح لا سکتے ہیں:

۱۔ جب فاعل اسمِ ظاہر مؤنث حقیقی ہو، اور فعل فاعل کے درمیان فصل ہو۔ جیسے: قَرأَ/ قَرأَتِ

---

[۱] شبہ فعل پانچ ہیں: اسمِ فاعل، اسمِ مفعول، اسم تفضیل، صفت مشبہ اور مصدر۔ یہ سب فعل کی طرح عمل کرتے ہیں اور عام طور پر اپنے پہلے معمول کی طرف مضاف ہوتے ہیں۔ جیسے: قِیَامُ زَیْدٍ میں مصدر فاعل کی طرف مضاف ہے۔ [۲] مؤنث حقیقی وہ ہے جس کے مقابل نر جان دار ہو۔

Www.IslamicBooks.Website

الیومَ زینبُ۔

۲۔ جب فاعل اسمِ ظاہر مؤنث غیر حقیقی ہو۔ جیسے: طَلَعَ / طَلَعَتِ الشَّمْسُ۔

۳۔ جب فاعل جمع مکسر ہو۔ جیسے: قَامَ/ قَامَتِ الرِّجَالُ۔

قاعدہ: جب فاعل جمع مکسر کی طرف لوٹنے والی ضمیر ہو تو فعل کو واحد مؤنث اور جمع مذکر دونوں طرح لا سکتے ہیں۔ جیسے: الرِّجَالُ قَامُوْا / قَامَتْ۔

الدَّرسُ السابع والعشرون

فاعل کے باقی قاعدے

قاعدہ: فاعل عام طور پر مفعول سے پہلے آتا ہے مگر کبھی بعد میں بھی آتا ہے۔ جیسے: ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا کہنا بھی درست ہے اور ضَرَبَ عَمْرًا زَیْدٌ کہنا بھی۔

قاعدہ: تین صورتوں میں فاعل کو مفعول بہٖ سے پہلے لانا واجب ہے:

۱۔ جب فاعل اور مفعول دونوں اسم مقصور ہوں اور اشتباہ کا[۱] اندیشہ ہو۔ جیسے: ضربَ موسیٰ عیسیٰ (موسیٰ نے عیسیٰ کو مارا)۔

۲۔ جب فاعل ضمیر مرفوع متّصل ہو۔ جیسے: ضَرَبْتُ زَیْدًا۔

۳۔ جب مفعول اِلَّا کے بعد آئے یعنی مفعول کا حصر کرنا مقصود ہو۔ جیسے: مَا ضَرَبَ زیدٌ اِلَّا عَمْرًا (زید نے عمرو ہی کو مارا)۔

نائب فاعل کا بیان

کبھی فعل کا فاعل معلوم نہیں ہوتا یا اس کا تذکرہ مناسب نہیں ہوتا تو فاعل کو حذف کر کے مفعول بہٖ کی طرف فعل کی نسبت کرتے ہیں، ایسے فعل کو فعلِ مجہول اور اس کے مفعول بہٖ

[۱] اگر اشتباہ کا اندیشہ نہ ہو تو تقدیم واجب نہیں۔ جیسے: أَكَلَ موسیٰ الكُمَّثْرىٰ میں ناسپاتی مفعول ہی ہوسکتی ہے خواہ پہلے آئے یا بعد میں۔

Www.IslamicBooks.Website

کو نائب فاعل اور مَفْعُوْل مَا لَمْ يُسَمَّ فاعِلُهٗ کہتے ہیں۔

نائب فاعل بھی فاعل کی طرح مرفوع ہوتا ہے اور تمام احکام میں فاعل کی طرح ہوتا ہے۔ ذیل کی مثالوں میں فاعل کے قواعد جاری کرو۔

ضُرِبَ زَيْدٌ (نائب فاعل اسمِ ظاہر ہے)، زَيْدٌ ضُرِبَ (نائب فاعل ضمیر مستتر ہے)

ضُرِبْتُ، ضُرِبَ الرَّجُلُ/ الرَّجُلَانِ/ الرِّجَالُ، الرَّجُلُ ضُرِبَ، الرَّجُلَانِ ضُرِبَا، الرِّجَالُ ضُرِبُوْا، ضُرِبَتْ فَاطِمَةُ، زَيْنَبُ ضُرِبَتْ، الشَّمْسُ كُسِفَتْ، ضُرِبَ/ ضُرِبَتِ الْيَوْم زَيْنَبُ، كُسِفَ / كُسِفَتِ الشمسُ، ضُرِبَ / ضُرِبَتِ الرجال، الرِّجَالُ ضُرِبُوْا/ ضُرِبَتْ.

الدَّرسُ الثامنُ و العشرون

مبتدا اور خبر کا بیان

مبتدا جملہ اسمیہ کا وہ جزو ہے جس کے بارے میں کوئی اطلاع دی گئی ہو۔

خبر جملہ اسمیہ کا وہ جزو ہے جس کے ذریعہ مبتدا کے بارے میں کوئی اطلاع دی گئی ہو۔ جیسے: زَيْدٌ قَائِمٌ میں زید مبتدا ہے کیوں کہ اس کے بارے میں کھڑے ہونے کی خبر دی گئی ہے، اور قَائِمٌ خبر ہے، کیوں کہ کھڑے ہونے کی زید کے بارے میں اطلاع دی گئی ہے۔

فائدہ: مبتدا کو مسند الیہ اور خبر کو مسند بھی کہتے ہیں۔

قاعدہ: مبتدا اور خبر دونوں مرفوع ہوتے ہیں اور ان کو عاملِ معنوی رفع دیتا ہے۔ اور عامل معنوی عواملِ لفظیہ سے خالی ہونے کا نام ہے۔

قاعدہ: مبتدا اکثر معرفہ اور خبر اکثر نکرہ ہوتی ہے۔ جیسے: زَيْدٌ قَائِمٌ۔

قاعدہ: جب نکرہ میں کچھ تخصیص پیدا ہو جائے تو وہ مبتدا بن سکتا ہے۔ جیسے: طَالِبٌ مُجْتَهِدٌ نَاجِحٌ میں طالب کی صفت مجتہد لائی گئی ہے جس سے نکرہ میں تخصیص پیدا ہوگئی ہے یعنی وہ بالکل عام نہیں رہا، اس لیے اس کا مبتدا بننا درست ہوا۔

Www.IslamicBooks.Website

قاعدہ: خبر عموماً مفرد ہوتی ہے مگر کبھی جملہ بھی خبر بنتا ہے۔ جیسے: زَيْدٌ أَبُوْهُ قَائِمٌ (زید کا باپ کھڑا ہے)۔

قاعدہ: جب خبر جملہ ہو تو اس میں ایک ضمیر[۱] ضروری ہے جو مبتدا کی طرف لوٹے، خواہ وہ ضمیر بارز ہو یا مستتر۔ جیسے: زَيْدٌ أَبُوْهُ قَائِمٌ اور زَيْدٌ[۲] قَامَ۔

قاعدہ: ایک مبتدا کی چند خبریں آ سکتی ہیں۔ جیسے: زَيْدٌ[۳] عَاقِلٌ، عَالِمٌ، فَاضِلٌ۔

قاعدہ: جب قرینہ پایا جائے تو مبتدا کو حذف کرنا جائز ہے۔ جیسے: اَلْهِلَالُ[۴] وَاللّٰهِ! (چاند، بخدا!)

قاعدہ: جب قرینہ پایا جائے تو خبر کو حذف کرنا بھی جائز ہے۔ جیسے: خَرَجْتُ[۵] فَإِذَا السَّبُعُ میں وَاقِفٌ یا مَوْجُوْدٌ خبر محذوف ہے۔

الدرس التاسعُ والعشرون

حروفِ مشبہ بالفعل کے اسم وخبر کا بیان

حروف مشبہ بالفعل چھ ہیں: إِنَّ، أَنَّ، كَأَنَّ، لَيْتَ، لٰكِنَّ، لَعَلَّ ۔ یہ جملہ اسمیہ خبریہ پر داخل ہوتے ہیں اور مبتدا کو اپنا اسم اور خبر کو اپنی خبر بنا لیتے ہیں، اور اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں۔

۱۔ إِنَّ جملہ کے شروع میں آتا ہے اور جملہ کے مضمون کو پکا کرتا ہے۔ جیسے: إِنَّ اللّٰـهَ عَلِيْمٌ

---

[۱] عائد ضمیر کے علاوہ تین چیزیں اور بھی ہوتی ہیں۔ (شرح جامی ص: ۹۲) [۲] زیدٌ مبتدا، أَبُوْهُ مرکب اضافی دوسرا مبتدا، اس میں ہٗ ضمیر بارز زید کی طرف عائد ہے، قائم خبر، پھر جملہ اسمیہ خبریہ پہلے مبتدا کی خبر الخ۔ اور قام جملہ فعلیہ زید کی خبر ہے، اس میں ھو ضمیر مستتر زید کی طرف لوٹتی ہے۔ [۳] زید مبتدا، عاقل پہلی خبر، عالم دوسری خبر، فاضل تیسری خبر مبتدا اپنی تینوں خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

[۴] ہذا مبتدا محذوف ہے۔ یعنی بخدا! یہ نیا چاند ہے۔ اور قرینہ سب لوگوں کا چاند دیکھنے میں مشغول ہونا ہے۔

[۵] میں باہر نکلا تو اچانک درندہ کھڑا ہے یا موجود ہے۔ ترکیب: خَرَجْتُ فعل با فاعل مل کر جملہ فعلیہ ہوا، ف عاطفہ یا جزائیہ، إِذَا مفاجاتیہ، السبع مبتدا، خبر واقف محذوف، مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔]

Www.IslamicBooks.Website

(بے شک اللہ خوب جاننے والے ہیں)۔

قاعدہ: إِنَّ کی خبر پر کبھی لام تاکید مفتوح بھی آتا ہے۔ جیسے: إِنَّ زَيْدًا لَقَائِمٌ (بے شک زید البتہ کھڑا ہے)۔

۲۔ أَنَّ درمیان کلام میں آتا ہے اور جملہ کے مضمون کو پکا کرتا ہے اور اپنے اسم وخبر کو بہ تاویل مفرد کر کے جملہ کا جزو بناتا ہے۔ جیسے: بَلَغَنِي[۱] أَنَّ زَيْدًا فَاضِلٌ۔

۳۔ كَأَنَّ جب اس کی خبر اسم جامد ہو تو تشبیہ کے لیے ہوتا ہے۔ جیسے: كَأَنَّ زَيْدًا[۲] أَسَدٌ۔ اور جب اس کی خبر فعل، اسم مشتق، ظرف یا جار مجرور ہو تو شک وگمان کے لیے ہوتا ہے۔ جیسے: كَأَنَّ زَيْدًا يَقُوْمُ / قَائِمٌ / عِنْدَكَ / فِي الْبَيْتِ۔[۳]

۴۔ لَيْتَ ناممکن بات کی تمنّا کرنے کے لیے ہے۔ جیسے: لَيْتَ الشَّبَابَ يَعُوْدُ (کاش جوانی لوٹتی!)۔

۵۔ لٰكِنَّ استدراک کے لیے ہے یعنی کلام سابق سے پیدا ہونے والے وہم کو دور کرنے کے لیے ہے۔ جیسے: غَابَ[۴] الْقَوْمُ لٰكِنَّ عمرًا حَاضِرٌ۔

۶۔ لَعَلَّ ایسے کام کی امید کرنے کے لیے ہے جو ہو سکتا ہے۔ جیسے: لَعَلَّ الْمُسَافِرَ قَادِمٌ (شاید مسافر آنے والا ہے)

الدرسُ الثلاثون

افعالِ ناقصہ کے اسم وخبر کا بیان

افعالِ ناقصہ سترہ ہیں: كَانَ، صَارَ، أَصْبَحَ، أَمْسٰى، أَضْحٰى، ظَلَّ، بَاتَ، مَا فَتِئَ، مَا دَامَ، مَا انْفَكَّ، لَيْسَ، عَادَ، رَاحَ، مَا بَرِحَ، مَا زَالَ، آض اور غَدَا۔ یہ بھی جملہ اسمیہ پر داخل

[۱] مجھے خبر پہنچی ہے کہ زید یقیناً فاضل ہے۔ بلغ فعل، ن وقایہ، ي مفعول بہ، أَنَّ اپنے اسم وخبر سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر بلغ کا فاعل الخ۔ [۲] زید گویا شیر ہے یعنی شیر جیسا بہادر ہے۔ [۳] گویا زید کھڑا ہوگا/ کھڑا ہونے والا ہے/ آپ کے پاس ہے/ گھر میں ہے یعنی ایسا گمان ہے۔ [۴] غاب القوم جملہ فعلیہ مستدرک منہ اور لکن اپنے اسم وخبر سے مل کر مستدرک، مستدرک منہ اور مستدرک مل کر جملہ استدراکیہ ہوا۔

Www.IslamicBooks.Website

ہوتے ہیں اور مبتدا کو اپنا اسم اور خبر کو اپنی خبر بنا لیتے ہیں اور اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔

۱۔ كَانَ خبر کو اسم کے لیے گزشتہ زمانہ میں ثابت کرتا ہے۔ جیسے: كَانَ زَيْدٌ قَائِمًا (زید کھڑا تھا)

۲۔ صَارَ حالت کی تبدیلی بتانے کے لیے ہے۔ جیسے: صارَ الدَّقِيقُ خُبْزًا۔

۳-۷۔ أَصْبَحَ، أَمْسىٰ، أَضْحىٰ، ظَلَّ اور بَاتَ جملہ کے مضمون کو اپنے اپنے اوقات کے ساتھ ملانے کے لیے ہیں۔ جیسے: أَصْبَحَ [۱] / أَمْسىٰ / أَضْحىٰ زَيْدٌ [۲] قائمًا، ظَلَّ زَيْدٌ صَائِمًا، بَاتَ [۳] زَيْدٌ نائمًا۔ اور کبھی پانچوں صَارَ کے معنی میں ہوتے ہیں۔ جیسے: أَصْبَحَ / أَمْسىٰ / أَضْحىٰ / ظَلَّ / بَاتَ زَيْدٌ غنيًّا (زید مالدار ہو گیا)۔

۸-۱۱۔ مَافَتِئَ، مَا انْفَكَّ، مَا بَرِحَ اور مَا زَالَ استمرارِ خبر کے لیے ہیں۔ یعنی یہ بتانے کے لیے ہیں کہ ان کی خبر اسم کے لیے ہمیشہ سے ثابت ہے۔ جیسے: مَا فَتِئَ / مَا انْفَكَّ / مَا بَرِحَ / مَا زَالَ زَيْدٌ غَنِيًّا (زید برابر مالدار رہا)۔

۱۲۔ مَا دَامَ خبر کے ثابت رہنے کے زمانہ تک کسی کام کا وقت بتانے کے لیے ہے۔ جیسے: اِجْلِسْ مَا دَامَ زَيْدٌ جَالِسًا (بیٹھ جب تک زید بیٹھا ہے)۔

۱۳۔ لیس زمانۂ حال میں جملہ کے مضمون کی نفی کرتا ہے۔ جیسے: لَيْسَ زَيْدٌ قَائِمًا (زید اس وقت کھڑا نہیں ہے)۔

۱۴-۱۷۔ عَادَ، آضَ، رَاحَ اور غَدَا چاروں صَارَ کے معنی میں آتے ہیں۔ جیسے: عَادَ / آضَ / رَاحَ / غَدَا زَيْدٌ غَنِيًّا (زید مالدار ہو گیا)۔

الدرسُ الواحد والثلاثون

ما ولا مشابہ بہ لیس کے اسم وخبر کا بیان

مــا اور لا بھی جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر مبتدا کو اپنا اسم اور خبر کو اپنی خبر بنا لیتے ہیں اور اسم کو رفع

---

[۱] زید صبح کے وقت / شام کے وقت / چاشت کے وقت کھڑا ہوا۔

[۲] زید دن بھر روزے سے رہا۔ [۳] زید رات بھر سوتا رہا۔

Www.IslamicBooks.Website

اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ یعنی لیس جیسا عمل کرتے ہیں۔ ما معرفہ اور نکرہ دونوں پر داخل ہوتا ہے۔ جیسے: مَا زَيْدٌ قَائِمًا اور مَا رَجُلٌ مُنْطَلِقًا (کوئی آدمی چلنے والا نہیں ہے)۔ اور لا صرف نکرہ پر داخل ہوتا ہے۔ جیسے: لَا رَجُلٌ أَفْضَلَ مِنْكَ (آپ سے بہتر کوئی آدمی نہیں)۔

قاعدہ: تین صورتوں میں ما عمل نہیں کرتا:

۱۔ جب اس کی خبر اسم سے پہلے آئے۔ جیسے: مَا قَائِمٌ زَيْدٌ۔

۲۔ جب اس کی خبر إلّا کے بعد آئے۔ جیسے: ﴿وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ﴾۔

۳۔ جب اس کے بعد إِنْ آئے۔ جیسے: مَا إِنْ زَيْدٌ قَائِمٌ۔

لائے نفی جنس کے اسم وخبر کا بیان

لائے نفی جنس وہ لا ہے جو نکرہ پر داخل ہو کر پوری جنس کی نفی کرتا ہے۔ جیسے: لا ساكنَ في الدار (گھر میں کوئی رہنے والا نہیں)۔ یہ لا بھی جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے اور مبتدا کو اپنا اسم اور خبر کو اپنی خبر بنا لیتا ہے اور حروف مشبہ بالفعل جیسا عمل کرتا ہے یعنی اسم کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے۔ اور اس کا اسم اکثر مضاف یا مشابہ مضاف ہوتا ہے۔ جیسے: لَا صَاحِبَ جُوْدٍ مَمْقُوْتٌ (کوئی سخی مبغوض نہیں)، لَا طَالِعًا جَبَلًا حَاضِرٌ (کوئی کوہ پیما موجود نہیں)۔

قاعدہ: جب لائے نفی جنس کا اسم نکرہ مفرد ہو یعنی مضاف یا مشابہ مضاف نہ ہو تو فتحہ پر مبنی ہوتا ہے۔ جیسے: لَا سَاكِنَ فِي الدَّارِ۔

قاعدہ: اگر لا کا اسم معرفہ ہو تو لا کو دوسرے معرفہ کے ساتھ مکرر لانا ضروری ہے اور اس وقت لا، لیس کے مشابہ ہوتا ہے اور اس کا اسم مرفوع ہوتا ہے۔ جیسے: لَا زَيْدٌ فِي الدَّارِ وَلَا عَمْرٌو۔

افعال مقاربہ کے اسم وخبر کا بیان

افعال مقاربہ وہ افعال ہیں جو ان کے اسم سے خبر کے قریب ہونے کو بتلاتے ہیں۔ جیسے: عَسٰى زَيْدٌ أَنْ يَّخْرُجَ (قریب ہے کہ زید نکلے)۔ یہ سات افعال ہیں: عَسٰى، كَادَ، كَرَبَ، أَوْشَكَ، طَفِقَ، جَعَلَ اور أَخَذَ یہ اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں اور ان کی خبر

Www.IslamicBooks.Website

ہمیشہ فعل مضارع ہوتی ہے۔

۱۔ **عَسَى** امید کے لیے ہے۔ جیسے: عَسَى[۱] اللّٰهُ أَنْ يَّأْتِيَ بِالْفَتْحِ (امید ہے کہ اللہ فتح لے آویں)۔

۲۔ **كَادَ** نزدیکی بتانے کے لیے ہے۔ جیسے: كَادَ[۲] الْفَقْرُ أَنْ يَّكُوْنَ كُفْرًا (قریب ہے کہ محتاجگی کفر ہوجائے)۔

۳-۷۔ **كَرَبَ، أَوْشَكَ، طَفِقَ، جَعَلَ** اور **أَخَذَ** یہ بتانے کے لیے ہیں کہ ان کے اسم نے خبر کو شروع کر دیا ہے۔ جیسے: كَرَبَ / أَوْشَكَ / طَفِقَ / جَعَلَ / أَخَذَ زَيْدٌ أَنْ يَّخْرُجَ (زید نکلنے لگا)۔

مشقی سوالات

۱۔ فاعل کی تعریف مع مثال بیان کرو ۲۔ فاعل کا اعراب کیا ہے؟ مثال بھی دو۔

۳۔ فاعل اسم ظاہر ہوتا ہے یا ضمیر؟ ۴۔ فاعل اسمِ ظاہر ہو تو فعل کیسا آئے گا؟

۵۔ فاعل ضمیر ہو تو فعل کیسا آئے گا؟ ۶۔ کن صورتوں میں فعل کو مؤنث لانا ضروری ہے؟

۷۔ کن صورتوں میں فعل کو مذکر و مؤنث دونوں طرح لا سکتے ہیں؟

۸۔ فاعل جمع مکسر ہو تو فعل کیسا آئے گا؟ ۹۔ فاعل پہلے آتا ہے یا مفعول؟

۱۰۔ کن صورتوں میں فاعل کو پہلے لانا واجب ہے؟

۱۱۔ نائب فاعل کس کو کہتے ہیں؟ ۱۲۔ نائب فاعل کا عربی نام کیا ہے؟

۱۳۔ نائب فاعل کا اعراب کیا ہے؟ ۱۴۔ نائب فاعل کے احکام کیا ہیں؟

۱۵۔ مبتدا خبر کی تعریف مع مثال بیان کرو۔ ۱۶۔ مبتدا خبر کے دوسرے نام کیا ہیں؟

۱۷۔ مبتدا خبر کا اعراب کیا ہے؟ اور ان کا عامل کون ہے؟

---

[۱] عَسٰی فعل مقارب، اللّٰہ اس کا اسم أَنْ ناصبہ مصدریہ۔ یأتي بالفتح جملہ فعلیہ بتاویل مصدر ہو کر عسٰی کی خبر الخ۔ [۲] کاد فعل مقارب، الفقر اس کا اسم، أَنْ مصدریہ، یکون فعل ناقص ضمیر مستتر اس کا اسم، کفرًا خبر، فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر بتاویل مصدر ہو کر کاد کی خبر الخ۔

Www.IslamicBooks.Website

۱۸۔ مبتدا اکثر کیسا ہوتا ہے اور خبر کیسی؟ ۱۹۔ نکرہ کب مبتدا بن سکتا ہے؟
۲۰۔ جب جملہ خبر ہو تو کیا چیز ضروری ہے؟ ۲۱۔ ایک مبتدا کی کتنی خبریں آ سکتی ہیں؟
۲۲۔ کیا مبتدا کو حذف کر سکتے ہیں؟ ۲۳۔ کیا خبر کو حذف کر سکتے ہیں؟
۲۴۔ حروفِ مشبہ بالفعل کتنے ہیں اور ان کا عمل کیا ہے؟
۲۵۔ إِنَّ کہاں آتا ہے اور کیا کام کرتا ہے؟ ۲۶۔ أَنَّ کہاں آتا ہے اور کیا کام کرتا ہے؟
۲۷۔ لام تاکید مفتوح کہاں زائد آتا ہے؟
۲۸۔ کَأَنَّ تشبیہ کے لیے کب ہوتا ہے؟ ۲۹۔ کَأَنَّ شک وگمان کے لیے کب ہوتا ہے؟
۳۰۔ لَیْتَ کے معنی مع مثال بیان کرو۔ ۳۱۔ لٰکِنَّ کے معنی مع مثال بیان کرو۔
۳۲۔ لَعَلَّ کے معنی مع مثال بیان کرو۔ ۳۳۔ افعالِ ناقصہ کتنے ہیں اور کیا ہیں؟
۳۴۔ افعالِ ناقصہ کا عمل کیا ہے؟ ۳۵۔ کَانَ کیا کام کرتا ہے؟
۳۶۔ صَارَ کیا کام کرتا ہے؟
۳۷۔ أَصْبَحَ، أَمْسٰی، أَضْحٰی، ظَلَّ، بَاتَ کیا کام کرتے ہیں؟
۳۸۔ مَافَتِیءَ، مَا انْفَكَّ، مَا بَرِحَ اور مَا زَالَ کیا کام کرتے ہیں؟
۳۹۔ مَا دَامَ کس لیے ہے؟ ۴۰۔ لَیْسَ کیا کام کرتا ہے؟
۴۱۔ عَادَ، آضَ، رَاحَ، اور غَدَا کے کیا معنی ہیں؟
۴۲۔ مَا ولَا مشابہ بہ لیس کا کیا عمل ہے؟ ۴۳۔ ما کس پر داخل ہوتا ہے؟
۴۴۔ لا کس پر داخل ہوتا ہے؟ ۴۵۔ لائے نفی جنس کی تعریف مع مثال بیان کرو۔
۴۶۔ لائے نفی جنس کا کیا عمل ہے؟ ۴۷۔ لائے نفی جنس کا اسم اکثر کیسا ہوتا ہے؟
۴۸۔ لائے نفی جنس کا اسم کب فتحہ پر مبنی ہوتا ہے؟
۴۹۔ افعالِ مقاربہ کی تعریف مع مثال بیان کرو۔
۵۰۔ افعالِ مقاربہ کتنے ہیں؟ ۵۱۔ عَسٰی کس لیے ہے؟
۵۲۔ کَادَ کس لیے ہے؟ ۵۳۔ باقی افعالِ مقاربہ کیا معنی دیتے ہیں؟

Www.IslamicBooks.Website

الدَّرسُ الثاني و الثَّلاثون

مفعول مطلق کا بیان

مفعول مطلق وہ مصدر ہے جو فعل کے ہم لفظ یا ہم معنی ہو اور فعل کے بعد آئے۔ جیسے: ضَرَبْتُ ضَرْبًا اور قَعَدْتُّ جُلوسًا۔ مفعول مطلق منصوب ہوتا ہے اور تین مقاصد کے لیے آتا ہے۔

۱۔ تاکید کے لیے۔ جیسے: ضَرَبْتُ ضَرْبًا (میں نے مار ماری)۔ ۲۔ کام کی نوعیت بیان کرنے کے لیے۔ جیسے: جَلَسْتُ جِلسةَ القاري (میں قاری کی طرح بیٹھا)۔ ۳۔ کام کی تعداد بیان کرنے کے لیے۔ جیسے: جَلَسْتُ جَلْسَةً (میں ایک مرتبہ بیٹھا)۔

قاعدہ: جو مفعول مطلق تاکید کے لیے ہوتا ہے اس کا تثنیہ، جمع نہیں آتا اور جو عدد کے لیے ہوتا ہے اس کا تثنیہ، جمع آتا ہے۔ جیسے: جَلَسْتُ جَلْسَةً / جَلْسَتَيْنِ / جَلَسَاتٍ (میں ایک مرتبہ/ دو مرتبہ/ کئی مرتبہ بیٹھا) اور جو نوع کے لیے ہوتا ہے اس میں اختلاف ہے۔

قاعدہ: جب قرینہ پایا جائے تو مفعول مطلق کے فعل کو حذف کرنا جائز ہے۔ جیسے: آنے والے سے کہنا: خَيْرَ مَقْدَمٍ[1] (آپ کا آنا مبارک ہو)۔

قاعدہ: بعض جگہ مفعول مطلق کے فعل کو حذف کرنا واجب ہوتا ہے، اور یہ جگہیں سماعی ہیں۔ جیسے: سَقْيًا. شُكْرًا، حَمْدًا، رَعْيًا، سُنَّةَ اللّٰهِ، وَعْدَ اللّٰهِ۔[2]

---

[1] اس کی اصل قَدِمْتَ قُدُومًا خَيْرَ مَقْدَمٍ ہے یعنی آئے آپ اچھا آنا۔ پہلے فعل کو حذف کیا، پھر مفعول مطلق کو حذف کیا، پھر اس کی صفت خَيْرَ مَقْدَمٍ کو اس کی جگہ رکھ دیا۔

[2] سَقْيًا کی اصل سَقَاكَ اللّٰهُ سَقْيًا ہے یعنی اللہ آپ کو سیراب کریں۔ شُكْرًا کی اصل شَكَرْتُكَ شُكْرًا ہے یعنی میں آپ کا مشکور ہوں۔ حَمْدًا کی اصل حَمِدْتُكَ حَمْدًا ہے یعنی میں آپ کی تعریف کرتا ہوں۔ رَعْيًا کی اصل رعاكَ اللّٰهُ رَعْيًا ہے یعنی اللہ آپ کا حامی و مددگار رہو۔ سُنَّةَ اللّٰه کی اصل سَنَّ اللّٰهُ سَنَّتَهٗ ہے۔ اور وعد اللّٰه کی اصل وَعَدَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ ہے یعنی اللہ کی عادت شریفہ یوں جاری ہے، اللہ نے یہ وعدہ فرمایا ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

مفعول بہٖ کا بیان

مفعول بہٖ وہ اسم ہے جس پر کام کرنے والے کا کام واقع ہوا ہو۔ جیسے: قَرأْتُ الكِتَابَ میں الکتاب مفعول بہ ہے کیوں کہ وہ پڑھی گئی ہے۔ مفعول بہ منصوب ہوتا ہے اور اس کا درجہ فاعل کے بعد ہے، مگر کبھی فاعل سے اور کبھی فعل سے بھی پہلے آتا ہے۔ جیسے: أَكَلَ الْخُبْزَ مُحَمَّدٌ اور زَيْدًا ضَرَبْتُ۔

قاعدہ: اگر قرینہ پایا جائے تو مفعول بہ کے فعل کو حذف کرنا جائز ہے۔ جیسے: مَنْ أَضْرِبُ؟ کے جواب میں صرف زَيْدًا کہنا یعنی اِضْرِبْ زَيْدًا۔

الدرسُ الثّالثُ و الثّلاثُون

مفعول بہٖ کے باقی قواعد

قاعدہ: چار جگہ مفعول بہ کے فعل کو حذف کرنا واجب ہے۔ ان میں سے ایک جگہ سماعی ہے، باقی تین قیاسی ہیں اور وہ یہ ہیں:

۱۔ تَحْذِير ۔ ۲۔ إِضْمَار عَلیٰ شَرْطِ التَّفْسِير۔ ۳۔ مُنَادیٰ۔

۱۔ سماعی یعنی جہاں اہل لسان سے مفعول بہ کے فعل کا حذف مروی ہو وہاں حذف واجب ہے۔ جیسے: مہمان سے أَهْلًا و سَهْلًا کہنا یعنی أَتَيْتَ أَهْلًا و وَطِئْتَ سَهْلًا۔ [1]

۲۔ تحذیر کے معنی ہیں ڈرانا، اور جس چیز سے ڈرایا جائے اس کو مُحَذَّر مِنْهُ کہتے ہیں۔ جیسے: البئرَ! البئرَ! (کنواں کنواں!)۔ یہاں فعل اِتَّقِ (بچ تو) محذوف ہے اور کنواں محذر منہ

---

[1] ۱۔ آپ اپنے گھر والوں میں آئے، ہم آپ کے ساتھ عزیزوں اور رشتہ داروں کا سا معاملہ کریں گے۔

۲۔ اور آپ نے نرم زمین کو روندا یعنی ہمارے یہاں آپ کے لیے تنگی نہیں ہے، کشادگی ہے۔ اردو میں أَهْلًا وَسَهْلًا کی جگہ "خوش آمدید" کہتے ہیں یعنی آپ کا آنا مبارک ہو! آپ کے آنے سے ہمیں بہت خوشی ہوئی۔

Www.IslamicBooks.Website

ہے۔ إِيَّاكَ والأسَدَ (بچ تو شیر سے) اس کی اصل اِتَّقِ نَفْسَكَ مِنَ الأَسَدِ ہے یعنی بچا تو اپنے کو شیر سے۔

۳۔ **إضمار على شرط التفسير** کے معنی ہیں مفعول بہ کے عامل کو اس شرط سے پوشیدہ کرنا کہ بعد میں اس کی تفسیر آئے۔ جیسے: زَيْدًا[1] ضَرَبْتُهُ (میں نے زید کو مارا)۔ اس میں زَيْدًا سے پہلے ضَرَبْتُ پوشیدہ ہے جس کی تفسیر بعد والا ضَرَبْتُ کر رہا ہے۔

۴۔ **مُنادیٰ** وہ اسم ہے جسے پکار کر اس کے مسمیٰ کو اپنی طرف متوجہ کیا جائے۔ جیسے: يا زيدُ! میں زید منادیٰ ہے، کیوں کہ اس لفظ کو پکار کر اس شخص کو اپنی طرف متوجہ کرنا مقصود ہے جس کا یہ نام ہے۔ منادیٰ فعل أَدْعُو (بلاتا ہوں) کا مفعول بہ ہوتا ہے، جس کا قائم مقام حرفِ ندا ہے۔ حرفِ ندا پانچ ہیں: يَا، أَيَا، هَيَا، أَيْ، ہمزۂ مفتوحہ (أَ)۔

منادیٰ کے اعراب دو ہیں:

۱۔ منادیٰ اگر مفرد[2] معرفہ، یا نکرہ مُعَیَّنہ ہو تو رفع پر مبنی ہوگا۔ جیسے: يا زيدُ!، يا رجلُ!۔

---

[1] زیدًا مفعول بہ ہے ضربتُ محذوف کا۔ اضمار کے لیے تین شرطیں ہیں:

۱۔ مفعول بہ کے بعد ایسا فعل یا شبہ فعل آئے جو فعل محذوف کی وضاحت کرے۔ ۲۔ بعد میں آنے والا فعل یا شبہ فعل مفعول بہ کی طرف لوٹنے والی ضمیر میں یا اس کے کسی متعلق میں عمل کر رہا ہو اور مفعول بہ میں عمل کرنے سے رخ پھیرے ہوئے ہو۔ ۳۔ اگر اس فعل یا شبہ فعل کے معمول کو ہٹا دیا جائے اور مفعول بہ پر اس کو مسلّط کیا جائے تو وہ اس میں عمل کرے۔ جیسے: کتاب میں مذکور مثال میں زیدًا مفعول بہ ہے اس کے بعد فعل ضربتُ آیا ہے جو فعل محذوف کی وضاحت کرتا ہے اور اس کا معمول ہ ضمیر ہے جو زیدًا کی طرف لوٹتی ہے اور ضَرَبْتُ اس میں مشغول ہونے کی وجہ سے زیدًا میں عمل نہیں کر سکتا، لیکن اگر ضمیر ہٹا دی جائے تو وہ زیدًا میں عمل کر سکتا ہے، پس زیدًا سے پہلے ضربتُ پوشیدہ مانیں گے اور اسی کا نام إضمار على شرط التفسير اور إضمار على شريطة التفسير ہے۔ دوسری مثالیں:

۱۔ زيدًا ضَرَبْتُ غُلَامَهُ۔ ۲۔ زيدًا أَكْرَمْتُهُ۔ ۳۔ ﴿وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ﴾۔

[2] مفرد کا مطلب یہاں یہ ہے کہ وہ مضاف یا مشابہ مضاف نہ ہو۔ اور کسی بھی نکرہ پر حرفِ ندا داخل کیا جائے وہ نکرہ معینہ ہو جاتا ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

۲۔منادیٰ اگر مضاف یا مشابہ مضاف ہو، یا نکرہ غیر معینہ ہو تو منصوب ہوگا۔ جیسے: یا عبدَ اللّٰہ! یا طالعًا جبلًا! اور اندھے[1] کا کہنا: یارَجُلًا! خُذْ بِیَدِيْ (ارے کون ہے! میرا ہاتھ پکڑ)۔

قاعدہ: اگر منادیٰ معرف باللام ہو تو حرفِ ندا اور منادیٰ کے درمیان فصل کرنا ضروری ہے تاکہ دو حرف اکٹھا نہ ہو جائیں۔ البتہ اسم ''اللّٰہ'' اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہے۔ پھر اگر منادیٰ مذکر ہو تو فصل کے لیے أَیُّھَا اور مؤنث ہو تو أَیَّتُھَا لائیں گے۔ جیسے: یٰأَیُّھَا الرَّجُلُ! ﴿یٰاَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ o﴾

الدرسُ الرّابع والثّلاثون

استغاثہ کا بیان

استغاثہ کے معنی ہیں فریاد کرنا اور مدد چاہنا۔ اور جس سے مدد چاہی جائے اس کو مُستغاث کہتے ہیں اور جس کے لیے مدد چاہی جائے اس کو مُستغاث لہ کہتے ہیں۔ مستغاث بھی حقیقت میں منادیٰ ہی ہوتا ہے۔ البتہ اس پر لام استغاثہ مفتوح آتا ہے اور مستغاث لہ پر لام مکسور آتا ہے۔ جیسے: یَا لَلْقَوْمِ لِلْمَظْلُوْمِ (اے لوگو! مظلوم کی مدد کو پہنچو)۔

قاعدہ: منادی مستغاث مجرور ہوتا ہے۔ جیسے: یا لَلْقَوْمِ! (اے لوگو! مدد کو پہنچو)۔

ندبہ کا بیان

ندبہ کے لغوی معنی ہیں میت کی خوبیاں بیان کر کے رونا۔ اور اصطلاحی معنی ہیں دہائی دینا، حسرت وافسوس کرنا، مصیبت زدہ کا واویلا کرنا، مرنے والے کی خوبیاں یاد کر کے رونا۔ ندبہ کے لیے مخصوص حرف وا ہے اور یا بھی مستعمل ہے، اردو میں اس کا ترجمہ (ہائے!) ہے، جیسے: وَازَیْدَاہْ! (ہائے زید!)، واسیِّدَاہْ! (ہائے سردار!)، واحَسْرَتَاہْ! (ہائے افسوس!)،

[1] اندھا دیکھے بغیر غیر متعیّن آدمی کو پکارے گا اس لیے وہ نکرہ غیر معینہ ہوگا اور بینا دیکھ کر پکارے گا اس لیے وہ نکرہ معینہ ہو جائے گا۔

Www.IslamicBooks.Website

وا مُصِیْبَتَاہُ! (ہائے مصیبت!)۔ اور پکارنے والے کو نادب اور جس کو پکارا جائے اس کو مندوب کہتے ہیں۔ مندوب بھی منادیٰ ہی ہوتا ہے۔

قاعدہ: منادیٰ مندوب کا حکم عام منادیٰ کی طرح ہے۔ جیسے: وَازَیْدُ! (ہائے زید!)، وَاعَبْدَ اللّٰہ! (ہائے عبداللہ!) اور جب اس کے آخر میں ندبہ کا الف اور آواز لمبی کرنے کے لیے ہ بڑھائی جائے تو مفتوح ہوگا۔ جیسے: وازیداہُ!۔

ترخیم کا بیان

ترخیم کے لغوی معنی ہیں دم کاٹ دینا اور اصطلاحی معنی ہیں منادیٰ کے آخر سے ایک یا دو حرفوں کو تخفیف کے لیے حذف کرنا اور ایسے منادیٰ کو منادیٰ مرخم کہتے ہیں۔

قاعدہ: منادیٰ مرخم پر ضمّہ بھی جائز ہے اور حرف کی اصلی حرکت باقی رکھنا بھی جائز ہے۔ جیسے: مَالِكُ کو یَا مالِ اور یَا مَالُ کہہ کر اور مَنْصُوْرُ کو یَا مَنْصُ کہہ کر پکارنا درست ہے۔

الدّرسُ الخامس والثلاثون

مفعول لہٗ کا بیان

مفعول لہٗ وہ اسم ہے جس کی وجہ سے کام کیا گیا ہو۔ مفعول لہٗ منصوب ہوتا ہے اور اس کی دو صورتیں ہیں:

۱۔ وہ مفعول لہٗ جس کو حاصل کرنے کے لیے کوئی کام کیا گیا ہو۔ جیسے: ضَرَبْتُہٗ تأدیبًا میں مارنا ادب سکھلانے کے لیے ہے۔

۲۔ وہ مفعول لہٗ جس کے موجود ہونے کی وجہ سے کوئی کام کیا گیا ہو۔ جیسے: قَعَدتُّ عنِ الحربِ[۱] جُبْنًا میں بُزدلی پہلے سے موجود تھی اس وجہ سے لڑائی میں جانے کی ہمت نہ ہوئی۔

[۱] بیٹھ گیا میں بزدلی کی وجہ سے لڑائی سے۔ قَعَدْتُ فعل با فاعل، عن الحرب قعدت سے متعلق، جبنًا مفعول لہٗ الخ۔

Www.IslamicBooks.Website

مفعول معہ کا بیان

مفعول معہ وہ اسم ہے جو وبمعنی مَــعَ کے بعد آئے جو فعل کے معمول کے ساتھ مصاحبت کو بتلائے۔ جیسے: جَاءَ القَاسِمُ[۱] والکتابَ (قاسم کتاب کے ساتھ آیا) اس میں الکتاب مفعول معہ ہے، کیوں کہ وہ و کے بعد آیا ہے جس کے معنی ہیں (ساتھ) اور فاعل کے ساتھ مصاحبت کو بتلاتا ہے۔ مفعول معہ منصوب ہوتا ہے اور اس کی چار صورتیں ہیں۔

۱۔ فعل لفظوں میں موجود ہو اور معیّت فاعل کے ساتھ ہو۔ جیسے: جَاءَ الْبَرْدُ والْجُبّاتِ (سردی جبوں کے ساتھ آئی) یعنی سردی شروع ہوتے ہی لوگوں نے جبّے پہن لیے۔

۲۔ فعل لفظوں میں موجود ہو اور معیّت مفعول کے ساتھ ہو۔ جیسے: کَفَاكَ[۲] وزیدًا دِرهمٌ (آپ کے لیے اور زید کے لیے ایک روپیہ کافی ہے۔)

۳۔ فعل معنوی[۳] ہو اور معیّت فاعل کے ساتھ ہو۔ جیسے: مَالَكَ[۴] وَزَيْدًا؟ (تجھے زید سے کیا لینا ہے؟)۔

۴۔ فعل معنوی ہو اور معیّت مفعول کے ساتھ ہو۔ جیسے: حَسْبُكَ[۵] وَزَيْدًا دِرْهَمٌ۔

الدرسُ السَّادس والثلاثُون

مفعول فیہ کا بیان

مفعول فیہ وہ اسم ہے جو کام کا زمانہ یا جگہ بتائے۔ جیسے: ضَرَبْتُ زَيْدًا يَوْمَ الجُمُعَةِ أَمَامَ الأَمِيرِ، اس میں یوم الجمعة مفعول فیہ ظرفِ زمان ہے اور أَمَامَ الأمير، مفعول فیہ ظرفِ مکان ہے۔

---

[۱] جاء فعل، القاسم فاعل، و بمعنی مع، الکتاب مفعول معہ الخ۔ [۲] کفیٰ فعل، درهم فاعل، ك مفعول بہ، و بمعنی مع زیدًا مفعول معہ الخ۔ [۳] یعنی لفظوں سے فعل نکالا جا سکتا ہو۔

[۴] مالَكَ سے ما تصْنَعُ أَنْتَ نکلے گا۔ [۵] حَسْبُ مصدر سے فعل نکل سکتا ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

مفعول فیہ کو ظرف بھی کہتے ہیں۔ پھر ظرف کی دو قسمیں ہیں: ظرفِ زمان اور ظرفِ مکان۔

ظرفِ زمان وہ ظرف ہے جس میں وقت کے معنی پائے جائیں۔ جیسے: یومٌ، شهرٌ۔

ظرفِ مکان وہ ظرف ہے جس میں جگہ کے معنی پائے جائیں۔ جیسے: خلف، أمام۔ پھر ہر ایک کی دو دو قسمیں ہیں: مبہم اور محدود۔

ظرف مبہم وہ ظرف ہے جس کی کوئی حد متعیّن نہ ہو۔ جیسے: دَهْرٌ (زمانہ)۔

ظرف محدود وہ ظرف ہے جس کی حد متعیّن ہو۔ جیسے: شهرٌ (مہینہ)۔

پس ظرف کی کل چار قسمیں ہوئیں:

١۔ ظرفِ زماں مبہم: جیسے: دَهْرٌ (زمانہ)، حینٌ (وقت)۔

٢۔ ظرفِ زماں محدود۔ جیسے: یَوْمٌ، لَیْلٌ، شَهْرٌ، سَنَةٌ (سال)۔

٣۔ ظرفِ مکاں مبہم۔ جیسے: أَمَامَ، خَلْفَ، یَمِیْن، شِمالٌ، فَوْقَ، تَحْتَ۔

٤۔ ظرفِ مکاں محدود۔ جیسے: دارٌ، بیتٌ، مسجدٌ۔

قاعدہ: ظرف کی اوّل تین قسمیں في کی تقدیر سے منصوب ہوتی ہیں۔ جیسے: صُمْتُ دَهْرًا/ شهرًا أي: فِيْ دَهْرٍ/ شَهْرٍ، جَلَسْتُ یَمِیْنَكَ أيْ: فِيْ یَمِیْنِكَ۔

قاعدہ: ظرف کی چوتھی قسم میں في لفظوں میں ذکر کرنا ضروری ہے۔ جیسے: صلّیتُ في المسجد۔ مگر فعل دَخَلَ کے بعد في نہیں آتا۔ جیسے: دخلت الدار۔

مشقی سوالات

١۔ مفعول مطلق کی تعریف مع مثال بیان کرو۔ ٢۔ مفعول مطلق کتنے مقاصد کے لیے آتا ہے؟

٣۔ کون سے مفعول مطلق کا تثنیہ جمع آتا ہے؟ ٤۔ کیا مفعول مطلق کو حذف کر سکتے ہیں؟

٥۔ مفعول مطلق کے فعل کو حذف کرنا کہاں واجب ہے؟

٦۔ مفعول بہ کی تعریف مع مثال بیان کرو۔ ٧۔ مفعول بہ کا اعراب کیا ہے؟

٨۔ مفعول بہ فاعل سے پہلے آتا ہے یا بعد میں؟ ٩۔ مفعول بہ کے فعل کو حذف کرنا کب جائز ہے؟

Www.IslamicBooks.Website

١٠۔ مفعول بہ کے فعل کو حذف کرنا کتنی جگہ واجب ہے؟

١١۔ سماعی جگہ کا کیا مطلب ہے؟ ١٢۔ قیاسی جگہیں کیا کیا ہیں؟

١٣۔ تحذیر کے کیا معنی ہیں؟ مع مثال بیان کرو۔

١٤۔ محذر منه کس کو کہتے ہیں؟

١٥۔ إضمار علی شرط التفسیر کا کیا مطلب ہے؟

١٦۔ اضمار کی مثالیں بیان کرو۔ ١٧۔ منادیٰ کی تعریف مع مثال بیان کرو۔

١٨۔ حروفِ ندا کیا ہیں؟ ١٩۔ حرفِ ندا کس فعل کے قائم مقام ہے؟

٢٠۔ منادیٰ کا اعراب کیا ہے؟ ٢١۔ استغاثہ کا کیا مطلب ہے؟

٢٢۔ مستغاث کس کو کہتے ہیں؟ ٢٣۔ مستغاث لہ کس کو کہتے ہیں؟

٢٤۔ مستغاث پر اور مستغاث لہ پر کیسے لام آتے ہیں؟

٢٥۔ ندبہ کے لغوی معنی کیا ہیں؟ ٢٦۔ ندبہ کے اصطلاحی معنی کیا ہیں؟

٢٧۔ حروفِ ندبہ کیا ہیں؟ ٢٨۔ نادب اور مندوب کس کو کہتے ہیں؟

٢٩۔ منادیٰ مندوب کا اعراب کیا ہے؟ ٣٠۔ ترخیم کے لغوی معنی کیا ہیں؟

٣١۔ ترخیم کے اصطلاحی معنی کیا ہیں؟ ٣٢۔ مرخّم کس کو کہتے ہیں؟

٣٣۔ منادیٰ مرخّم کا کیا اعراب ہے؟ ٣٤۔ مفعول لہ کی تعریف مع مثال بیان کرو۔

٣٥۔ مفعول لہ، کتنی قسم کا ہوتا ہے؟ ٣٦۔ مفعول معہ کی تعریف اور مثال بیان کرو۔

٣٧۔ مفعول معہ کی چاروں صورتیں مع امثلہ بیان کرو۔

٣٨۔ مفعول فیہ کی تعریف مع مثال بیان کرو۔ ٣٩۔ مفعول فیہ کا دوسرا نام کیا ہے؟

٤٠۔ ظرف کی کتنی قسمیں ہیں مع تعریف بیان کرو؟

٤١۔ ظرف مبہم کی تعریف بیان کرو۔ ٤٢۔ ظرف محدود کی تعریف بیان کرو۔

٤٣۔ ظرف کی چاروں قسمیں مع امثلہ بیان کرو۔

٤٤۔ ظرف کی چاروں قسموں کا اعراب بیان کرو۔

Www.IslamicBooks.Website

الدرسُ السابع والثلاثون

حال کا بیان

حال وہ اسم ہے جو فاعل کی یا مفعول بہ کی یا دونوں کی حالت بیان کرے۔ جیسے: جَاءَ سَلِيمٌ رَاكِبًا، ضَرَبْتُ زَيْدًا مَشْدُودًا، لَقِيتُ زَيْدًا رَاكِبَيْنِ۔

ذوالحال وہ فاعل یا مفعول بہ ہے جس کی حالت بیان کی گئی ہے۔ ذوالحال اکثر معرفہ اور حال نکرہ ہوتا ہے اور اکثر مفرد ہوتا ہے۔

قاعدہ: اگر ذوالحال نکرہ ہو تو حال کو مقدم کرنا واجب ہے تاکہ حالتِ نصبی میں صفت سے اشتباہ نہ ہو۔ جیسے: لَقِيتُ فَاضِلًا رَجُلًا (ملاقات کی میں نے ایک شخص سے اس کے فاضل ہونے کی حالت میں)۔ اس میں فَاضِلًا اگر ذوالحال سے مؤخر ہوگا تو ممکن ہے کوئی اس کو صفت بنادے اور یہ ترجمہ کرے کہ میں نے فاضل آدمی سے ملاقات کی۔

قاعدہ: حال منصوب ہوتا ہے اور اس کا عامل فعل یا شبہ فعل یا معنیٰ فعل[1] ہوتے ہیں۔ جیسے: جَاءَ زَيْدٌ رَاكِبًا، زَيْدٌ فِي الدَّارِ قَائِمًا، هٰذَا زَيْدٌ نَائِمًا۔[2]

قاعدہ: جب حال معرفہ ہو تو اس کو بتاویل نکرہ کرلیا جاتا ہے۔ جیسے: ضَرَبْتُهُ وَحْدِي (میں نے اس کو تنہا مارا)۔ اس میں وَحْدِي مرکبِ اضافی حال ہے جو مُنْفَرِدًا کے معنیٰ میں ہے۔

قاعدہ: حال کبھی جملہ اسمیہ اور کبھی جملہ فعلیہ بھی ہوتا ہے۔ جیسے: لَقِيتُ حَمِيدًا وهو

---

[1] معنیٔ فعل سے مراد وہ اسم ہے جس میں فعل کے معنیٰ پائے جاتے ہوں۔ جیسے: اسم اشارہ هٰذا وغیرہ میں أُشِيرُ کے معنیٰ پائے جاتے ہیں۔

[2] ۱۔ راکباً حال ہے اور عامل جاءَ ہے جو فعل ہے۔ ۲۔ قائمًا حال ہے اور عامل موجود یا ثابت ہے جو کہ شبہ فعل ہے اور محذوف ہے۔ ۳۔ نائمًا حال ہے اور عامل هٰذا ہے جس میں أُشِيرُ کے معنیٰ پائے جاتے ہیں۔

Www.IslamicBooks.Website

جَالِسٌ، جَاءَ رَجُلٌ يَسْعىٰ۔[۱] اور اس صورت میں ذوالحال سے ربط پیدا کرنے کے لیے کبھی و حالیہ، کبھی ذوالحال کی طرف لوٹنے والی ضمیر اور کبھی دونوں کو لاتے ہیں۔

قاعدہ: قرینہ پایا جائے تو حال کے عامل کو حذف کرنا جائز ہے۔ جیسے: سفر میں جانے والے سے رَاشِدًا[۲] مَهْدِيًّا یاسَالِمًا غَانِمًا کہنا۔ یہاں عامل سِرْ محذوف ہے اور ذوالحال ضمیر أنتَ مستتر ہے۔

الدرسُ الثَّامنُ و الثلاثون

تمیز کا بیان

تمیز وہ اسم ہے جو کسی مبہم چیز کی پوشیدگی کو دور کرے۔ جیسے: أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا میں كَوْكَبًا تمیز ہے جس نے أَحَدَ عَشَرَ کے ابہام کو دور کیا ہے۔

ممیّز[۳] وہ ہے جس کے ابہام کو تمیز دور کرے اور ممیّز تمیز ہی کا دوسرا نام ہے۔ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا میں أَحَدَ عشر ممیّز ہے اور كَوْكَبًا ممیّز۔

تمیز ہمیشہ نکرہ ہوتی ہے اور منصوب ہوتی ہے اور تمیز کی دو قسمیں ہیں:

۱۔ وہ تمیز جو اسمِ مفرد کے ابہام کو دور کرے۔ جیسے: عِنْدِيْ رِطْلٌ سَمْنًا[۴] میں سَمْنًا تمیز ہے جس نے رِطْلٌ کے ابہام کو دور کیا ہے۔

---

[۱] ۱۔ ملاقات کی میں نے حمید سے درآں حال یہ کہ وہ بیٹھا ہوا تھا۔ اس میں و حالیہ ہے اور ھوَ ضمیر ذوالحال کی طرف لوٹتی ہے جو مبتدا ہے جالس اس کی خبر ہے اور جملہ اسمیہ خبریہ حال ہے۔ ۲۔ آیا ایک شخص درآں حال یہ کہ وہ دوڑ رہا ہے اس میں یسعیٰ جملہ فعلیہ حال ہے اور اس میں ضمیر مستتر ہے جو ذوالحال کی طرف لوٹتی ہے۔ [۲] ۱۔ سفر کیجیے آپ درآں حال یہ کہ آپ سیدھے راستہ پر چلنے والے ہوں اور سیدھی راہ پانے والے ہوں۔ ۲۔ سفر کیجیے آپ درآں حال یہ کہ آپ صحیح سالم رہیں اور سفر سے فوائد حاصل کر کے لوٹیں۔

[۳] ممیّز باب تفعیل سے اسمِ مفعول ہے جس کے معنی ہیں واضح کیا ہوا، اور ممیِّز اسمِ فاعل ہے یعنی واضح کرنے والا۔ [۴] میرے پاس ایک رطل گھی ہے۔ (رطل پرانا وزن ہے جو ۴۰۷ گرام کا ہوتا تھا)

Www.IslamicBooks.Website

۲۔ وہ تمیز جو نسبت کے ابہام کو دور کرے۔ جیسے: طَابَ زَيْدٌ نَفْسًا (زید اچھی طبیعت کا آدمی ہے) اس میں نَفْسًا نے فعل اور فاعل کے درمیان جو نسبت[1] ہے اس کے ابہام کو دور کیا ہے۔

قاعدہ: پہلی قسم کی تمیز عدد، وزن، کیل اور مساحت[2] کے ابہام کو دور کرتی ہے اور اس کا عامل اسمِ تام[3] ہوتا ہے اور اس میں مِــن مقدر رہتا ہے، اور ممیّز تمیز مل کر جملہ کا جزو بنتے ہیں۔ جیسے: عِنْدِي أَحَدَ عَشَرَ دِرْهَمًا/ رِطْلٌ زَيْتًا / قَفِيزٌ بُرًّا / شِبْرٌ أَرْضًا۔[4]

قاعدہ: دوسری قسم کی تمیز حقیقت میں فاعل یا مفعول بہ یا مبتدا ہوتی ہے اس کو مُحَوَّل کر کے تمیز بنالیا جاتا ہے، اس کا عامل وہ فعل ہوتا ہے جو پہلے مذکور ہوتا ہے۔ جیسے: ﴿وَ اشْتَعَلَ الرَّأْسُ شَيْبًا﴾، ﴿وَفَجَّرْنَا الْأَرْضَ عُيُوْنًا﴾. زَيْدٌ أَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا۔[5]

قاعدہ: قرینہ پایا جائے تو تمیز کو حذف کرنا جائز ہے۔ جیسے: كَمْ صُمْتَ؟ أي: كَمْ يَوماً صُمْتَ؟

---

[1] یعنی زید کا اچھا ہونا متعدد اعتبار سے ہوسکتا ہے، نَفْسًا نے ان میں سے ایک صورت متعیّن کی ہے۔ دوسری مثالیں: ﴿وَفَجَّرْنَا الْأَرْضَ عُيُوْنًا﴾ (پھاڑا ہم نے زمین کو چشموں کے اعتبار سے)، جَلَّ زَيْدٌ نسبًا (زید اونچے نسب کا ہے)۔

[2] عدد: گنتی۔ وزن: تول۔ کیل: پیمانہ۔ مساحت: زمین کی پیمایش۔

[3] اسم تام وہ اسم ہے جس کا آخر ایسا ہو کہ وہ مضاف نہ بن سکے۔ اس کی چار صورتیں ہیں:
۱۔ اسم کے آخر میں تنوین ہو۔ ۲۔ تثنیہ کا ن ہو۔ ۳۔ جمع کا ن ہو۔ ۴۔ اس کی ایک بار اضافت ہو چکی ہو۔

[4] زیت: زیتون کا تیل اور مطلق تیل خواہ وہ کسی چیز کا ہو۔ قفیز: پرانا پیمانہ ہے جو ۳۹ کلو کا ہوتا تھا۔ بُر: گیہوں۔ شِبْرٌ: بالشت۔

[5] ۱۔ بھڑ کا سر سفیدی کے اعتبار سے۔ اس میں شیبًا تمیز ہے اور فاعل سے منقول ہے اصل میں اشتعل شیبُ الرأس ہے۔ ۲۔ پھاڑا ہم نے زمین کو چشموں کے اعتبار سے۔ اس میں عیونًا تمیز ہے اور مفعول سے منقول ہے، اصل میں فجّرنا عیون الأرض ہے۔ ۳۔ زید آپ سے زیادہ ہے مال کے اعتبار سے۔ اس میں مالاً تمیز ہے اور مبتدا سے منقول ہے اصل میں مالُ زید أكثر منك ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

الدَّرسُ التَّاسِع والثَّلاثون

اعداد کی تمیز کا بیان[1]

۱۔ واحدٌ اور اثنان اور ان کے مؤنث کی تمیز نہیں لائی جاتی، یا تو عدد ذکر کرتے ہیں یا معدود۔ جیسے: هٰذَا وَاحِدٌ/ كِتَابٌ، هٰذانِ اثْنَانِ / كِتَابَانِ، هٰذِهٖ وَاحِدَةٌ/ بَقَرَةٌ، هَاتَانِ اثْنَتَانِ/ بَقَرَتَانِ۔

۲۔ اگر معدود کے بعد وَاحِدٌ اور اِثْنَانِ آئیں تو حسب قاعدہ آتے ہیں، یعنی مذکر کے لیے مذکر، مؤنث کے لیے مؤنث، اور واحد تثنیہ کے لیے واحد تثنیہ۔ جیسے: إِلٰهٌ واحدٌ، نَفْسٌ وَاحِدَةٌ، إِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ، بَقَرَتَانِ اثْنَتَانِ۔

۳۔ ثَلَاثَةٌ سے عَشَرَةٌ تک کی تمیز جمع اور مجرور آتی ہے۔ جیسے: ثَلَاثَةُ رِجَالٍ، ثَلَاثُ نِسْوَةٍ۔

۴۔ أَحَدَ عَشَرَ سے تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ تک کی تمیز مفرد اور منصوب ہوتی ہے۔ جیسے: أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا، عِشْرُوْنَ رَجُلًا۔

۵۔ مِأَةٌ، أَلفٌ اور ان کے تثنیہ جمع کی تمیز مفرد اور مجرور آتی ہے۔ جیسے: مِأَةُ /مِأَتَا / مِئَاتُ / أَلْفُ / أَلْفَا / آلَافُ كِتَابٍ۔

۶۔ ثلاثة سے تسعة تک کی تمیز اگر لفظ مأةٌ آئے تو وہ مفرد اور مجرور ہوگی۔ جیسے: ثلاثُ مأَةٍ (تین سو)۔

عدد کی تذکیر وتانیث کے قواعد

۱۔ ثلاثة سے عشرة تک کا استعمال خلاف قیاس ہے، یعنی معدود مذکر کے لیے ت کے ساتھ اور معدود مؤنث کے لیے ت کے بغیر۔ جیسے: ثَلَاثَةُ رِجَالٍ، ثَلَاثُ نِسْوَةٍ۔

---

[1] یہ سبق طویل بھی ہے اور بچوں کے لیے مشکل بھی ہے۔ اساتذہ چاہیں تو دو دن میں پڑھائیں اور قواعد خوب ذہن نشین کرائیں اور ان قواعد کی خوب مشق وتمرین کرائیں بچے ان قواعد سے گھبرائیں تو یاد کرنے میں ان کی مدد کریں۔

Www.IslamicBooks.Website

۲۔ أَحَدَ عَشَرَ اوراِثْنَا عَشَرَ کا استعمال قیاس کے مطابق ہے یعنی مذکر کے لیے دونوں جزو مذکراور مؤنث کے لیے دونوں جزو مؤنث ہوں گے۔جیسے: أَحَدَ عَشَرَ / اِثْنَا عَشَرَ رَجُلاً، إِحْدٰی عَشَرَةَ / اِثْنَتَا (ثِنْتَا) عَشَرَةَ امْرَأَةً۔

۳۔ بیس کے بعد ہر دہائی کے پہلے دو عددوں میں پہلا جزو قیاس کے مطابق ہوگا اور دوسرا جزو یکساں رہے گا۔ جیسے: أَحَدٌ وَّعِشْرُوْنَ / اِثْنَانِ وَعِشْرُوْنَ رَجُلاً، إِحْدٰی وَعِشْرُوْنَ / اِثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ امْرَأَةً.

۴۔ ثَلَاثَةَ عَشَرَ سے تِسْعَةَ عَشَرَ تک کا پہلا جزو خلاف قیاس اور دوسرا جزو مطابقِ قیاس ہوتا ہے۔ جیسے: ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلاً، ثَلَاثَ عَشَرَةَ امْرَأَةً۔

۵۔ بیس کے بعد ہر دہائی کے پہلے دو عددوں کے بعد کے عددوں کا پہلا جزو خلافِ قیاس ہوتا ہے اور دوسرا جزو یکساں رہتا ہے۔ جیسے: ثَلَاثَةٌ وَّعِشْرُوْنَ رَجُلاً، ثَلَاثٌ وَعِشْرُوْنَ امْرَأَةً۔

۶۔ عِشْرُوْنَ سے تِسْعُوْنَ تک کی تمام دہائیوں میں مذکر ومؤنث یکساں ہوتے ہیں۔ جیسے: عِشْرُوْنَ رَجُلاً / امْرَأَةً۔

۷۔ مِأَةٌ، أَلْفٌ اوران کے تثنیہ، جمع میں بھی مذکر ومؤنث یکساں ہوتے ہیں۔ جیسے: مِأَة / مِـأَتَا / مِئَاتُ / أَلْفُ / أَلْفَا / اٰلاف / رجلٍ / امرأةٍ۔

الدرسُ الأربعُون

مستثنیٰ کا بیان

مستثنیٰ وہ اسم ہے جس کو حرفِ استثنا کے ذریعہ ماقبل کے حکم سے نکالا گیا ہو۔ جیسے: جَاءَ الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا (پورا قبیلہ آیا مگر زید نہیں آیا)۔

حروفِ استثنا نو ہیں: إِلَّا، غَيْرَ، سِوٰی، سَوَاء، حَاشَا، خَلَا، عَدَا، مَا خَلَا، مَا عَدَا۔

مستثنیٰ منہ وہ اسم ہے جو حرفِ استثنا سے پہلے واقع ہو، اوراس میں سے مستثنیٰ کو نکالا گیا ہو، مذکورہ بالا مثال میں اَلْقَوْمُ مستثنیٰ منہ ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

مستثنیٰ کی ماقبل میں داخل ہونے نہ ہونے کے اعتبار سے دو قسمیں ہیں: مستثنیٰ متّصل اور مستثنیٰ منفصل۔

۱۔ **مستثنیٰ متّصل** وہ ہے جو استثنا سے پہلے مستثنیٰ منہ میں داخل ہو یا یوں کہیے کہ مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ کی جنس سے ہو۔ مذکورہ مثال میں زید استثنا سے پہلے قوم میں داخل تھا، پھر اِلَّا کے ذریعہ اس کو آنے کے حکم سے نکالا گیا ہے۔

۲۔ **مستثنیٰ منفصل** وہ ہے جو استثنا سے پہلے بھی مستثنیٰ منہ میں داخل نہ ہو یا یوں کہیے کہ مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ کی جنس سے نہ ہو۔ جیسے: جَاءَ الْقَوْمُ إِلَّا حِمَارًا میں حِمَار، قوم میں داخل ہی نہیں ہے۔ مستثنیٰ منفصل کو مستثنیٰ منقطع بھی کہتے ہیں۔

اور مستثنیٰ منہ مذکور ہونے نہ ہونے کے اعتبار سے بھی مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں: مستثنیٰ مفرّغ اور مستثنیٰ غیر مفرّغ۔

۱۔ **مستثنیٰ مفرغ** وہ ہے جس کا مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو۔ جیسے: مَا جَاءَ نِي إِلَّا زَيْدٌ (نہیں آیا میرے پاس کوئی سوائے زید کے)

۲۔ **مستثنیٰ غیر مفرغ** وہ ہے جس کا مستثنیٰ منہ مذکور ہو۔ جیسے: جَاءَ نِي الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا۔

مستثنیٰ کا اعراب: مستثنیٰ بہ إلّا منصوب ہوتا ہے مگر دو صورتوں کا حکم درج ذیل ہے:

الف۔ مستثنیٰ إلا کے بعد کلام غیر موجب[۱] میں واقع ہو اور مستثنیٰ منہ مذکور ہو تو نصب بھی جائز ہے اور ماقبل سے بدل بنانا بھی جائز ہے۔ یعنی جو اعراب مستثنیٰ منہ پر ہو وہی مستثنیٰ کو بھی دیا جائے۔ جیسے: مَا جَاءَ نِيْ أَحَدٌ إِلَّا زَيْدًا/ زيدٌ۔

ب۔ مستثنیٰ إلّا کے بعد، کلام غیر موجب میں واقع ہو اور مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو تو مستثنیٰ کا اعراب عامل کے تابع ہوگا۔ جیسے: مَا جَاءَ نِي إِلَّا زَيْدٌ، مَا رَأَيْتُ إِلَّا زَيْداً، ما مَرَرْتُ إِلَّا بِزَيْدٍ۔

---

[۱] کلام موجب (مثبت) وہ کلام ہے جس میں نفی، نہی اور استفہام انکاری نہ ہو۔ جیسے: جَاءَ الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا۔ اور کلام غیر موجب وہ کلام ہے جس میں نفی، نہی یا استفہام انکاری ہو۔ جیسے: مَا جَاءَ نِي الْقَوْمُ إِلَّا زَيْدًا، لَا تجْلِسْ إِلَّا سَاعَةً، هَلْ قَامَ أَحَدٌ إِلَّا زيدًا؟

Www.IslamicBooks.Website

قاعدہ: مَا عَدَا اور مَا خَلَا کے بعد بالاتفاق اور خَلا اور عَدَا کے بعد اکثر نحات کے نزدیک مستثنیٰ منصوب ہوتا ہے۔ جیسے: جَاءَ الْقَوْمُ مَا عَدَا/ مَا خَلَا/ خَلَا/ عَدَا زَيْدًا۔

قاعدہ: غَيْر، سَوَاء، سِوىٰ اور حَاشَا کے بعد مستثنیٰ مجرور ہوتا ہے۔ جیسے: جَاءَ الْقَوْمُ غَيْرَ/ سِوىٰ / سَوَاءَ/ حَاشَا زَيْدٍ۔

قاعدہ: غیرَ پر وہی اعراب آتا ہے جو مستثنیٰ بہ إلا پر آتا ہے اور سَوَاءَ پر ظرف ہونے کی وجہ سے نصب ہوتا ہے۔

الدرس الواحد والأربعون

مضاف، مضاف الیہ کا بیان

مضاف وہ اسم ہے جو دوسرے کی طرف منسوب کیا گیا ہو۔

اور **مضاف الیہ** وہ اسم ہے جس کی طرف دوسرا اسم منسوب کیا گیا ہو۔ جیسے: كِتَابُ مُحَمَّدٍ میں کتاب مضاف ہے کیوں کہ اس کو مُحَمَّد کی طرف منسوب کیا گیا ہے اور مُحَمَّد مضاف الیہ ہے کیوں کہ اس کی طرف کتاب منسوب کی گئی ہے۔

مضاف الیہ مجرور ہوتا ہے اور مضاف کا اعراب عامل کے تابع رہتا ہے۔ اور مضاف الف لام، نون تثنیہ، نون جمع اور تنوین سے خالی ہوتا ہے۔

اضافت کی دو قسمیں ہیں: اضافتِ لفظی اور اضافتِ معنوی۔

۱۔ **اضافتِ لفظی** وہ ہے جس میں صفت[۱] کا صیغہ اپنے معمول کی طرف مضاف ہو۔ جیسے: ضَارِبُ زَيْدٍ، مَضْرُوْبُ عَمْرٍو، حَسَنُ الْوَجْهِ۔

۲۔ **اضافتِ معنوی** وہ ہے جس میں غیر صفت کسی چیز کی طرف مضاف ہو۔ جیسے: كِتَابُ قَاسِمٍ۔ اضافتِ معنوی کو اضافتِ حقیقی بھی کہتے ہیں، کیوں کہ یہی اصلی اور حقیقی اضافت ہے۔

---

[۱] صیغۂ صفت سے مراد اسمِ فاعل، اسمِ مفعول اور صفتِ مشبہ ہیں۔ اور معمول سے مراد فاعل اور مفعول ہیں۔

Www.IslamicBooks.Website

قاعدہ: اضافتِ لفظی صرف تخفیف کا فائدہ دیتی ہے یعنی اضافت کے بعد مضاف پر سے تنوین اور نون تثنیہ وجمع حذف ہو جاتا ہے۔ جیسے: ضَارِبُ/ ضَارِبَا/ ضَارِبُوْ زَیْدٍ۔

قاعدہ: اضافتِ معنوی تعریف کا یا تخصیص کا فائدہ دیتی ہے۔ یعنی اگر مضاف الیہ معرفہ ہو تو مضاف بھی معرفہ ہو جائے گا۔ جیسے: کِتَابُ إِبْرَاهِیْمَ. اور اگر مضاف الیہ نکرہ ہو تو مضاف میں تخصیص پیدا ہو جائے گی۔ یعنی اب وہ خالص نکرہ نہ رہے گا۔ جیسے: غُلَامُ رَجُلٍ (مرد کا غلام یعنی عورت کا نہیں)۔

قاعدہ: اضافتِ معنوی میں مضاف الیہ بہ تقدیر حرف جر مجرور ہوتا ہے۔ جیسے: غُلَامُ زَیْدٍ أي لِزَیْدٍ، ضَرْبُ الیَوْمِ أي فِي الْیَوْم، خَاتَمُ فِضَّةٍ أي مِنْ فِضَّةٍ۔

مشقی سوالات

۱۔ حال کی تعریف مع امثلہ بیان کریں۔
۲۔ ذوالحال کس کو کہتے ہیں؟
۳۔ ذوالحال کیسا ہوتا ہے اور حال کیسا؟
۴۔ ذوالحال نکرہ ہو تو حال کو مقدم کرنا کیوں واجب ہے؟
۵۔ حال کا اعراب کیا ہے؟
۶۔ حال کا عامل کون ہے؟
۷۔ حال نکرہ ہو سکتا ہے؟
۸۔ حال جملہ ہو سکتا ہے؟
۹۔ حال جملہ ہو تو ذوالحال سے ربط کیسے پیدا کیا جاتا ہے؟
۱۰۔ حال کے عامل کو حذف کرنا جائز ہے؟
۱۱۔ حال معرفہ ہو تو کیا کیا جائے گا؟
۱۲۔ تمیز کی تعریف مع مثال بیان کرو۔
۱۳۔ ممیّز اور تمیز کس کو کہتے ہیں؟
۱۴۔ تمیز کا اعراب کیا ہے؟
۱۵۔ تمیز معرفہ ہوتی ہے یا نکرہ؟
۱۶۔ تمیز کی دو قسمیں کیا ہیں؟
۱۷۔ اُس تمیز کے احکام بیان کرو جو مفرد کے ابہام کو دور کرتی ہے۔
۱۸۔ اُس تمیز کے احکام بیان کرو جو نسبت کے ابہام کو دور کرتی ہے۔
۱۹۔ کیا تمیز کو حذف کرنا جائز ہے؟
۲۰۔ واحد واثنان کی تمیز کیا آتی ہے؟

Www.IslamicBooks.Website

۲۱۔ معدود کے بعد واحد اور اثنان آئیں تو کیا حکم ہے؟
۲۲۔ ثلاثة سے عشرة تک کی تمیز کیسی ہوتی ہے؟
۲۳۔ أحد عشر سے تسعة وتسعون تک کی تمیز کیسے آتی ہے؟
۲۴۔ مأة، ألف اور ان کے تثنیہ جمع کی تمیز کیسی ہوتی ہے؟
۲۵۔ ثلاثة سے تسعة تک کی تمیز مأة آئے تو کیا حکم ہے؟
۲۶۔ ثلاثة سے عشرة تک کی تذکیر وتانیث کا کیا قاعدہ ہے؟
۲۷۔ أحد عشر اور اثنا عشر کا کیا قاعدہ ہے؟
۲۸۔ بیس کے بعد ہر دہائی کے پہلے دو عددوں کا کیا حکم ہے؟
۲۹۔ ثلاثة عشر سے تسعة عشر تک کا کیا حکم ہے؟
۳۰۔ دہائیوں کا کیا حکم ہے؟ ۳۱۔ مأة اور ألف کا کیا حکم ہے؟
۳۲۔ ہر دہائی کے پہلے دو عددوں کے بعد کے اعداد کا کیا حکم ہے؟
۳۳۔ مستثنیٰ کی تعریف مع مثال بیان کرو۔ ۳۴۔ حروف استثنا کیا ہیں؟
۳۵۔ مستثنیٰ منہ کس کو کہتے ہیں؟
۳۶۔ مستثنیٰ متّصل ومنفصل کس اعتبار سے مستثنیٰ کی قسمیں ہیں؟
۳۷۔ مستثنیٰ متّصل کی تعریف مع مثال بیان کرو۔
۳۸۔ مستثنیٰ منفصل کی تعریف مع مثال بیان کرو۔
۳۹۔ مستثنیٰ منفصل کا دوسرا نام کیا ہے؟
۴۰۔ مستثنیٰ مفرغ اور غیر مفرغ کس اعتبار سے مستثنیٰ کی قسمیں ہیں؟
۴۱۔ مستثنیٰ مفرغ کی تعریف مع مثال بیان کرو۔
۴۲۔ مستثنیٰ غیر مفرغ کی تعریف مع مثال بیان کرو۔
۴۳۔ مستثنیٰ بہ إلّا کا اعراب مع امثلہ بیان کرو۔
۴۴۔ مستثنیٰ بہ إلّا پر نصب اور ماقبل سے بدل بنانا کب جائز ہے؟

Www.IslamicBooks.Website

۴۵۔ مستثنیٰ بہ إلّا عامل کے تابع کب ہوتا ہے؟
۴۶۔ مَا عدا، ما خلا اور خلا اور عدا کا کیا حکم ہے؟
۴۷۔ غیر، سواء، سوی اور حاشا کا کیا حکم ہے؟
۴۸۔ غیر پر کیا اعراب آتا ہے؟　　۴۹۔ سواء پر کیا حرکت ہوتی ہے؟
۵۰۔ مضاف، مضاف الیہ کی تعریف مع مثال بیان کرو۔
۵۱۔ مضاف اور مضاف الیہ کا اعراب کیا ہے؟　۵۲۔ مضاف کن چیزوں سے خالی ہوتا ہے؟
۵۳۔ اضافت کی کتنی قسمیں ہیں؟
۵۴۔ اضافت لفظی کی تعریف مع مثال بیان کرو۔
۵۵۔ اضافت معنوی کی تعریف مع مثال بیان کرو۔
۵۶۔ اصلی اضافت کون سی ہے؟　　۵۷۔ اضافت لفظی کیا کام کرتی ہے؟
۵۸۔ اضافت معنوی کیا کام کرتی ہے؟
۵۹۔ کون سی اضافت بہ تقدیر حرفِ جر مجرور ہوتی ہے؟

الدّرسُ الثاني والأربعون

توابع کا بیان

تابع وہ دوسرا اسم ہے جس پر وہی اعراب آئے جو پہلے اسم پر آیا ہے اور اعراب کی جہت بھی ایک ہو، پہلے اسم کو متبوع کہتے ہیں۔ توابع پانچ ہیں: صفت، تاکید، بدل معطوف بہ حرف اور عطف بیان۔

صفت کا بیان

۱۔ **صفت** وہ تابع ہے جو موصوف کی یا اس سے تعلّق رکھنے والی کسی چیز کی اچھی یا بری حالت بیان کرے۔ اوّل کو صفت بحال موصوف اور ثانی کو صفت بحال متعلق موصوف کہتے ہیں۔

Www.IslamicBooks.Website

جیسے: جَاءَ نِي رَجُلٌ عَالِمٌ میں عَالِمٌ نے موصوف رَجُلٌ کی حالت بیان کی ہے، اور جَاءَ نِي رَجُلٌ عَالِمٌ أَبُوهُ میں صفت عَالِمٌ أَبُوهُ نے موصوف رجل کے باپ کی حالت بیان کی ہے۔

قاعدہ: صفت بہ حال موصوف دس باتوں میں موصوف کے مطابق ہوتی ہے مگر بیک وقت ان میں سے صرف چار[1] باتیں پائی جاتی ہیں۔ وہ دس باتیں یہ ہیں:

معرفہ ہونا، نکرہ ہونا، مذکر ہونا، مؤنث ہونا، مفرد ہونا، تثنیہ ہونا، جمع ہونا، مرفوع ہونا، منصوب ہونا اور مجرور ہونا۔ جیسے: جَاءَ الرَّجُلُ الْعَالِمُ/ الرَّجُلَانِ الْعَالِمَانِ / الرِجَالُ الْعَالِمُوْنَ/ رَجُلٌ عَالِمٌ/ رَجُلَانِ عَالِمَانِ / رِجَالٌ عَالِمُوْنَ، جَاءَتِ الْمَرْأَةُ الْعَالِمَةُ / الْمَرْأَتَانِ الْعَالِمَتَانِ/ النِسَاءُ الْعَالِمَاتُ/ اِمْرَأَةٌ عَالِمَةٌ/ اِمْرَأَتَانِ عَالِمَتَانِ / نِسَاءٌ عَالِمَاتٌ۔ (یہ سب مرفوع کی مثالیں ہیں، منصوب اور مجرور کی مثالیں رَأَيْتُ اور مَرَرْتُ بِـ لگا کر بنالیں)

قاعدہ: صفت بہ حال متعلق موصوف پانچ باتوں میں موصوف کے مطابق ہوتی ہے اور بیک وقت ان میں سے دو باتیں پائی جاتی ہیں۔ وہ پانچ باتیں تعریف وتنکیر اور رفع ونصب وجر ہیں۔ باقی پانچ باتوں میں صفت فعل کے مشابہ ہوتی ہے، یعنی فعل کے جو حالات فاعل کے اعتبار سے ہیں وہی حالات صفت کے اس کے فاعل کے اعتبار سے ہیں۔ جیسے: جَاءَ رَجُلٌ[2] قَائِمٌ أَبُوهُ، جَاءَتِ امْرَأَةٌ قَائِمٌ أَبُوهَا۔[3]

الدرسُ الثالث والأربعون

تاکید کا بیان

۲۔ تاکید وہ تابع ہے جو فعل کی نسبت کو یا حکم کے شمول کو ایسا پختہ کرے کہ سامع کو شک باقی نہ

[1] یعنی تعریف وتنکیر میں سے ایک، تذکیر وتانیث میں سے ایک، افراد تثنیہ اور جمع میں سے ایک اور رفع ونصب وجر میں سے ایک بات پائی جائے گی۔ [2] موصوف رجلٌ نکرہ ہے تو صفت قائم بھی نکرہ ہے اور دونوں مرفوع ہیں اور قائم کا فاعل أبوہ مذکر ہے اس لیے قائم بھی مذکر ہے۔ [3] موصوف امرأة اور اس کی صفت دونوں نکرہ مرفوع ہیں اور قائم کا فاعل مذکر ہے اس لیے قائم بھی مذکر ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

رہے۔ جیسے: جَاءَ زَیْدٌ نَفْسُهٗ (زید خود ہی آیا)۔ اس میں آنے کی جو نسبت زید کی طرف کی گئی ہے اس میں یہ احتمال ہے کہ شاید زید خود نہ آیا ہو بلکہ اس کا قاصد آیا ہو یا اس کی اطلاع آئی ہو، نَفْسُهٗ نے اس احتمال کو ختم کر دیا۔ جَاءَ الرَّکْبُ کُلُّهُم (قافلہ سارا آیا)۔ اس میں جو آنے کا حکم قافلہ پر لگایا گیا ہے اس میں یہ احتمال ہے کہ شاید پورا قافلہ نہ آیا ہو اور حکم اکثر افراد کے اعتبار سے لگایا گیا ہو۔ کُلُّهُم نے اس احتمال کو ختم کر دیا۔

مؤکَّد تاکید ہی کا دوسرا نام ہے اور مؤکَّد وہ پہلا لفظ ہے جس کی تاکید لائی گئی ہے۔

تاکید کی دو قسمیں ہیں: تاکید لفظی اور تاکید معنوی۔

۱۔ تاکید لفظی: پہلے لفظ کو مکرر لانا۔ جیسے: جَاءَ زَیْدٌ زَیْدٌ (زید ہی آیا)۔

۲۔ تاکید معنوی: نئے لفظ سے تاکید لانا۔ جیسے: جَاءَ زَیْدٌ نَفْسُهٗ (زید ہی آیا)۔

قاعدہ: نسبت کی تاکیدِ معنوی کے لیے دو لفظ ہیں: نَفْسٌ اور عَیْنٌ اور دونوں کی ایسی ضمیر کی طرف اضافت ضروری ہے جو مؤکد کے مطابق ہو۔ جیسے: جَاءَ زَیْدٌ نَفْسُهٗ/ عَیْنُهٗ، جَاءَ تْ فَاطِمَةُ نَفْسُهَا/ عَیْنُهَا.

قاعدہ: اگر مؤکَّد تثنیہ، جمع ہو تو نَفْسٌ اور عَیْنٌ کی جمع أَنْفُسٌ اور أَعْیُنٌ لائی جائے گی۔ جیسے: جَاءَ الزَّیْدَانِ أَنْفُسُهُما، جَاءَ الزَّیْدُوْنَ أَنْفُسُهُمْ۔

قاعدہ: شمول کی تاکید معنوی کے لیے چار لفظ ہیں: کُلٌّ، کِلَا، کِلْتَا، جَمِیْعٌ۔ جیسے: جَاءَ الْقَوْمُ کُلُّهُم/ جَمِیْعُهُمْ، جَاءَ الزَّیْدَانِ کِلَاهُمَا، جَاءَ ت الْمَرْأَتَانِ کِلْتَاهُمَا۔

الدَّرسُ الرَّابِع والأربعون

بدل کا بیان

۳۔ بدل وہ دوسرا اسم ہے جو حقیقت میں مقصود ہوتا ہے، پہلا اسم مقصود نہیں ہوتا۔ پہلا اسم مُبدل منہ کہلاتا ہے۔ جیسے: سُلِبَ زَیْدٌ ثَوْبُهٗ میں ثَوْبُه بدل ہے اور وہی مقصود ہے، کیوں کہ کپڑا ہی چھینا گیا ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

بدل کی چار قسمیں ہیں: بدل الکل، بدل البعض، بدل الاشتمال اور بدل الغلط۔

۱۔ بدل الکل وہ بدل ہے جس کا مصداق اور مبدل منہ کا مصداق ایک ہو۔ جیسے: جَاءَنِي زَيْدٌ أَخُوْكَ میں زید اور أخوك کا مصداق ایک ہی ہے، اس لیے أخوك زید سے بدل الکل ہے۔

۲۔ بدل البعض وہ بدل ہے جو مبدل منہ کا جزو ہو۔ جیسے: ضُرِبَ زَيْدٌ رَأْسُهٗ میں سر زید کا جزو ہے اس لیے بدل البعض ہے۔

۳۔ بدل الاشتمال وہ بدل ہے جو مبدل منہ سے تعلّق رکھنے والی کوئی چیز ہو۔ جیسے: سُلِبَ زَيْدٌ ثَوْبُهٗ میں کپڑے کا زید سے تعلّق ہے اس لیے وہ بدل الاشتمال ہے۔

۴۔ بدل الغلط وہ بدل ہے جو غلطی کے بعد اس کی تلافی کے لیے لایا گیا ہو۔ جیسے: اِشْتَرَيْتُ فَرَسًا حِمَارًا (خریدا میں نے گھوڑا "نہیں" گدھا) اس میں فَرَسًا کے بعد حمارًا لاکر یہ بتلایا ہے کہ گھوڑے کا تذکرہ غلطی سے کر دیا تھا، اصل میں گدھا خریدا ہے، اس لیے حمارًا فرسًا سے بدل الغلط ہے۔

الدَّرسُ الخامسُ والأربعون

معطوف کا بیان

۴۔ معطوف وہ دوسرا اسم ہے جو حرف عطف کے بعد آئے اور پہلے اسم کے ساتھ حکم میں شریک ہو۔ پہلا اسم معطوف علیہ کہلاتا ہے۔ جیسے: جَاءَ زَيْدٌ وَعَمْرٌو میں آنے کا جو حکم زید پر لگا ہے وہی عمرو پر بھی ہے۔

قاعدہ: ضمیر مرفوع متّصل پر عطف کرنے کے لیے فصل ضروری ہے، خواہ ضمیر منفصل کا ہو یا کسی اور چیز کا۔ جیسے: ضَرَبْتُ أَنَا وَزَيْدٌ اور ضَرَبْتُ الْيَوْمَ وَزَيْدٌ۔

قاعدہ: ضمیر مجرور پر عطف کرنے کے لیے حرف جر کا اعادہ ضروری ہے۔ جیسے: مَرَرْتُ بِكَ وَبِزَيْدٍ۔

Www.IslamicBooks.Website

قاعدہ: اگر ضمیر مضاف کی وجہ سے مجرور ہو تو عطف کرتے وقت مضاف کا اعادہ ضروری ہے۔
جیسے: نَزَلَ زَيْدٌ فِيْ بَيْتِيْ وَبَيْتِ خَالِدٍ۔

عطف بیان کا بیان

۵۔**عطف بیان** وہ دوسرا اسم ہے جو صفت نہ ہو اور پہلے اسم کی وضاحت کرے۔ جیسے: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ مُحَمَّدٌ ﷺ۔ اس میں نام پاک محمد عطف بیان ہے اس نے أبو القاسم کی وضاحت کی ہے۔

قاعدہ: عطف بیان اور اس کا متبوع ان دس باتوں میں یکساں ہوتے ہیں جن میں موصوف صفت یکساں ہوتے ہیں۔

الدَّرسُ السَّادس والأربعون

اسمائے عاملہ کا بیان

پانچ اسم بھی فعل کی طرح عمل کرتے ہیں۔ ان کو اسمائے عاملہ کہتے ہیں۔ وہ یہ ہیں:
۱۔ مصدر۔ ۲۔ اسمِ فاعل۔ ۳۔ اسمِ مفعول۔ ۴۔ صفتِ مشبّہ۔ ۵۔ اسمِ تفضیل۔

مصدر کا بیان

۱۔**مصدر** وہ اسم ہے جو فعل کی اصل ہو اور فعل اس سے نکلا ہو۔ جیسے: ضَرْبٌ، نَصْرٌ وغیرہ۔ مصدر اپنے فعل جیسا عمل کرتا ہے، یعنی اگر فعلِ لازم کا مصدر ہے تو فاعل کو رفع دیتا ہے اور فعل متعدی کا مصدر ہے تو فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دیتا ہے۔ مصدر کے عمل کے لیے شرط یہ ہے کہ وہ مفعول مطلق نہ ہو۔

قاعدہ: مصدر اکثر اپنے پہلے معمول کی طرف مضاف ہوتا ہے اس لیے وہ لفظوں میں مجرور ہوتا

Www.IslamicBooks.Website

ہے۔ جیسے: أَعْجَبَنِي قِيَامُ زَيْدٍ،[۱] أَعْجَبَنِي ضَرْبُ زَيْدٍ عَمْرًا، عَجِبْتُ مِنْ ضَرْبِ اللِّصِّ الجَلَّادُ۔

قاعدہ: مصدر تین حالتوں میں عمل کرتا ہے:

۱۔ مضاف ہونے کی حالت میں۔ جیسے: عجبتُ مِنْ ضَرْبِكَ زَيْدًا۔

۲۔ اس پر تنوین ہونے کی حالت میں۔ جیسے: عجبتُ مِن ضربٍ زَيْدًا۔

۳۔ اس پر ال ہونے کی حالت میں۔ جیسے: عجبتُ من الضرب زيدًا۔

اسمِ فاعل کا بیان

۲۔ **اسم فاعل** وہ اسمِ مشتق ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ کوئی فعل نیا قائم ہوا ہو۔ جیسے: ضارب وہ شخص ہے جس کے ساتھ مارنا نیا قائم ہوا ہو، ہمیشہ سے اس میں یہ صفت نہ ہو۔ اسمِ فاعل فعل معروف جیسا عمل کرتا ہے۔ اگر اس کا فعل لازم ہے تو صرف فاعل کو رفع دے گا اور متعدی ہے تو فاعل کو رفع اور مفعول کو نصب دے گا۔ جیسے: جَاءَ نِي الْقَائِمُ أَبُوْهُ اور أَضَارِبٌ زَيْدٌ عَمْرًا؟ اسم فاعل بھی اکثر اپنے معمول کی طرف مضاف ہوتا ہے۔ جیسے: زَيْدٌ ضَارِبُ الغُلَامِ۔

اسم فاعل کے عمل کے لیے دو شرطیں ہیں:

۱۔ اسم فاعل حال یا استقبال کے معنی میں ہو، اگر ماضی کے معنی میں ہوگا تو عمل نہیں کرے گا[۲] اور یہ شرط اس وقت ہے جب اسم فاعل پر ال بمعنی الذي نہ ہو۔

---

[۱] ۱۔ تعجب میں ڈالا مجھ کو زید کے کھڑے ہونے نے۔ اس میں قیام مصدر لازم ہے اور اپنے فاعل کی طرف مضاف ہے، پھر مضاف مضاف الیہ مل کر أعجب کا فاعل ہیں، پس زید اگرچہ لفظوں میں مجرور ہے مگر محل رفع میں ہے کیوں کہ وہ فاعل ہے۔ ۲۔ تعجب میں ڈالا مجھ کو زید کے عمرو کو مارنے نے۔ اس میں ضرب مصدر متعدی ہے اور فاعل کی طرف مضاف ہے اور عمروًا اس کا مفعول بہ ہے۔ ۳۔ میں حیران ہوا جلاد کے چور کو مارنے سے۔ اس میں ضرب مصدر مفعول کی طرف مضاف ہے اور الجلاد فاعل ہے۔ [۲] پس هذا ضاربٌ زيدًا أمْسِ کہنا درست نہیں، بلکہ اضافت کے ساتھ هٰذَا ضَارِبُ زَيْدٍ أمْسِ کہا جائے گا۔

Www.IslamicBooks.Website

۲۔اسم فاعل سے پہلے سات چیزوں میں سے کوئی ایک چیز ہونی چاہیے۔ وہ سات چیزیں یہ ہیں: مبتدا، موصوف، ذوالحال، حرفِ ندا، حرفِ استفہام، حرفِ نفی اور اسمِ موصول۔ جیسے: هُوَ ضَارِبٌ[1] التَّلامِيذَ، مَرَرْتُ بِرَجُلٍ ضَارِبٍ زَيْدًا، جَاءَ زَيْدٌ رَاكِبًا فَرَسًا، يَا طَالِعًا جَبَلاً، أَضَارِبٌ زَيْدٌ عَمْرًا؟ مَا قَائِمٌ زَيْدٌ، جَاءَنِي الْقَائِمُ أَبُوهُ۔

الدَّرسُ السَّابع والأربعون

اسمِ مفعول کا بیان

۳۔اسمِ مفعول وہ اسم مشتق ہے جو اس ذات پر دلالت کرے جس پر فعل واقع ہوا ہے۔ جیسے مَضْرُوْبٌ وہ شخص ہے جس پر مار پڑی ہے۔ اسم مفعول فعل مجہول جیسا عمل کرتا ہے یعنی نائبِ فاعل کو رفع دیتا ہے اور اکثر اپنے معمول کی طرف مضاف ہوتا ہے۔ اور اس کے عمل کے لیے بھی وہی شرطیں ہیں جو اسم فاعل کے عمل کے لیے ہیں۔ جیسے: هُوَ[2] مَحْمُودُ الْخِصَالِ، هٰذَا رَجُلٌ مَضْرُوبٌ أَبُوهُ، جَآءَ زَيْدٌ مَضْرُوبًا غُلَامُهُ، يَا مَحْسُودَ الأَقْرَانِ، أَأَنْتَ مَضْرُوبُ زَيْدٍ؟ مَا مَضْرُوبُ زَيْدٍ قَائِمٌ، جَاءَ الْمَضْرُوبُ أَبُوهُ۔

---

[1] سب مثالیں ترتیب وار ہیں۔

۱۔وہ شاگردوں کو مارنے والا ہے۔ ۲۔گزرا میں ایک ایسے آدمی کے پاس سے جو زید کو مارنے والا ہے۔ ۳۔آیا میرے پاس زید درآں حال یہ کہ وہ گھوڑے پر سوار تھا۔ ۴۔اے پہاڑ پر چڑھنے والے! ۵۔کیا زید عمرو کو مارنے والا ہے؟ ۶۔زید کھڑا ہونے والا نہیں ہے۔ ۷۔آیا میرے پاس وہ شخص جس کا باپ کھڑا ہونے والا ہے۔

[2] یہ مثالیں بھی ترتیب وار ہیں:

۱۔وہ اچھے اخلاق والا ہے۔ ۲۔یہ وہ شخص ہے جس کا باپ پیٹا گیا ہے۔ ۳۔آیا زید درآں حال یہ کہ اس کا غلام پیٹا جا رہا ہے۔ ۴۔اے وہ شخص جس پر ہم عمر جلتے ہیں! ۵۔کیا آپ زید کے پیٹے ہوئے ہیں؟ ۶۔زید کا پیٹا ہوا کھڑا نہیں ہے۔ ۷۔آیا وہ شخص جس کا باپ پیٹا گیا ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

صفت مشبہ کا بیان

صفتِ مشبہ وہ اسم مشتق ہے جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ کوئی فعل مستقل طور پر قائم ہو۔ جیسے: حَسَنٌ (خوب صورت) وہ شخص ہے جس میں حُسن ہمیشہ پایا جاتا ہو۔ صفتِ مشبہ فعلِ لازم سے بنتی ہے اس لیے فعل لازم کی طرح صرف فاعل کو رفع دیتی ہے۔ جیسے: جَاءَ رَجُلٌ حَسَنٌ ثِيَابُهُ ۔ اور صفتِ مشبہ بھی اکثر فاعل کی طرف مضاف ہوتی ہے۔ جیسے: رَجُلٌ حَسَنُ الثيابِ۔

صفتِ مشبہ کے عمل کے لیے شرط یہ ہے کہ اس سے پہلے پانچ چیزوں میں سے کوئی ایک چیز ہو یعنی مبتدا، ذوالحال، موصوف، ہمزہ استفہام اور حرف نفی میں سے کوئی چیز ہو۔ جیسے: زَيْدٌ[1] حَسَنٌ ثِيَابُهُ، لَقِيتُ رجلاً مُنطَلِقًا لِسَانُهُ. هٰذا رَجُلٌ جَمِيلٌ ظَاهِرُهُ، أَهُوَ طَاهِرٌ قَلْبُهُ؟ مَا أَنتَ كَرِيمٌ أَبُوهُ۔

الدرسُ الثامنُ والأربعون

اسم تفضیل کا بیان

اسم تفضیل وہ اسم مشتق ہے جو دوسرے کی بنسبت معنی فاعلی کی زیادتی کو بتلائے۔ جیسے: زَيْدٌ أَكْبَرُ مِنْ أَخِيهِ (زید اپنے بھائی سے بڑا ہے)۔ اسم تفضیل واحد مذکر وزنِ فعل اور صفت کی وجہ سے غیر منصرف ہوتا ہے اس وجہ سے اس پر کسرہ اور تنوین نہیں آتی۔ اور اسمِ تفضیل واحد مؤنث کے آخر میں الف مقصورہ ہوتا ہے، اس لیے اس کا اعراب تقدیری ہوتا ہے۔ جیسے: هذه فُضْلىٰ، رَأَيْتُ فُضْلىٰ، مَرَرْتُ بِفُضْلىٰ۔

---

[1] یہ مثالیں بھی ترتیب وار ہیں: ۱۔ زید خوب صورت ہیں اس کے کپڑے۔ ۲۔ ملاقات کی میں نے ایسے شخص سے جس کی زبان چلنے والی تھی۔ ۳۔ یہ ایسا آدمی ہے جس کا ظاہر خوب صورت ہے۔ ۴۔ کیا وہ پاکیزہ ہے اس کا دل؟ ۵۔ تو وہ نہیں جس کا باپ شریف ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

اسمِ تفضیل کا فاعل ہمیشہ ضمیر غائب ہوتی ہے جو اس میں پوشیدہ رہتی ہے۔ مذکورہ مثال کی تقدیری عبارت زَیْدٌ أَکْبَرُ هُوَ مِنْ أَخِیْهِ ہے۔

اسمِ تفضیل کا استعمال تین طرح ہوتا ہے:

۱۔ مِنْ کے ساتھ: اس صورت میں اسمِ تفضیل پر ال نہیں آتا نہ وہ مضاف ہوتا ہے اور ہمیشہ مفرد مذکر استعمال ہوتا ہے۔ جیسے: زَیْدٌ / الزَّیْدَانِ / الزَّیْدُوْنَ / هِنْدٌ / الهِنْدَانِ / الهِنْدَاتُ أَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو / مِنْ فَاطِمَةَ۔

۲۔ الف لام کے ساتھ: اس صورت میں اسمِ تفضیل کی اس کے ماقبل سے مطابقت ضروری ہے۔ جیسے: زَیْدُ نِالأَفْضَلُ، الزَیْدَانِ الأَفْضَلَان، الزَیْدُوْنَ الأَفْضَلُوْنَ، هِنْدُ نِالْفُضْلیٰ، الهِنْدَانِ الْفُضْلَیَان، الهِنْدَاتُ الْفُضَلُ / الْفُضْلَیَاتُ۔

۳۔ اضافت کے ساتھ: اس صورت میں اسمِ تفضیل کو مفرد مذکر لانا اور ماقبل کے مطابق لانا دونوں طرح درست ہے۔ جیسے: زَیْدٌ أَفْضَلُ النَّاس، الزَیْدَانِ أَفْضَلُ / أَفْضَلَا النَّاسِ، الزَیْدُوْنَ أَفْضَلُ أَفْضَلُو النَّاس، هِنْدٌ أَفْضَلُ / فُضْلَی النِسَاء، الهِنْدَانِ أَفْضَلُ / فُضْلَیَا النِسَاء، الهِنْدَاتُ أَفْضَلُ / فُضْلَیَاتُ النِسَاء۔

مشقی سوالات

۱۔ تابع کی تعریف بیان کرو۔

۲۔ متبوع کس کو کہتے ہیں؟

۳۔ توابع کتنے ہیں؟

۴۔ صفت کی تعریف مع مثال بیان کرو۔

۵۔ صفت کئی طرح کی ہوتی ہے؟

۶۔ صفت بحال موصوف کتنی باتوں میں موصوف کے ساتھ مطابق ہوتی ہے؟

۷۔ صفت بحال متعلق موصوف کتنی باتوں میں موصوف کے ساتھ مطابق ہوتی ہے؟

۸۔ اور کتنی باتوں میں فعل کے مشابہ ہوتی ہے؟

۹۔ اور مشابہت کا کیا مطلب ہے؟ مثال سے واضح کرو۔

Www.IslamicBooks.Website

۱۰۔ تاکید کی تعریف اور مثال بیان کرو۔ ۱۱۔ مؤکَّد، مؤکِّد کس کو کہتے ہیں؟

۱۲۔ تاکید کی دونوں قسموں کی تعریف مع اَمثلہ بیان کرو۔

۱۳۔ نسبت کی تاکید کے لیے کیا الفاظ ہیں؟ ۱۴۔ شمول کی تاکید کے لیے کیا الفاظ ہیں؟

۱۵۔ بدل کی تعریف مع مثال بیان کرو۔ ۱۶۔ مبدل منہ کس کو کہتے ہیں؟

۱۷۔ بدل کی کتنی قسمیں ہیں؟ ۱۸۔ بدل الکل کی تعریف اور مثال بیان کرو۔

۱۹۔ بدل البعض کی تعریف اور مثال بیان کرو۔ ۲۰۔ بدل الاشتمال کی تعریف اور مثال بیان کرو۔

۲۱۔ بدل الغلط کی تعریف اور مثال بیان کرو۔ ۲۲۔ معطوف کی تعریف مع اَمثلہ بیان کرو۔

۲۳۔ معطوف علیہ کس کو کہتے ہیں؟

۲۴۔ ضمیر مرفوع متّصل پر عطف کے لیے کیا ضروری ہے؟

۲۵۔ ضمیر مجرور پر عطف کے لیے کیا ضروری ہے۔

۲۶۔ ضمیر مجرور باضافت پر عطف کے لیے کیا ضروری ہے؟

۲۷۔ عطف بیان کی تعریف مع مثال بیان کرو۔

۲۸۔ عطف بیان اور اس کے متبوع میں کتنی باتوں میں مطابقت ضروری ہے؟

۲۹۔ اسمائے عاملہ کیا ہیں؟ ۳۰۔ ان کے عاملہ ہونے کا کیا مطلب ہے؟

۳۱۔ مصدر کی تعریف اور مثال بیان کرو۔ ۳۲۔ مصدر کا کیا عمل ہے؟

۳۳۔ مصدر کے عمل کے لیے کیا شرط ہے؟ ۳۴۔ اسم فاعل کی تعریف مع مثال بیان کرو۔

۳۵۔ اسم فاعل کیا عمل کرتا ہے؟ ۳۶۔ اسم فاعل کے عمل کے لیے کیا شرائط ہیں؟

۳۷۔ اسم مفعول کی تعریف مع مثال بیان کرو۔ ۳۸۔ اسم مفعول کیا عمل کرتا ہے؟

۳۹۔ اسم مفعول کے عمل کے لیے کیا شرائط ہیں؟ ۴۰۔ صفتِ مشبہ کی تعریف مع مثال بیان کرو۔

۴۱۔ صفتِ مشبہ کیا عمل کرتی ہے؟ ۴۲۔ صفتِ مشبہ کے عمل کے لیے کیا شرط ہے؟

۴۳۔ اسم تفضیل کی تعریف مع مثال بیان کرو۔

۴۴۔ اسم تفضیل واحد مذکر منصرف ہے یا غیر منصرف؟

Www.IslamicBooks.Website

۴۵۔اسم تفضیل واحد مؤنث کا کیا حکم ہے؟ ۴۶۔اسم تفضیل کا فاعل کون ہوتا ہے؟
۴۷۔اسم تفضیل کا استعمال کتنی طرح ہوتا ہے؟ ۴۸۔مِنْ کے ساتھ استعمال کے کیا احکام ہیں؟
۴۹۔ال کے ساتھ استعمال کے کیا احکام ہیں؟
۵۰۔اضافت کے ساتھ استعمال کے کیا احکام ہیں؟

الدرسُ التاسع والأربعون

فعل کا بیان

فعل ماضی اورامر حاضر معروف مبنی ہیں، باقی افعال معرب ہیں۔اور فعل کے تین اعراب ہیں رفع، نصب اور جزم۔فعل پر جر نہیں آتا۔فعل مضارع پر تینوں اعراب آتے ہیں اور امر غائب ومتکلّم معروف اور امر مجہول اور فعل نہی پر صرف جزم آتا ہے۔جب فعل مضارع پر کوئی عامل نہ ہوتو عاملِ معنوی اس کو رفع دیتا ہے۔جیسے: يَضْرِبُ۔اور اگر مضارع کے آخر میں و، الف یا ي ہوتو ضمّہ تقدیری ہوتا ہے۔جیسے: يَدْعُو، يَرْضىٰ، يَرْمِي۔

اور چار حرف فعلِ مضارع کو نصب دیتے ہیں وہ یہ ہیں: أَنْ، لَنْ، كَيْ، إِذَنْ ۔ اور پانچ حرف مضارع کو جزم دیتے ہیں وہ یہ ہیں: إِنْ، لَمْ، لمّا، لامِ امر، لائے نہی (تفصیل حروفِ عاملہ کے بیان میں آئے گی)۔

افعالِ قلوب کا بیان

فعل قلب وہ فعل ہے جس کا تعلّق دل سے ہو، ہاتھ پاؤں کو اس کے صادر ہونے میں کچھ دخل نہ ہو۔جیسے: علمتُ زیدًا عالمًا (میں نے زید کو عالم جانا)۔

افعال قلوب سات ہیں: عَلِمَ، رَأَى، وَجَدَ، حَسِبَ، ظَنَّ خَالَ، زَعَمَ۔ اوّل تین یقین کے لیے ہیں، بعد کے تین شک کے لیے ہیں اور آخری فعل شک ویقین دونوں میں

Www.IslamicBooks.Website

مشترک ہے۔ جیسے: عَلِمْتُ زَيْدًا[1] كَاتِبًا، رَأَيْتُ سَعِيْدًا فَاضِلًا، وَجَدْتُ قَاسِمًا أَمِيْنًا، حَسِبْتُ مُحَمَّدًا نَائِمًا. ظَنَنْتُ حَسَنًا قَارِئًا، خِلْتُ الدَّارَ خَالِياً، زَعَمْتُ الصَّدِيْقَ وَفِيًّا، زَعمتُ اللّٰه غَفُوْرًا۔

قاعدہ: افعالِ قلوب مبتدا اور خبر پر داخل ہوتے ہیں اور دونوں کو مفعول بنا کر نصب دیتے ہیں۔

قاعدہ: افعالِ قلوب کے دو مفعولوں میں سے ایک کو ذکر کرنا اور ایک کو ذکر نہ کرنا جائز نہیں، یا تو دونوں کو ذکر کیا جائے یا دونوں کو حذف کیا جائے۔

الدَّرسُ الخمسون

افعالِ تحویل وتصییر کا بیان[2]

فعل تحویل وہ فعل ہے جو حالت کی تبدیلی کو بتائے۔ یہ بھی سات فعل ہیں: صَيَّرَ، جَعَلَ، وَهَبَ، اِتَّخَذَ، تَرَكَ، رَدَّ، خَلَقَ یہ ساتوں مبتدا خبر پر داخل ہوتے ہیں اور دونوں کو مفعول بنا کر نصب دیتے ہیں۔ جیسے: صَيَّرْتُ[3] الدَّقِيْقَ خُبْزًا، جَعَلَ اللّٰهُ الأَرْضَ فِرَاشًا، وَهَبَنِي اللّٰهُ فِدَاكَ، ﴿وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا﴾، تَرَكْتُ الرَّجُلَ حَيْرَانَ، رَدَّ شُعُوْرَهُ الْبِيْضَ سُوْدًا، خلَقَ اللّٰهُ الإِنْسَانَ هَلُوْعًا۔

---

[1] ۱۔ جانا میں نے زید کو کاتب (لکھنے والا) ۲۔ دل سے دیکھا میں نے زید کو فاضل ۔۳۔ پایا میں نے قاسم کو امانت دار۔۴۔ گمان کیا میں نے محمد کو سونے والا۔ ۵۔ گمان کیا میں نے حسن کو عمدہ قرآن پڑھنے والا۔ ۶۔ گمان کیا میں نے گھر کو خالی۔۷۔ گمان کیا میں نے دوست کو وفادار۔ ۸۔ یقیناً جانا میں نے اللہ کو بخشنے والا۔

[2] تحویل: بدلنا۔ تصییر: بنانا۔

[3] ۱۔ بنایا میں نے آٹے کو روٹی۔۲۔ بنایا اللہ نے زمین کو بچھونا۔۳۔ بنائیں اللہ مجھ کو آپ پر قربان۔۴۔ بنایا اللہ نے ابراہیم علیہ السلام کو دوست ۔۵۔ کر دیا میں نے آدمی کو حیران۔ ۶۔ بنا دیا اس کے سفید بالوں کو سیاہ۔ ۷۔ بنایا اللہ نے انسان کو تھڑ دِلا (کچے دل کا)۔

Www.IslamicBooks.Website

فعلِ تعجب کا بیان

فعلِ تعجب وہ فعل ہے جس کے ذریعہ کسی بات پر حیرت ظاہر کی جائے۔ فعلِ تعجب کے دو وزن ہیں مَا أَفْعَلَهٗ اور أَفْعِلْ بِهٖ۔

ثلاثی مجرد سے فعلِ تعجب ان ہی دو وزنوں پر آتا ہے اور ضمیر کی جگہ اس چیز کو لاتے ہیں جس پر حیرت ظاہر کرنی ہے۔ جیسے: مَا أَحْسَنَ زَيْدًا، أَحْسِنْ بِزَيْدٍ (زید کتنا اچھا ہے!)۔

قاعدہ: ثلاثی مجرد کے علاوہ دیگر افعال سے فعلِ تعجب بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ مَا أَشَدَّ اور أَشْدِدْ بِـ کے بعد اس فعل کا مصدر لایا جائے جس سے فعل تعجب بنانا مقصود ہے، پھر وہ چیز لائی جائے جس پر تعجب ظاہر کرنا ہے۔ جیسے: دو آدمیوں کے باہم سخت لڑنے پر حیرت ظاہر کرنی ہو تو کہیں گے: مَا أَشَدَّ مُقَاتَلَةَ زَيْدٍ وَعَمْرٍو! اور أَشْدِدْ بِمُقَاتَلَةِ زَيْدٍ وَعَمْرٍو! (زید اور عمرو باہم کس قدر سخت لڑتے ہیں!)۔

افعالِ مدح وذم کا بیان

فعلِ مدح وہ فعل ہے جس کے ذریعہ کسی کی تعریف کی جائے۔ افعالِ مدح دو ہیں: نِعْمَ اور حَبَّذَا ۔ یہ دونوں فعل اپنے فاعل کو رفع دیتے ہیں۔ جیسے: نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ، حَبَّذَا زَيْدٌ (زید اچھا آدمی ہے)۔

فعلِ ذم وہ فعل ہے جس کے ذریعہ کسی کی برائی کی جائے۔ افعال ذم بھی دو ہیں: بِئْسَ اور سَآءَ ۔ یہ دونوں فعل بھی اپنے فاعل کو رفع دیتے ہیں۔ جیسے: بِئْسَ / سَاءَ الرَّجُلُ عمرٌو (عمرو برا آدمی ہے)

قاعدہ: افعالِ مدح وذم کے فاعل کے بعد ایک اور اسم مرفوع آتا ہے جس کی تعریف یا برائی کی جاتی ہے۔ اس کو مخصوص بالمدح اور مخصوص بالذم کہتے ہیں۔

نوٹ: حَبَّذَا کا فاعل ذَا ہے، فعلِ مدح صرف حَبَّ ہے۔

قاعدہ: نعم، بئس اور ساء کا فاعل تین طرح آتا ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

۱۔ الف لام کے ساتھ۔ جیسے: **نعم/ بئس / ساء الرجلُ زيدٌ۔**

۲۔ معرف باللام کی طرف مضاف ہو کر۔ جیسے: **نعم/ بئس/ ساء غلامُ الرجل زيدٌ۔**

۳۔ فاعل ضمیر مستتر ہوتی ہے اور اس کی تمیز نکرہ آتی ہے۔ جیسے: **نعم/ بئس / ساء رجلاً زيدٌ** (اچھا ہے وہ/ برا ہے وہ آدمی ہونے کے اعتبار سے یعنی زید)۔

مشقی سوالات

۱۔ کون سے فعل مبنی ہیں اور کون سے معرب؟ ۲۔ فعل کے اعراب کتنے ہیں اور کیا ہیں؟

۳۔ کیا فعل پر جر آتا ہے؟ ۴۔ فعل مضارع پر کتنے اعراب آتے ہیں؟

۵۔ امر غائب و متکلّم معروف اور امر مجہول کا اعراب کیا ہے؟

۶۔ فعلِ نہی کا اعراب کیا ہے؟

۷۔ مضارع پر رفع کب آتا ہے؟ اور کون رفع دیتا ہے؟

۸۔ مضارع پر ضمّہ تقدیری کب ہوتا ہے؟ ۹۔ مضارع کو کون سے حروف نصب دیتے ہیں؟

۱۰۔ مضارع کو کون سے حروف جزم دیتے ہیں؟ ۱۱۔ فعلِ قلب کی تعریف مع مثال بیان کرو۔

۱۲۔ افعالِ قلوب کتنے ہیں؟ اور کیا ہیں؟

۱۳۔ افعالِ قلوب کے معانی مثال کے ساتھ بیان کرو۔

۱۴۔ افعالِ قلوب کس پر داخل ہوتے ہیں اور کیا عمل کرتے ہیں؟

۱۵۔ کیا افعالِ قلوب کے دو مفعولوں میں سے ایک کو حذف کرنا جائز ہے؟

۱۶۔ فعلِ تحویل کس کو کہتے ہیں؟ ۱۷۔ فعلِ تصییر کس کو کہتے ہیں؟

۱۸۔ افعالِ تحویل کتنے ہیں؟ اور کیا ہیں؟

۱۹۔ افعالِ تحویل کس پر داخل ہوتے ہیں اور کیا عمل کرتے ہیں؟

۲۰۔ فعلِ تعجب کی تعریف بیان کرو۔ ۲۱۔ فعلِ تعجب کے کتنے وزن ہیں؟

۲۲۔ فعلِ تعجب کے وزن استعمال کرنے کا طریقہ بیان کرو۔

۲۳۔ ثلاثی مجرد کے علاوہ ابواب سے فعل تعجب بنانے کا طریقہ کیا ہے؟

Www.IslamicBooks.Website

۲۴۔فعلِ مدح کی تعریف بیان کرو۔
۲۵۔افعالِ مدح کتنے ہیں؟
۲۶۔افعالِ مدح کیا عمل کرتے ہیں؟
۲۷۔فعلِ ذم کی تعریف بیان کرو۔
۲۸۔افعالِ ذم کتنے ہیں؟
۲۹۔افعالِ ذم کا کیا عمل ہے؟
۳۰۔مخصوص بالمدح اور مخصوص بالذم کس کو کہتے ہیں؟
۳۱۔حَبَّذَا کا فاعل کون ہے؟
۳۲۔نِعْمَ، بِئْسَ اور سَاءَ کس طرح مستعمل ہیں؟

الدرس الواحد والخمسون

حروف عاملہ کا بیان

حروفِ عاملہ وہ ہیں جو کلمہ پر یا جملہ پر داخل ہو کر اس میں عمل کرتے ہیں۔ حروفِ عاملہ سات قسم کے ہیں۔ وہ یہ ہیں: حروفِ جر، حروفِ مشبہ بالفعل، حروفِ شرط، حروفِ نواصبِ مضارع، حروفِ جوازمِ مضارع، حروفِ ندا اور حروفِ نفی، یعنی ما ولا مشابہ بہ لیس ان میں سے بعض کا بیان[1] پہلے آچکا ہے باقی کا بیان یہاں کیا جاتا ہے۔

حروفِ جر کا بیان

حرفِ جر وہ حرف ہے جو فعل یا معنیٔ[2] فعل کو اپنے مابعد تک پہنچائے، یا یوں کہیے کہ فعل یا معنی فعل کا اپنے مابعد سے تعلّق جوڑے۔ جیسے: کَتَبْتُ بِالْقَلَمِ میں کتابت کا تعلّق قلم کے ساتھ ب نے جوڑا ہے۔

حروفِ جر اپنے مدخول کو جر دیتے ہیں اور وہ مجرور کہلاتا ہے۔ یہ حروف سترہ ہیں:

[1] حروف مشبہ بالفعل کا بیان سبق ۲۹ میں، حروفِ ندا کا بیان سبق ۳۳ میں اور حروفِ نفی کا بیان سبق ۳۱ میں گزر چکا ہے۔ [2] معنیٔ فعل سے مراد ہر وہ چیز ہے جس سے فعل مستنبط کیا جا سکے۔ جیسے: اسمائے عاملہ، ظرف، اسمِ اشارہ، حروفِ ندا وغیرہ۔

Www.IslamicBooks.Website

باؤ تاؤ کاف ولام وواو مُنذ و مُذ خلا

رُبَّ، حَاشَا، مِنْ، عَدَا، فِيْ، عَنْ، علٰی، حتّی، إلٰی

① ب کے مشہور معنی نو ہیں: اِلصاق، استعانت، مقابلہ، تعدیہ، قسم، تعلیل، مصاحبت، ظرفیت اورزائدہ۔

ا۔ الصاق یعنی ایک چیز کا دوسری چیز کے ساتھ ملنا، خواہ حقیقتاً ملنا ہو یا حکماً۔ جیسے: بِہٖ دَآءٌ (اس کے ساتھ بیماری ہے)، مَرَرْتُ بِزَیْدٍ۔

۲۔ استعانت یعنی مدد چاہنا۔ جیسے: کَتَبْتُ بالقلم (میں نے قلم کی مدد سے لکھا)۔

۳۔ مقابلہ یعنی بدلہ ہونا۔ جیسے: بِعْتُ الثَّوْبَ بِدِرْهَمٍ (میں نے کپڑا ایک روپیہ کے بدلہ میں بیچا)۔

۴۔ تعدیہ یعنی لازم کو متعدی بنانا۔ جیسے: ذَهَبْتُ بزیدٍ (میں زید کو لے گیا)، ذَهَبَ (گیا) لازم تھا ب کی وجہ سے متعدی ہو گیا۔

۵۔ قسم کھانے کے لیے۔ جیسے: بِاللّٰهِ! لَأَفْعَلَنَّ كَذَا (بخدا! میں ایسا ضرور کروں گا)۔

۶۔ تعلیل یعنی علت بیان کرنے کے لیے۔ جیسے: ﴿اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ﴾ (بے شک تم نے ظلم کیا اپنی ذاتوں پر تمہارے بچھڑا بنانے کی وجہ سے)۔

۷۔ مصاحبت یعنی ساتھ ہونا بتانے کے لیے۔ جیسے: خَرَجَ زَیْدٌ بِأُسْرَتِہٖ (زید اپنے خاندان کے ساتھ نکلا)۔

۸۔ ظرفیت یعنی جگہ ہونا بتانے کے لیے۔ جیسے: جَلَسْتُ بالمَسْجِدِ (میں مسجد میں بیٹھا)۔

۹۔ زائدہ یعنی کچھ معنی نہیں ہوتے۔ جیسے: أَلَیْسَ زَیْدٌ بقَائِمٍ؟ (کیا زید کھڑا نہیں ہے؟) اس میں لیس کی خبر پر ب زائد ہے۔

② ل کے تین معنی ہیں: اختصاص، تعلیل اور زائدہ۔

ا۔ اختصاص یعنی ایک چیز کا دوسری چیز کے ساتھ خاص ہونا بتلانے کے لیے۔ جیسے: الُجُلُّ لِلْفَرَسِ (جھول گھوڑے کے لیے خاص ہے)۔

۲۔ تعلیل یعنی علت بیان کرنے کے لیے۔ جیسے: ضَرَبْتُهٗ لِلتَّأدِيْبِ میں ضرب کی علت

Www.IslamicBooks.Website

تادیب ہے۔

۳۔زائدہ جیسے: رَدِفَ لَكُمْ (تمہارا ردیف یعنی سواری پر تمہارے پیچھے بیٹھنے والا)۔اس میں لام زائد ہے۔

③ مِنْ کے چار معنی ہیں: ابتدائے غایت، تبیین، تبعیض اور زائدہ۔

۱۔ابتدائے غایت یعنی مسافت کی ابتدا بتانے کے لیے۔جیسے: سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَةِ إِلَى الْكُوْفَةِ (چلا میں بصرہ سے کوفہ تک)۔

۲۔تبیین یعنی کسی مبہم چیز کی وضاحت کرنے کے لیے۔جیسے: سَأُعْطِيْكَ مالاً مِنَ الدَّرَاهِمِ (میں ابھی آپ کو مال دوں گا دراہم میں سے)۔اس میں مِنَ الدَّرَاهِمِ نے مال کی وضاحت کی ہے کہ وہ دراہم کے قبیل سے ہے۔

۳۔تبعیض یعنی بعض حصّہ ہونا بتانے کے لیے۔جیسے: أَخَذْتُ مِنَ الدَّرَاهِمِ (میں نے کچھ دراہم لیے)۔

۴۔زائدہ جیسے: مَا جَاءَ نِيْ مِنْ أَحَدٍ (نہیں آیا میرے پاس کوئی)۔

الدَّرْسُ الثاني والخمسون

باقی حروف جر کا بیان

④ علیٰ تین معنی کے لیے ہے: استعلاء، بمعنی ب اور بمعنی في۔

۱۔استعلاء یعنی بلندی بتانے کے لیے، خواہ حقیقی ہو یا مجازی۔جیسے: زَيْدٌ عَلَى السَّطْحِ اور عَلَيْهِ دَيْنٌ (اس پر قرض ہے)۔

۲۔بمعنی ب جیسے: مَرَرْتُ عَلَيْهِ أيْ بِهِ (گزرا میں اس کے پاس سے)۔

۳۔بمعنی في جیسے: ﴿إِنْ كُنْتُمْ عَلىٰ سَفَرٍ﴾ أي في سفرٍ (اگر ہو تم سفر میں)۔

⑤ إلىٰ انتہائے غایت یعنی مسافت کی آخری حد بتانے کے لیے ہے۔جیسے: سِرْتُ مِنَ البَصرةِ إِلَى الْكُوْفَةِ۔

Www.IslamicBooks.Website

⑥ **فــي** ظرفیت کے لیے ہے، یعنی اس کے مابعد کا اس کے ماقبل کے لیے زمانہ یا جگہ ہونا بتانے کے لیے ہے۔ جیسے: زَيْدٌ فِي الدَّارِ، صُمْتُ فِي رَمَضَانَ۔

⑦ **عن** دور ہونا اور آگے بڑھ جانا بتانے کے لیے ہے۔ جیسے: رَمَيْتُ السَّهْمَ عَنِ الْقَوْسِ (میں نے تیر کمان سے پھینکا) یعنی تیر کمان سے دور ہوا اور آگے بڑھ گیا۔

⑧ **ك** تشبیہ کے لیے ہے۔ جیسے: زَيْدٌ كَالأَسَدِ (زید شیر جیسا ہے)۔

⑨ **ت** قسم کھانے کے لیے ہے مگر لفظ اللہ کے ساتھ خاص ہے، باقی اسمائے حسنیٰ پر داخل نہیں ہوتی۔ جیسے: ﴿تَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ﴾

⑩ **و** بھی قسم کھانے[1] کے لیے ہے۔ جیسے: وَاللّٰهِ إِنَّ زَيْدًا لَقَائِمٌ۔

⑪ **حتّٰی** انتہائے غایت کے لیے ہے۔ جیسے: سِرْتُ حَتَّى السُّوْقِ، نِمْتُ حَتَّى الصَّبَاحِ۔

⑫ **رُبَّ** تقلیل کے لیے ہے، یعنی کسی چیز کی کمی بیان کرنے کے لیے ہے۔ جیسے: رُبَّ رَجُلٍ كَرِيْمٍ لَقِيْتُهُ: (کچھ ہی سخی آدمیوں سے ملا ہوں میں)۔

⑬، ⑭ **مذ اور مُنذُ** دو معنی کے لیے ہیں:

ا۔ زمانہ ماضی میں ابتدائے غایت بتانے کے لیے۔ جیسے: مَا رَأَيْتُهُ مُذْ/ مُنْذُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ (نہیں دیکھا میں نے اس کو جمعہ کے دن سے)۔

۲۔ کسی کام کی پوری مدت بتانے کے لیے۔ جیسے: مَا رَأَيْتُهُ مُذْ/ مُنْذُ يَوْمَيْنِ (نہیں دیکھا میں نے اس کو دو دن سے یعنی نہ دیکھنے کی پوری مدت دو دن ہے)۔

⑮-⑰ **حَاشَا، خَلَا، عَدَا**[2] استثنا کے لیے ہیں۔ جیسے: جَاءَ الْقَوْمُ حَاشَا / خَلَا / عَدَا زَيْدٍ (آئی قوم زید کے علاوہ)۔

---

[1] و عاطفہ حرفِ جر نہیں ہے۔ [2] جب یہ تینوں لفظ فعل ہوتے ہیں تو مابعد کو نصب دیتے ہیں اور اس وقت بھی استثنا ہی کے معنی دیتے ہیں۔ جیسے: قَامَ الْقَوْمُ حَاشَا / خَلَا/ عَدَا زَيْدًا اور جب ان پر ما داخل ہوتا ہے تو فعل ہی ہوتے ہیں، حرفِ جر نہیں ہوتے۔

Www.IslamicBooks.Website

الدرسُ الثالثُ والخمسون

نواصب مضارع کا بیان

چار حروف مضارع کو نصب دیتے ہیں: أَنْ، لَنْ، كَيْ، إِذَنْ۔

۱۔ أَنْ مضارع کو مصدری معنی میں کرتا ہے۔ جیسے: أُحِبُّ أَنْ تَقُوْمَ (میں تیرے کھڑے ہونے کو پسند کرتا ہوں)۔

۲۔ لَنْ مضارع کو مستقبل کے لیے خاص کرتا ہے اور تاکید کے ساتھ نفی کرتا ہے۔ جیسے: لَنْ يَّضْرِبَ (ہرگز نہیں مارے گا وہ)۔

۳۔ كَيْ سببیت کے لیے ہے، یعنی اس کا ماقبل مابعد کے لیے سبب ہوتا ہے۔ جیسے: أَسْلَمْتُ كَيْ أَدْخُلَ الْجَنَّةَ میں اسلام قبول کرنا دخولِ جنّت کا سبب ہے۔

۴۔ إِذَنْ جواب کے لیے ہے اور ایسے مضارع کے ساتھ آتا ہے جو مستقبل کے معنی میں ہو۔ جیسے: کسی نے کہا: أَسْلَمْتُ۔ آپ نے جواب دیا: إِذَنْ تَدْخُلَ الْجَنَّةَ (تب تو تُو جنّت میں جائے گا)۔

جوازمِ مضارع کا بیان

پانچ حروف مضارع کو جزم دیتے ہیں: إِنْ، لَمْ، لَمَّا، لامِ امر اور لائے نہی۔

۱۔ إِنْ شرط کے لیے ہے اور مستقبل کے معنی دیتا ہے اگرچہ ماضی پر داخل ہو۔ جیسے: إِنْ تَضْرِبْنِي أَضْرِبْكَ اور إِنْ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ (اگر تو مجھ کو مارے گا تو میں بھی ماروں گا)۔

۲۔ لَمْ مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کرتا ہے۔ جیسے: لَمْ يَضْرِبْ (نہیں مارا اس نے)۔

۳۔ لَمَّا بھی مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کرتا ہے۔ اور لَمْ اور لَمَّا میں فرق یہ ہے کہ لَمْ نزدیک اور دور کی قید کے بغیر نفی کرتا ہے اور لَمَّا میں زمانہ تکلم تک نفی دراز ہوتی ہے۔ جیسے: لَمَّا يَضْرِبْ (اب تک نہیں مارا اس نے)۔

Www.IslamicBooks.Website

۴۔ لامِ امر فعلِ مضارع کو امر بناتا ہے۔ جیسے: لِيَضْرِبْ (چاہیے کہ مارے وہ)۔

۵۔ لائے نہی فعلِ مضارع کو نہی بناتا ہے۔ جیسے: لا تَضْرِبْ (مت مار تو)۔

فائدہ: ان کے علاوہ کچھ کلماتِ شرط اور بھی ہیں جو مضارع کو جزم دیتے ہیں، وہ یہ ہیں: لَـوْ، أَمَّا، مَنْ، مَا، أَيٌّ، مَتیٰ، أنّٰی، أَيْنَمَا، مَهْمَا، إِذْمَا، حَيْثُمَا.

مشقی سوالات

۱۔ حروف عاملہ کی تعریف بیان کرو۔
۲۔ حروفِ عاملہ کتنی قسم کے ہیں اور کیا ہیں؟
۳۔ حروفِ جر کی تعریف مع مثال بیان کرو۔
۴۔ حروف جر کا کیا عمل ہے؟
۵۔ مجرور کس کو کہتے ہیں؟
۶۔ حروفِ جر کتنے ہیں اور کیا ہیں؟
۷۔ ب کے نو معنی مثالوں کے ساتھ بیان کرو۔
۸۔ ل کے تینوں معنی مثالوں کے ساتھ بیان کرو۔
۹۔ مِن کے چاروں معنی مثالوں کے ساتھ بیان کرو۔
۱۰۔ علٰی کے تینوں معنی مثالوں کے ساتھ بیان کرو۔
۱۱۔ إلٰی کے معنی مع مثال بیان کرو۔
۱۲۔ في کے معنی مع مثال بیان کرو۔
۱۳۔ عَن کے معنی مع مثال بیان کرو۔
۱۴۔ ك کے معنی مع مثال بیان کرو۔
۱۵۔ ت کے معنی مع مثال بیان کرو۔
۱۶۔ و کے معنی مع مثال بیان کرو۔
۱۷۔ حتّٰی کے معنی مع مثال بیان کرو۔
۱۸۔ رُبَّ کے معنی مع مثال بیان کرو۔
۱۹۔ مُذْ اور مُنْذ کے دونوں معنی مع امثلہ بیان کرو۔
۲۰۔ حَاشَا، خَلَا اور عَدَا کے معنی مع مثال بیان کرو۔
۲۱۔ نواصبِ مضارع کیا کیا ہیں؟
۲۲۔ أنْ کا معنوی عمل بیان کرو۔
۲۳۔ لَنْ کا معنوی عمل بیان کرو۔
۲۴۔ کَيْ کے معنی مع مثال بیان کرو۔
۲۵۔ إذَنْ کس لیے ہے؟ اور کہاں مستعمل ہے؟
۲۶۔ جوازمِ مضارع کیا کیا ہیں؟

Www.IslamicBooks.Website

۲۷۔ إنْ کس لیے ہے؟ اور کیا معنی دیتا ہے؟
۲۸۔ لَمْ کا معنوی عمل کیا ہے؟
۲۹۔ لَمَّا کا معنوی عمل کیا ہے؟
۳۰۔ لَمْ اور لَمَّا میں کیا فرق ہے؟
۳۱۔ لامِ امر کیا کام کرتا ہے؟
۳۲۔ لائے نہی کیا کام کرتا ہے؟
۳۳۔ کلماتِ شرط کیا کیا ہیں؟
۳۴۔ کلماتِ شرط کا عمل کیا ہے؟

الدَّرسُ الرَّابع والخمسون

حروفِ غیر عاملہ کا بیان

حروفِ غیر عاملہ وہ ہیں جو کلمہ یا جملہ پر داخل ہوتے ہیں مگر لفظوں میں کچھ عمل نہیں کرتے۔ تیرہ قسم کے حروف ہیں، جو یہ ہیں:

حروفِ عاطفہ، حروفِ ایجاب، حروفِ تفسیر، حروفِ زیادت، حروفِ مصدریہ، حروفِ استفہام، حروفِ تاکید، حروفِ تحضیض، حرفِ ردع، حروفِ تنبیہ، حرفِ توقع، تائے تانیث ساکنہ اور تنوین۔

حروفِ عاطفہ کا بیان

حروفِ عاطفہ وہ حروف ہیں جو کلمہ کو یا جملہ کو دوسرے کلمہ سے یا جملہ سے جوڑتے ہیں۔ یہ دس حروف ہیں:

و، ف، ثُمَّ، حتّی، أَوْ، إمَّا، أَمْ، لَا، بَلْ، لٰکِنْ۔

جیسے: جَاءَ زَیْدٌ وَعَمْرٌو / زَیْدٌ فَعَمْرٌو / زَیْدٌ ثُمَّ عَمْرٌو / زَیْدٌ أَوْ عَمْرٌو / زَیْدٌ أَمْ عَمْرٌو / زَیْدٌ لَا عَمْرٌو / زَیْدٌ بَلْ عَمْرٌو، مَاتَ النَّاسُ حَتَّی الأَغْنِیَاءُ (مر گئے لوگ یہاں تک کہ مال دار بھی)، العَدَدُ إمَّا زَوْجٌ وإمَّا فَرْدٌ (کسی خاص عدد کے بارے میں کہ وہ یا تو جفت ہے یا طاق)، مَا جَاءَنِيْ زَیْدٌ لٰکِنْ عَمْرٌو جَاءَ، قَامَ بَکْرٌ لٰکِنْ خَالِدٌ لَمْ یَقُمْ۔

Www.IslamicBooks.Website

حروفِ ایجاب کا بیان

حروفِ ایجاب وہ حروف ہیں جن کے ذریعہ جواب دیا جاتا ہے۔ یہ چھ حروف ہیں: نَعَمْ، بَلٰی، إِيْ، أَجَلْ، جَيْرِ، إِنَّ۔

۱۔ نَعَمْ کلامِ سابق کو ثابت کرنے کے لیے ہے۔ جیسے: أَجَاءَ زَيْدٌ؟ یا أَمَا جَاءَ زَيْدٌ؟ کے جواب میں نَعَمْ کہا جائے تو مطلب یہ ہوگا کہ ہاں بے شک زید آیا/نہیں آیا۔

۲۔ بَلٰی کلامِ منفی کے جواب میں آکر اس کو مثبت کرتا ہے۔ جیسے: اللہ نے دریافت کیا کہ ﴿اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ﴾ لوگوں نے جواب دیا: بَلٰیٰ (کیوں نہیں)۔ یعنی بے شک آپ ہمارے رب ہیں۔

۳۔ إِيْ استفہام کے بعد اثبات کے لیے ہے اور اس کے ساتھ قسم ضروری ہے۔ جیسے: أَحَقٌّ هُوَ؟ جواب: إِيْ وَرَبِّيْ! إِنَّهُ لَحَقٌّ (کیا عذاب آخرت واقعی امر ہے؟ جواب: ہاں، قسم میرے رب کی! وہ واقعی امر ہے)۔

۴-۶۔ أَجَلْ، جَيْرِ، إِنَّ خبر دینے والے کی تصدیق کے لیے ہیں۔ جیسے: جَاءَكَ زَيْدٌ (آپ کے پاس زید آیا؟) کے جواب میں أَجَلْ، جَيْرِ یا إِنَّ کہا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ آپ صحیح کہتے ہیں، زید میرے پاس آیا ہے۔

الدَّرْسُ الخامسُ والخمسون

حروف تفسیر کا بیان

حروفِ تفسیر وہ حروف ہیں جو اجمال کی وضاحت کرنے کے لیے لائے جاتے ہیں۔ یہ دو حرف ہیں: أَيْ اور أَنْ۔

۱۔ أَيْ جملہ اور مفرد دونوں کی تفسیر کے شروع میں آتا ہے۔ جیسے: قَتَلَ زَيْدٌ بَكْرًا أَيْ ضَرَبَهُ ضَرْبًا شَدِيْدًا اور الغَضَنْفَرُ أَيِ الأَسَدُ۔

Www.IslamicBooks.Website

۲۔أَنْ ایسے فعل کی تفسیر کرتا ہے جو بمعنی قول ہو۔ جیسے: ﴿وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰۤاِبْرٰهِيْمُ ۝﴾ میں ﴿وَنَادَيْنٰهُ﴾ بمعنی قلنا ہے اور ﴿اَنْ يّٰۤاِبْرٰهِيْمُ ۝﴾ اس کی تفسیر ہے۔

حروف زیادت کا بیان

حروفِ زیادت وہ حروف ہیں جن کے معنی کچھ نہیں ہوتے ان کو کلام میں زینت کے لیے لایا جاتا ہے۔ یہ آٹھ حروف ہیں: إِنْ، أَنْ، مَا، لَا، مِنْ، ك، ب، ل۔

۱۔إِنْ تین جگہ زائد آتا ہے: مَا نافیہ کے بعد، ما مصدریہ کے بعد اور لَمَّا کے بعد۔ جیسے: مَا إِنْ زَيْدٌ قائمٌ (زید کھڑا نہیں ہے)، اِنْتَظِرْ ما إِنْ يَجْلِسُ الأَمِيْرُ (امیر کے بیٹھنے تک انتظار کر)، لَمَّا إِنْ جَلَسْتَ جَلَسْتُ (جب تک تو بیٹھے گا میں بیٹھوں گا)۔

۲۔أَنْ دو جگہ زائد آتا ہے لمّا کے بعد اور لَوْ سے پہلے۔ جیسے: ﴿فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ﴾ (پس جب خوش خبری دینے والا آیا)۔ وَاللهِ! أَنْ لو قمتَ قمتُ۔

۳۔ما دو جگہ زائد آتا ہے: کلمات شرط إِذَا، متی، أَيٌّ، أَيْنَ اور إِنْ کے بعد اور حروفِ جر ب، عن، من اور ك کے بعد۔ جیسے: إِذَا مَا / مَتٰى ما صُمْتَ صُمْتُ، ﴿اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ۚ﴾ أَيْنَمَا تَجْلِسْ أَجْلِسْ، إِمَّا تَقُمْ أَقُمْ، ﴿فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ﴾ ﴿عَمَّا قَلِيْلٍ﴾ ﴿مِمَّا خَطِيْٓئٰتِهِمْ﴾ زَيْدٌ صَدِيْقِي كَمَا أَنَّ عَمْرًا أَخِيْ۔

۴۔لا تین جگہ زائد آتا ہے و عاطفہ کے بعد جب کہ وہ نفی کے بعد آیا ہو، أَنْ مصدریہ کے بعد اور قسم سے پہلے۔ جیسے: مَا جَاءَ نِي زَيْدٌ وَلَا عَمْرٌو، ﴿مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ اَمَرْتُكَ ۭ﴾ (تجھے سجدہ کرنے سے کس چیز نے روکا جب کہ میں نے حکم دیا تھا؟) ﴿لَآ اُقْسِمُ بِھٰذَا الْبَلَدِ ۝﴾ (میں اس شہر کی قسم کھاتا ہوں)۔ باقی چار حروف کا بیان حروفِ جر کے بیان میں گزر چکا ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

الدرسُ السادس والخمسون

حروفِ مصدریہ کا بیان

حروفِ مصدریہ وہ حروف ہیں جو فعل کو مصدری معنی میں یا جملہ کو مصدر کی تاویل میں کرتے ہیں۔ یہ تین حرف ہیں: مَــا، أَنْ، أَنَّ ۔ اوّل دو جملہ فعلیہ پر داخل ہوتے ہیں اور اس کو مصدر کے معنی میں کرتے ہیں اور أَنَّ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے اور اس کو بتاویل مصدر کرتا ہے، جیسے: ﴿ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ﴾ (تنگ ہوگئی ان پر زمین اپنی کشادگی کے باوجود)، ﴿فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖٓ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا﴾ (پس نہیں تھا ان کی قوم کا جواب مگر یہ بات الخ)، عَلِمْتُ أَنَّكَ قَائِمٌ (میں نے آپ کا کھڑا ہونا جانا)۔

حروفِ تاکید کا بیان

حروف تاکید وہ حروف ہیں جن سے کلام میں تاکید پیدا کی جاتی ہے یہ دو حرف ہیں: نون تاکید ثقیلہ وخفیفہ اور لام تاکید مفتوح۔

۱۔نون تاکید ثقیلہ وخفیفہ فعل مضارع، امر اور نہی کے ساتھ خاص ہے۔ جیسے: لَيَضْــرِبَــنَّ، لَيَضْرِبَنْ، اِفْعَلَنَّ، اِفْعَلَنْ، لَا يَفْعَلَنَّ، لَا يَفْعَلَنْ۔

۲۔لام تاکید مفتوح فعل اور اسم دونوں پر آتا ہے۔ جیسے: لَيَضْرِبَنَّ، ﴿لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ﴾ (اگر آسمان وزمین میں اللہ کے سوا اور معبود ہوتے تو دونوں ضرور برباد ہوجاتے)، إِنَّ زَيْدًا لَقَائِمٌ (بے شک زید البتہ یعنی یقیناً کھڑا ہے)۔

الدرسُ السَّابع والخَمْسُون

حروفِ استفہام کا بیان

حروفِ استفہام وہ حروف ہیں جن کے ذریعہ کوئی بات دریافت کی جائے۔ یہ دس حروف ہیں:

Www.IslamicBooks.Website

ہمزۂ مفتوحہ (أ)، هَلْ، مَا، مَنْ، مَاذَا، أَيٌّ، مَتٰى، أَيَّانَ، أَنّٰى اور أَيْنَ۔

١،٢۔ہمزۂ مفتوحہ اور هَلْ دونوں جملہ کے شروع میں آتے ہیں۔ جیسے: أ / هل زَيْدٌ قائمٌ؟ أ / هَل قَام زَيْدٌ؟

فائدہ: ہمزہ کا استعمال هَلْ سے زیادہ ہے۔

قاعدہ: استفہامِ انکاری[1] کے لیے صرف ہمزہ مستعمل ہے۔ جیسے: أَتَضْرِبُ زَيْدًا وَهُوَ أَخُوكَ؟

قاعدہ: أَمْ کے ساتھ بھی صرف ہمزہ آتا ہے۔ جیسے: أَزَيْدٌ عِنْدَكَ أَمْ عَمْرٌو؟

قاعدہ: حروفِ عاطفہ پر بھی صرف ہمزہ داخل ہوتا ہے۔ جیسے: ﴿اَثُمَّ اِذَا مَا وَقَعَ﴾ إلخ، ﴿اَفَمَنْ كَانَ﴾ إلخ، ﴿اَوَ مَنْ كَانَ﴾ إلخ۔

٣۔مَا غیر ذوی العقول کے بارے میں کوئی بات دریافت کرنے کے لیے ہے۔ جیسے: مَا فِي يَدِكَ؟

٤۔مَنْ ذوی العقول کے بارے میں کوئی بات دریافت کرنے کے لیے ہے۔ جیسے: مَنْ فِي الدَّارِ؟

٥۔مَاذَا بھی کسی چیز کے بارے میں دریافت کرنے کے لیے ہے۔ جیسے: مَاذَا تُرِيْدُوْنَ؟ (کیا چاہتے ہو تم؟)

٦۔أَيٌّ اور اس کا مؤنث أَيَّةٌ ذوی العقول اور غیر ذوی العقول دونوں کے لیے ہیں۔ جیسے: أَيُّكُمْ أَقْرَأُ؟ (تم میں سے سب سے زیادہ شان دار قرآن کون پڑھتا ہے؟)، أَيُّ البِلَادِ أَحْسَنُ؟ أَيَّتُهَا أَفْضَلُ مِنكُنَّ؟ ﴿بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ﴾

٧،٨۔مَتٰى اور أَيَّانَ زمانہ دریافت کرنے کے لیے ہیں۔ جیسے: مَتٰى تَذْهَبُ؟ ﴿اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ o﴾

---

[1] استفہام انکاری وہ استفہام ہے جو صورتاً استفہام ہو اور مقصود مابعد کا ابطال ہو، اگر ہمزہ کا مابعد مثبت ہو تو منفی کے معنی حاصل ہوں گے۔ جیسے: ﴿اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا﴾ أي لَا يُحِبُّ۔ اور اگر مابعد منفی ہو تو مثبت کے معنی حاصل ہوں گے۔ جیسے: ﴿اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ o﴾ أي شَرَحْنَا صَدْرَكَ۔

Www.IslamicBooks.Website

۹، ۱۰۔ أَنّٰى اور أَیْنَ جگہ دریافت کرنے کے لیے ہیں۔ جیسے: ﴿أَنّٰى لَكِ هٰذَا﴾ (یہ تیرے پاس کہاں سے آیا؟)، أَیْنَ بَیْتُكَ؟

الدَّرْسُ الثامِنُ والخمسون

حروفِ تحضیض کا بیان

حُروفِ تحضیض وہ حروف ہیں جن کے ذریعہ مخاطب کو کسی کام پر اُبھارا جائے۔ یہ چار حرف ہیں: هَلَّا، أَلَّا، لَوْلَا اور لَوْمَا۔ یہ چاروں فعل پر داخل ہوتے ہیں، خواہ فعل مضارع ہو یا ماضی۔ جیسے: هَلَّا / أَلَّا / لَوْلَا / لَوْمَا۔ تَضْرِبُ / ضَرَبْتَ زَیْدًا؟ (آپ زید کو کیوں نہیں مارتے / مارا؟) مگر جب فعل مضارع پر داخل ہوتے ہیں تو واقعتاً ابھارنا مقصود ہوتا ہے اور جب ماضی پر داخل ہوتے ہیں تو ملامت کرنا اور شرمندہ کرنا مقصود ہوتا ہے۔ جیسے: هَلَّا تَضْرِبُ زَیْدًا؟ (زید کو آپ کیوں نہیں مارتے؟ یعنی مارنا چاہیے) اور هَلَّا أَكْرَمْتَ زَیْدًا؟ (آپ نے زید کا اکرام کیوں نہ کیا؟ یعنی آپ کا یہ عمل قابلِ افسوس ہے)۔

حرفِ توقع کا بیان

حرفِ توقع وہ ہے جس کے ذریعہ ایسی بات کی خبر دی جائے جس کی امید ہو۔ یہ صرف ایک لفظ قد ہے۔ جیسے: قَدْ یَقْدَمُ الْمُسَافِرُ الْیَوْمَ (امید ہے آج مسافر آجائے)۔

قاعدہ: قَدْ مضارع پر کبھی تقلیل[1] کے لیے بھی آتا ہے۔ جیسے: قَدْ یَصْدُقُ الْكَذُوْبُ (بڑا جھوٹا بھی کبھی سچ بولتا ہے)۔

قاعدہ: جب قد ماضی پر آتا ہے تو کبھی تقریب کے لیے ہوتا ہے اور کبھی تحقیق کے لیے۔ جیسے: قَدْ رَكِبَ (ابھی سوار ہوا)، ﴿قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى﴾ (تحقیق بامراد ہوا جو شخص گناہوں سے پاک ہوا)

---

[1] تقلیل: کم کرنا۔ تقریب: نزدیک کرنا، ماضی قریب بنانا۔ تحقیق: پکا کرنا۔

Www.IslamicBooks.Website

الدَّرسُ التاسع والخمسون

حرفِ ردع کا بیان

حرف ردع وہ ہے جس کے ذریعہ کسی کو جھڑکا جائے۔ یہ صرف ایک لفظ کَلَّا ہے۔ جیسے: ﴿کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ﴾ (ہرگز نہیں! عنقریب جان لوگے تم)۔ کَلَّا تین طرح مستعمل ہے:

۱۔ خبر کے بعد۔ جیسے: ﴿فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَهَانَنِ﴾ (کہتا ہے: میرے رب نے میری قدر گھٹا دی) ﴿کَلَّا﴾ (ہرگز نہیں!)۔

۲۔ امر کے بعد۔ جیسے: اِضْرِبْ زَيْدًا کے جواب میں کَلَّا کا مطلب یہ ہے کہ میں اس کو ہرگز نہیں ماروں گا۔

۳۔ جملہ کے مضمون کو مؤکد کرنے کے لیے۔ جیسے: ﴿کَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰٓى﴾ (سچ مچ بے شک آدمی حد سے نکل جاتا ہے)۔

حروفِ تنبیہ کا بیان

حروفِ تنبیہ وہ حروف ہیں جو مخاطب کی غفلت کو دور کرتے ہیں تاکہ وہ بات اچھی طرح سنے۔ یہ تین حروف ہیں: أَلَا، أَمَا، هَا۔ پہلے دو جملہ اسمیہ اور فعلیہ دونوں پر آتے ہیں۔ جیسے: ﴿اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ﴾ (سنو! اللہ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان ہو جاتا ہے) ﴿اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ﴾ (سنو! بے شک وہی فساد مچانے والے ہیں)، أَمَا لَا تَفْعَلِ الشَّرَّ (سنو! برا کام مت کرو)، أَمَا إِنَّ زَيْدًا لَقَائِمٌ (سنو! بے شک زید کھڑا ہے)۔ اور هَا جملہ اسمیہ پر بھی آتا ہے اور مفرد پر بھی۔ جیسے: هَا هٰذَا الكتابُ سَهْلٌ جدًا (سنو! یہ کتاب بہت ہی آسان ہے)۔ اس میں هَا حرف تنبیہ ہے جو جملہ اسمیہ پر آیا ہے اور اسمِ اشارہ ذا پر جو ھا ہے وہ بھی حرفِ تنبیہ ہے جو مفرد پر آیا ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

اَلدَّرْسُ السِّتُّوْن

تائے تانیث ساکنہ کا بیان

تائے تانیث ساکنہ وہ ساکن ت ہے جو فعل ماضی کے صیغۂ واحد مؤنث غائب کے آخر میں آتی ہے اور یہ بتاتی ہے کہ اس کا فاعل یا نائب فاعل مؤنث آنا چاہیے۔ جیسے: ضَرَبَتْ / ضُرِبَتْ فاطمةُ۔

تنوین کا بیان

تنوین وہ ساکن ن ہے جو کلمہ کی آخری حرکت کے تابع ہوتی ہے اور فعل کی تاکید کے لیے نہیں ہوتی، تنوین کو ن کی صورت میں نہیں لکھتے بلکہ کلمہ کی آخری حرکت کو دوہرا کر دیتے ہیں۔ جیسے زَیْدُنْ، زَیْدَنْ اور زَیْدِنْ کو زَیْدٌ، زَیْدًا اور زَیْدٍ لکھتے ہیں۔

تنوین کی پانچ قسمیں ہیں: تنوینِ تمکُّن، تنوینِ تنکیر، تنوین عِوَض، تنوینِ مقابلہ اور تنوینِ ترنم۔

۱۔ تنوینِ تمکن وہ تنوین ہے جو اسمِ متمکن یعنی اسمِ منصرف کے آخر میں آتی ہے، جو لفظ کے منصرف ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ جیسے: زَیْدٌ، رَجُلٌ، کِتَابٌ وغیرہ۔

۲۔ تنوین تنکیر وہ تنوین ہے جو کسی اسم کے نکرہ ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ جیسے: صَهٍ (کسی وقت خاموش ہو) اور صَهْ معرفہ ہے اور جزم پر مبنی ہے جس کے معنی ہیں ابھی خاموش ہو۔

۳۔ تنوین عوض وہ تنوین ہے جو مضاف پر مضاف الیہ کے عوض میں آتی ہے۔ جیسے: حِیْنَئِذٍ، یَوْمَئِذٍ کا مضاف الیہ کَانَ کَذَا محذوف ہے اس کے بدل ذ پر تنوین آئی ہے۔

۴۔ تنوینِ مقابلہ وہ تنوین ہے جو جمع مؤنث سالم کے آخر میں آتی ہے۔ جیسے: مُسْلِمَاتٌ۔ یہ تنوین جمع مذکر سالم کے نون کے مقابلہ میں ہے۔

۵۔ تنوین ترنم وہ تنوین ہے جو شعر کے آخر میں یا مصرعہ کے آخر میں آواز میں خوب صورتی پیدا کرنے کے لیے لائی جاتی ہے۔ جیسے:

Www.IslamicBooks.Website

أَقِلِّي اللَّوْمَ عَاذِلَ! وَالْعِتَابَنْ وَقُولِي إِنْ أَصَبْتُ لَقَدْ أَصَابَنْ [1]

اے ملامت کرنے والی! ملامت اور عتاب کم کر اور کہہ تو اگر میں نے درست کام کیا ہے کہ درست کام کیا اس نے

مشقی سوالات

۱۔ حروفِ غیر عاملہ کی تعریف بیان کرو۔

۲۔ حروف غیر عاملہ کی کتنی قسمیں ہیں؟ اور کیا ہیں؟

۳۔ حروفِ عاطفہ کی تعریف مع امثلہ بیان کرو۔ ۴۔ حروفِ عاطفہ کیا ہیں؟

۵۔ حَتّٰی، إِمَّا اور لٰكِنْ کی مثالیں بیان کرو۔ ۶۔ حروفِ ایجاب کی تعریف بیان کرو۔

۷۔ حروفِ ایجاب کیا ہیں؟ ۸۔ نَعَمْ کس لیے ہے مع مثال بیان کرو۔

۹۔ بَلٰی کس لیے ہے مع مثال بیان کرو؟

۱۰۔ إِيْ کس لیے ہے؟ اور اس کے لیے کیا چیز ضروری ہے؟

۱۱۔ أَجَلْ، جَيْرِ اور إِنَّ کس لیے ہیں؟ ۱۲۔ حروفِ تفسیر کی تعریف بیان کرو۔

۱۳۔ حروفِ تفسیر کیا ہیں؟ ۱۴۔ أَيْ کہاں آتا ہے مع مثال بیان کرو۔

---

[1] عَاذِلَ منادیٰ مرخم ہے اصل عَاذِلَةُ ہے، حرف ندا محذوف ہے العتابن کا عطف اللوم پر ہے اور العتاب اسم ہے اور أصاب فعل ہے، اور دونوں کے آخر میں تنوین ترنم ہے۔ تنوین ترنم اسم، فعل اور حرف تینوں پر آتی ہے۔ ترکیب أَقِلِّي فعل امر باب إفعال (إِقْلَالٌ) سے صیغہ واحد مؤنث حاضر ي فاعل، اللوم مفعول بہ، عَاذِلَ منادیٰ مرخم، یا حرف ندا محذوف اصل یاعاذلَةُ تھا، واو عاطفہ، العتابن کا عطف اللوم پر، ن تنوین ترنم و عاطفہ، قولي فعل امر با فاعل، إِنْ حرف شرط، أَصَبْتُ فعل با فاعل مل کر شرط، جواب شرط محذوف أي فقولي، لام تاکید، قد برائے تحقیق، أَصابن فعل ماضی صیغہ واحد مذکر غائب، ضمیر هو مستتر فاعل، ن تنوین ترنم اور جملہ لقد أصابن مقولہ محل نصب میں مفعول بہ ہونے کی وجہ سے اور جملہ شرطیہ مع جواب شرط درمیان میں جملہ معترضہ ہے۔

Www.IslamicBooks.Website

۱۵۔ أَنْ کہاں آتا ہے مع مثال بیان کرو۔ ۱۶۔ حروفِ زیادت کی تعریف بیان کرو۔
۱۷۔ حروفِ زیادت کیا ہیں؟ ۱۸۔ إنْ کتنی جگہ زائد آتا ہے مع امثلہ بیان کرو؟
۱۹۔ أَن کتنی جگہ زائد آتا ہے مع امثلہ بیان کرو؟ ۲۰۔ ما کتنی جگہ زائد آتا ہے مع امثلہ بیان کرو؟
۲۱۔ لا کہاں زائد آتا ہے مع امثلہ بیان کرو؟ ۲۲۔ مِنْ، ك، ب اور ل زائدہ کی مثالیں دو۔
۲۳۔ حروفِ مصدریہ کی تعریف بیان کرو۔ ۲۴۔ حروفِ مصدریہ کیا ہیں؟
۲۵۔ مَا اور أَنْ کس پر داخل ہوتے ہیں مع امثلہ بیان کرو۔
۲۶۔ أنَّ کس پر داخل ہوتا ہے مع مثال بیان کرو۔ ۲۷۔ حروفِ تاکید کی تعریف بیان کرو۔
۲۸۔ حروفِ تاکید کیا ہیں؟ ۲۹۔ نون ثقیلہ اور خفیفہ کہاں کہاں لگتے ہیں؟
۳۰۔ لام تاکید مفتوح کہاں آتا ہے مع امثلہ بیان کرو؟
۳۱۔ حروفِ استفہام کی تعریف بیان کرو؟ ۳۲۔ حروفِ استفہام کیا ہیں؟
۳۳۔ ہمزہ (أ) اور ھل کہاں آتے ہیں؟
۳۴۔ ہمزہ (أ) اور ھل میں سے زیادہ کون مستعمل ہے؟
۳۵۔ استفہامِ انکاری کے لیے کون سا حرف ہے؟ ۳۶۔ أَمْ کے ساتھ کون سا حرف مستعمل ہے؟
۳۷۔ حروفِ عاطفہ پر کون سا حرف داخل ہوتا ہے؟
۳۸۔ ما کس کے لیے ہے؟ ۳۹۔ مَن کس کے لیے ہے؟
۴۰۔ مَاذَا کس کے لیے ہے؟ ۴۱۔ أَيٌّ اور أَيَّةٌ کس کے لیے ہیں؟
۴۲۔ متیٰ اور أَیَّان کس کے لیے ہیں؟ ۴۳۔ أنّٰی اور أَیْنَ کس کے لیے ہیں؟
۴۴۔ حروفِ تحضیض کی تعریف بیان کرو۔ ۴۵۔ حروفِ تحضیض کیا کیا ہیں؟
۴۶۔ حروفِ تحضیض کس پر داخل ہوتے ہیں مع مثال بیان کرو؟
۴۷۔ جب حروفِ تحضیض مضارع پر آئیں تو کیا مقصد ہوتا ہے؟
۴۸۔ جب حروفِ تحضیض ماضی پر آئیں تو کیا مقصد ہوتا ہے؟
۴۹۔ حرفِ توقع کی تعریف بیان کرو۔ ۵۰۔ حرفِ توقع کیا ہے؟

Www.IslamicBooks.Website

۵۱۔ قد تقلیل کے لیے کب ہوتا ہے؟

۵۲۔ ماضی پر قد کتنے معنی کے لیے آتا ہے؟

۵۳۔ حرفِ ردع کی تعریف بیان کرو۔

۵۴۔ حرفِ ردع کیا ہے؟

۵۵۔ کَلَّا کے تینوں استعمال مع امثلہ بیان کرو۔

۵۶۔ حروفِ تنبیہ کی تعریف بیان کرو۔

۵۷۔ حروفِ تنبیہ کیا کیا ہیں؟ مع امثلہ بیان کرو

۵۸۔ ھا کہاں کہاں آتا ہے؟

۵۹۔ تائے تانیث ساکنہ کون سی ت ہے؟

۶۰۔ تائے تانیث ساکنہ کا کیا مقصد ہے؟

۶۱۔ تنوین کی تعریف بیان کرو۔

۶۲۔ تنوین کو لکھنے کا طریقہ کیا ہے؟

۶۳۔ تنوین کی کتنی قسمیں ہیں؟

۶۴۔ تنوینِ تمکّن کی تعریف مع مثال بیان کرو۔

۶۵۔ تنوینِ تنکیر کی تعریف مع مثال بیان کرو۔

۶۶۔ تنوین عوض کی تعریف مع مثال بیان کرو۔

۶۷۔ تنوین مقابلہ کی تعریف مع مثال بیان کرو۔

۶۸۔ تنوینِ ترنم کی تعریف مع مثال بیان کرو۔

ضروری ہدایت

ترچھا خط (/) بمعنی ''یا'' استعمال کیا گیا ہے اور عام طور پر مثالوں میں استعمال کیا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ عبارت میں سے متعدد مثالیں بنائی جائیں مثلاً: سبق ۱۴ میں یہ عبارت ہے هذا أَبُوْكَ / أَخُوْكَ / حَمُوْكِ / هَنُوْكَ / فُوْكَ / ذُوْ مال یہ دس مثالیں ہیں اور ان کو اس طرح پڑھیں گے: هٰذَا أَبُوْكَ، هَذَا أَبُوْكِ هَذَا أَخُوْكِ هَذَا أَخُوْكَ هٰذَا حَمُوْكِ هَذَا هَنُوْكِ هَذَا هَنُوْكَ هَذَا فُوْكِ هَذَا فُوْكَ هَذَا ذُوْ مَالٍ۔ اسی طرح پوری کتاب میں سمجھیں۔

Www.IslamicBooks.Website

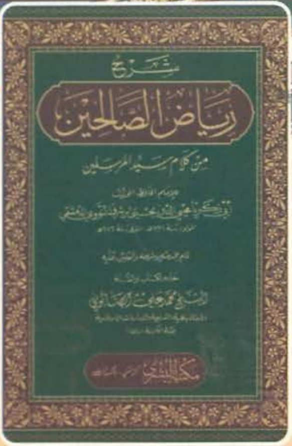
شرح
رياض الصالحين
من كلام سيد المرسلين

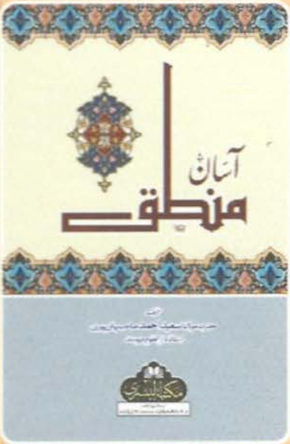
آسان
منطق

المنهاج
في
القواعد والإعراب
تأليف: محمد الأنطاكي

عربی قواعد و زبان دانی کا ایک مکمل مجموعہ
عربی کا معلّم
اوّل تا چہارم
مؤلف

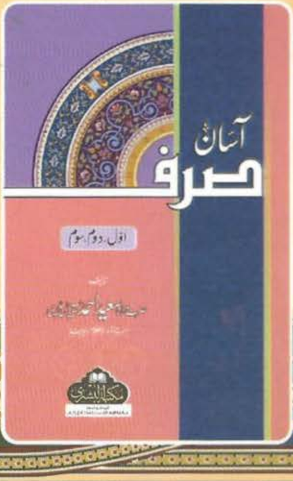
آسان
صرف
اوّل، دوم، سوم